• السرور فی حدیث النور • انارة الدور بنمحته النور
• میلاد شریف سے وصال شریف تک

میلادِ سیدِ المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

البیان المرتضٰی فی انوار المصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم
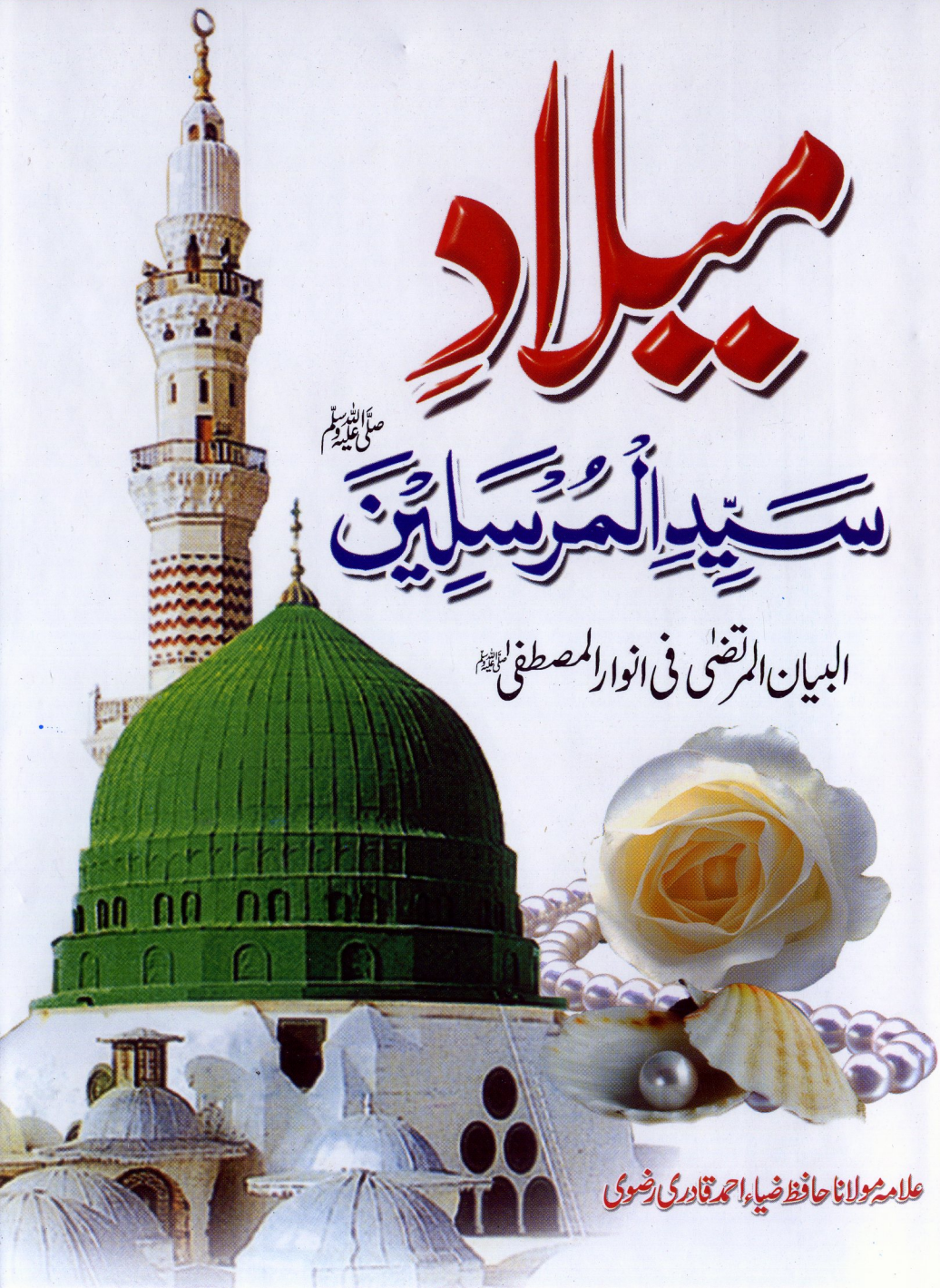
علامہ مولانا حافظ ضیاء احمد قادری رضوی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ﴿۵۷﴾

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے

{عاشقِ رسول جناب عزت مآب الحاج محمد آفتاب قادری رضوی صاحب} {جناب عزت مآب محمد انعام اللہ قادری رضوی صاحب}

{جناب مولانا سراج الدین قادری صاحب، جناب محمد وسیم صاحب

جناب محمد اطہر القادری صاحب} مجاہد اہلِ سنت مولانا محمد رضوان قادری صاحب

{جناب ملک خوشی محمد صاحب } {جناب کمدان احمد خان صاحب} جناب محمد الیاس قادری صاحب}

ملنے کے پتے

سجاد پبلی کیشنز رحمان پلازہ مچھلی منڈی اردو بازار لاہور 03007591943

ہجویری ورائٹی ہاؤس سوڈیوال ملتان روڈ لاہور 03004111526

مکتبہ طلع البدر علینا غوثیہ مسجد ندیم ٹاؤن لاہور

رضا بیٹری سٹور ۱۰ اویسیہ غازی چوک { دارالنور مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور}

{نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور}

غازی چوک ٹاؤن شپ لاہور {قادری کتب خانہ میلسی}

مولانا فیض احمد قادری رضوی 03078774437

مکتبہ فیضان مدینہ رائے ونڈ 03034782579

البیان المرتضیٰ فی انوار المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میلاد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

از

علامہ مولانا حافظ ضیاء احمد القادری الرضوی

مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات

ناشر مکتبہ طلع البدر علینا

جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

نام کتاب	البیان المرتضی فی انوار المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
مولف	علامہ حافظ ضیاء احمد قادری رضوی
	03044161912
تعداد	2000
کمپوزنگ	قادری کمپوزنگ سینٹر
پروف ریڈنگ	علامہ افتخار رضوی وعلامہ شہریار رضوی
ناشر	ہجویری ورائٹی ہاؤس

حسب الارشاد

سراپا خلوص ہمدردِ اہلِ سنت عاشق رسول

جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی

صاحب حفظہ اللہ تعالی

الاھداء

بحضور سید الانبیاء امام المرسلین خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین راحت العاشقین

محب الفقراء والمساکین سید العالمین جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے

والدین شریفین

امین نورِ مصطفی

حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

و

حضرۃ سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا

کے مبارک نام

شاہاں چہ عجیب اگر نوازند بگدا را

فقیر ضیاء احمد القادری الرضوی عفا اللہ عنہ

الانتساب

حضرت علامہ مولانا مفتی اعظم ولی کامل عارف اسرار ربانی

جناب مفتی عطا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ چک بسی شریف

جناب عارف باللہ حضرت اقدس مفتی محمد فیاض احمد سعیدی صاحب

مہتمم جامعہ سراج الحرمین

جناب الحاج میاں قطب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جناب الحاج میاں محمود بخش صاحب رحمہ اللہ تعالی

جناب الحاج محمد انور صاحب رحمہ اللہ تعالی

جناب الحاج میاں فیاض احمد صاحب حفظہ اللہ تعالی

گر قبول افتد زہے عز و شرف

فقیر ضیاء احمد القادری الرضوی عفا اللہ عنہ

ترتیب

عنوان	صفحہ
مختصر حالات علامہ صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ	۲۱
اسم شریف	۲۱
ولادت باسعادت	۲۱
علم کے سمندر تھے	۲۱
السیرۃ النبویہ جیسی کوئی کتاب نہیں	۲۱
نکاح نہ کیا	۲۱
مہمان نوازی	۲۲
صائم الدہر وشب زندہ دار	۲۲
راتیں جاگ کر گزارتے	۲۲
علماء اولاد کی خدمت کرتے	۲۲
حکمرانوں کا تحفہ قبول نہ کرتے	۲۳
آپ کا عقیدہ	۲۳
اساتذہ	۲۳
آپ رحمہ اللہ تعالی کے شیوخ	۲۳
آپ کا عمامہ شریف	۲۳
آپ کی تصانیف	۲۴
وصال شریف	۲۵
بیان المیلاد من سبل الھدی والرشاد	۲۶
حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا نکاح مبارک	۲۶

عنوان	صفحہ
حمل مبارک	۲۷
ان کا نام محمد یا احمد رکھنا	۲۹
اس کا اثر کیا ہوا؟	۳۰
میں ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہوں	۳۱
حضرت عبداللہ والد ماجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال	۳۱
نکتہ	۳۳
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی جگہ اور تاریخ	۳۴
دن پیر کا	۳۴
نور پیر دا ویلا	۳۴
امام ابن دحیہ کا اعتراض	۳۵
امام زرکشی کا جواب	۳۵
مہینہ ربیع النور کا	۳۵
تاریخ بارہ ربیع النور	۳۵
شمسی ماہ کی تاریخ	۳۶
اگر کوئی اعتراض کرے تو؟	۳۶
پہلا جواب	۳۷
دوسرا جواب	۳۷
تیسرا جواب	۴۱
چوتھا جواب	۴۲
وہ مکان جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہوئی	۴۳

عنوان	صفحہ
میلاد کی رات یہودی کا چیخنا	۴۴
یہودیوں کو حسد لے ڈوبا	۴۴
تم خوش ہو جاؤ	۴۵
نور کا ظہور	۴۷
اس طرف جو نور ہے تو اس طرف بھی نور ہے	۴۷
آمد بھی بے مثال	۴۸
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم	۴۹
مشرق و مغرب روشن ہو گئے	۴۹
شام کے محلات چمکنے کی پہلی وجہ	۵۰
شام کے محلات چمکنے کی دوسری وجہ	۵۱
شام کے محلات چمکنے کی تیسری وجہ	۵۱
شام کے محلات چمکنے کی چوتھی وجہ	۵۲
یہ واقعہ بہت مشہور تھا	۵۲
ساری زمین پر غالب آ جائیں گے	۵۳
شہادت کی انگلی سے اشارہ	۵۳
نظر مبارک آسمان کی اٹھانے کی وجہ	۵۴
نظر مبارک آسمان کی اٹھانے کی دوسری وجہ	۵۵
نظر مبارک آسمان کی اٹھانے کی تیسری وجہ	۵۵
آتے ہی سجدہ کیا	۵۶
سجدہ کرنے کی پہلی وجہ	۵۶

سجدہ کرنے کی دوسری وجہ	۵۷
روم دیکھ لیا	۵۸
پتھر کی ہنڈیا ٹوٹ گئی	۵۹
ہنڈیا ٹوٹنے کی وجہ	۶۰
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے	۶۱
کھلونا نور کا	۶۱
جھولا جھولاتے تھے	۶۲
سب سے پہلا کلام	۶۲
شیطان چار بار چیخا	۶۳
شیطان میلاد کی رات سے ذلیل ہو رہا ہے	۶۴
شیطان پر پابندی	۶۴
بت منہ کے بل گر پڑے	۶۵
دریائے دجلہ کا پھٹ جانا اور ایوان کسریٰ کا لرز جانا	۶۶
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیقہ	۹۶
حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا خواب	۷۰
محفل میلاد شریف کا جواز	۷۱
سارے مسلمان میلاد مناتے رہے ہیں	۷۱
میلاد شریف پر کتاب لکھنے پر انعام	۷۲
پہلے دور کے بادشاہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہوتے تھے	۷۳
شیطان کی ذلت	۷۴

میلاد منانا عاشقوں کا کام ہے	۷۴
جو ہم سے خوش ہم اس سے خوش	۷۴
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی مائیں	۷۵
پہلی خاتون	۷۵
دوسری خاتون	۷۵
صلہ رحمی	۷۶
تیسری خاتون	۷۶
چوتھی خاتون	۷۷
پانچویں خاتون	۷۷
بنو سلیم کی تین خواتین	۷۷
نوویں خاتون	۷۸
دسویں خاتون	۷۸
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی	۷۸
حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ	۷۸
حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ	۷۸
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان	۷۸
عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ	۷۹
عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ	۷۹
حفص بن حارث	۸۰
امیۃ بنت حارث	۸۰

عنوان	صفحہ
خدامہ	۸۰
حضرت شیما کی لوری	۸۰
یہ میری ماں ہے	۸۱
حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے لئے چادر مبارک بچھادی	۸۲
اسلام قبول کرنا اور حدیث روایت کرنا	۸۳
جنت جانے تک ہاتھ نہیں چھوڑیں گے	۸۳
حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی مکہ مکرمہ آمد	۸۵
یہ بہت مبارک ہیں	۸۵
حضور آپ آئے تو بہار آئی	۸۶
بکریاں کیا کھاتی تھیں؟	۸۸
اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن	۸۸
پہلا کلام	۸۸
کھیل سے اجتناب	۸۹
بچپن میں بھی انصاف	۸۹
انصاف فطرت میں تھا	۹۰
بادل سایہ کرتے	۹۰
شق صدر	۹۱
آمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی کا اظہار	۹۳
محفل میلاد شریف میں کرنے اور نہ کرنے کے کام	۹۵
محفل میلاد شریف میں اس طرح کے کام ہوں تو ثواب ہے	۹۵

عنوان	صفحہ
ایسا عمل تو بزرگوں نے نہیں کیا	۹۵
بیان کیا ہونا چاہیئے	۹۷
محفل میں کیا پڑھی؟	۹۸
موجودہ صورتحال	۹۸
بلا وجہ چندہ نہ مانگیں	۹۹
کب سوال کرنا جائز ہے؟	۹۹
یہ تلوار سے مانگنے کی طرح ہے	۱۰۰
ان خرابیوں کا سدِ باب کون کرے گا؟	۱۰۰
پہاڑیاں بنانا کیسا؟	۱۰۲
ایک ضروری اپیل	۱۰۲
السرور فی حدیث النور	۱۰۳
امام عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف	۱۰۳
اسم، وکنیت، حصول علم، اساتذہ کرام	۱۰۳
امام عبد الرزاق کے شاگرد	۱۰۵
وصال	۱۰۶
حضرت شرفِ ملت مولانا عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں	۱۰۶
حاجی محمد رفیق برکاتی کا بیان	۱۰۷
ڈاکٹر عیسی مانع دبئی کی آمد	۱۰۸
ڈاکٹر عیسی مانع دبئی کا بیان	۱۰۸
مصنف عبد الرزاق پر تقدیم	۱۰۹

عنوان	صفحہ
مصنف عبد الرزاق پر تقریظ اول	۱۰۹
دوسری تقریظ	۱۰۹
سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک	۱۰۹
ہر خیر اس میں رکھی	۱۱۰
بارہ ہزار سال مقامِ قرب میں رکھا	۱۱۰
عرش وکرسی وحاملین عرش فرشتے اسی سے پیدا ہوئے	۱۱۰
بارہ ہزار سال مقام محبت میں رکھا	۱۱۰
لوح وقلم جنت کی تخلیق بھی نور سے	۱۱۱
بارہ ہزار سال مقام خوف میں رکھا	۱۱۱
سورج چاند فرشتے ستارے نور سے پیدا ہوئے	۱۱۱
اس نور کو بارہ ہزار سال مقام رجاء میں رکھا	۱۱۱
عقل وحکمۃ وعلم کی تخلیق بھی نور سے	۱۱۱
اس نور مبارک کو بارہ ہزار سال مقام حیاء میں رکھا	۱۱۲
نور کا پسینہ	۱۱۲
ارواح انبیاء کی تخلیق بھی نور سے	۱۱۲
ارواح انبیاء کے سانس سے اولیاء کرام کی تخلیق	۱۱۲
عرش وکرسی وکروبیان کی تخلیق نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے	۱۱۲
آسمان کے سارے فرشتے سورج چاند تارے نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہوئے	۱۱۳
انبیاء ورسل کی ارواح بھی نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہوئے	۱۱۳
اس نور سے بارہ ہزار نور کے حجاب پیدا کئے	۱۱۳

عنوان	صفحہ
وہ مقامات کیا تھے؟	۱۱۴
نور مبارک کو ہر پردے۔۔	۱۱۴
اس نور مبارک کی تابانیاں	۱۱۴
انتقال نور مبارک وتخلیق آدم علیہ السلام	۱۱۴
سفرِ نور طاہر سے طیب کی طرف اور طیب سے طاہر کی طرف	۱۱۵
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بن کر آئے	۱۱۵
اے جابر	۱۱۵
السرور فی تخلیق النور	۱۱۶
اللہ تعالیٰ نے شجرۃ الیقین کو پیدا فرمایا	۱۱۶
نور مبارک حجاب میں	۱۱۶
نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح	۱۱۶
حسن مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۶
پانچ سجدے پانچ نمازیں	۱۱۷
فرشتے کیسے پیدا ہوئے ؟	۱۱۷
چہرہ مبارک کے پسینے سے عرش کو کرسی وقلم کو پیدا کیا گیا	۱۱۷
سینہ مبارک کے پسینہ سے انبیاء کرام کی تخلیق	۱۱۸
ابروؤں کا پسینہ مبارک اور مومنین کی تخلیق	۱۱۸
کان مبارک پسینے سے کون لوگ پیدا ہوئے ؟	۱۱۸
مشرق ومغرب کی تخلیق	۱۱۸
حق چار یار	۱۱۹

نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح	۱۱۹
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ	۱۱۹
ایک قندیل پیدا کی	۱۲۰
اس صورت نوں میں جان آکھاں	۱۲۰
نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا طوف	۱۲۰
نور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا حکم	۱۰۲
بادشاہ کیسے بنے؟	۱۲۰
عدل کرنے والے کیسے بنے؟	۱۲۱
حافظ قرآن کیسے بنے ؟	۱۲۱
نیک بخت لوگ کیسے بنے؟	۱۲۱
عقل والے کیسے بنے؟	۱۲۱
حکیم وعطار کیسے بنے؟	۱۲۱
وزیر کیسے بنے ؟	۱۲۲
روزہ دار کیسے بنے ؟	۱۲۲
خوبصورت لوگ کیسے بنے ؟	۱۲۲
واعظ وموذن کیسے بنے؟	۱۲۲
مجاہد کیسے بنے؟	۱۲۳
تاجر کیسے بنے؟	۱۲۳
نیزے باز وشمشیر زن کیسے بنے؟	۱۲۳
حجام کیسے بنے؟	۱۲۳

جلاد کیسے بنے؟	۱۲۳
صراف کیسے بنے ؟	۱۲۴
ناپ تول کرنے والے کیسے بنے؟	۱۲۴
سخی ودانا کیسے بنے؟	۱۲۴
رنگساز کیسے بنے؟	۱۲۴
کاتب کیسے بنے؟	۱۲۵
درزی کیسے بنے؟	۱۲۵
لوہار کیسے بنے؟	۱۲۵
عالم ومجتہد کیسے بنے ؟	۱۲۵
خادمِ شریعت کیسے بنے؟	۱۲۵
غازی کیسے بنے؟	۱۲۶
دنیا سے دور رہنے والے کیسے بنے؟	۱۲۶
نمازی کیسے بنے؟	۱۲۶
شکاری کیسے بنے؟	۱۲۶
پیدل چلنے والے کیسے بنے	۱۲۶
گانے بجانے والے کیسے بنے؟	۱۲۷
اور جن بدبختوں نے نہ دیکھا	۱۲۷
جن بدبختوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دیکھا	۱۲۷
انارۃ الدور بمھجۃ النور	۱۲۸
مختصر تذکرہ سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۹

کاش کہ وہ میری زندگی میں ہی پیدا ہو	۱۲۹
تاریخ ولادت	۱۲۹
شیخ کامل کی تلاش	۱۳۰
قصیدہ بردہ شریف کی برکت سے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات	۱۳۰
حضرت خضر علیہ السلام کا وظیفہ	۱۳۰
تعلیمات	۱۳۱
اللہ تعالی سے لاتعلقی	۱۳۱
اللہ تعالی سے دوری کے اسباب	۱۳۲
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کس خوبی کے وارث ہیں؟	۱۳۴
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کس خوبی کے وارث ہیں ؟	۱۳۵
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کس خوبی کے وارث ہیں ؟	۱۳۵
حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی خوبی کے وارث ہیں؟	۱۳۵
والدین کی نافرمانی کے چار نقصانات	۱۳۵
ایمان میں اضافے کے چھے اسباب	۱۳۶
علماء کو کندھوں پر اٹھائیں	۱۳۶
حدیثِ صحیح وموضوع کا علم	۱۳۶
لوگ امتحان لیتے	۱۳۷
براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے	۱۳۷
کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کا علم نہیں تھا؟	۱۳۷
ہر چیز کا تعلق نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے	۱۳۸

ایمان کا تعلق نور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے	۱۳۸
انبیاء کرام علیہم السلام کو نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم دیا گیا	۱۳۹
ابنیاء کو فیض ونورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہے	۱۳۹
درود پڑھنے سے جنت کیوں وسیع ہو جاتی ہے؟	۱۴۰
درود کا نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے۔۔۔۔	۱۴۱
حور وغلمان تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے پیدا ہوئے ہیں	۱۴۲
جنت دنیا میں آجاتی	۱۴۲
روضہ مبارک کے انوار	۱۴۳
جبریل امین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلم کہنے والے کو جواب	۱۴۳
قلم کی تخلیق بھی نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے	۱۴۴
اگر نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتا؟	۱۴۴
سیدنا آدم علیہ السلام کی آمد پہلے۔۔۔۔	۱۴۴
آٹھ بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے سیراب کیا گیا	۱۴۴
پہلی بار۔، دوسری بار۔ تیسری بار، چوتھی بار	۱۴۵
پانچویں بار، چھٹی بار ساتویں بار،	۱۴۵
آٹھویں بار	۱۴۶
کافر منکر بھی ہے گر زندہ بھی اسی نور کے سبب ہے	۱۴۶
خوش نصیب کون؟ بدنصیب کون؟	۱۴۶
میلاد شریف سے وصال شریف تک	۱۴۷
مختصر حالات حضرت شیخ حسن بن محمد المشاط	۱۴۸

عرضِ مولف

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین

اس کتاب مبارک میں سبل الھدی والرشاد کی پہلی جلد میں جو باب میلاد ہے اس کا ترجمہ کر دیا ہے اور اس کا نام ہے { بیان المرتضی فی انوار المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم } اور حدیث نور شریف کا ترجمہ بنام { السرور فی حدیث النور } اور سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات شریفہ نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہ جمع کر دئے ہیں جسکا نام ہے { انارۃ الدور بنمحۃ النور } اور ایک رسالہ حضرت سیدنا العلامہ الشیخ حسن بن محمد المشاط مالکی ومحدث مکہ و مدرس مسجد الحرام بنام

الکشف عن بعض ما وقع من عام ولادته صلی اللہ علیه وسلم من الحوادث إلی عام وفاته صلی اللہ علیه وسلم

ہے اس کا ترجمہ کر کے اسکا نام رکھا ہے حیات مبارکہ ایک نظر میں { میلاد شریف سے وصال شریف تک } اس کے ساتھ شامل کر دیا ہے اور اس میں ایک باب یہ بھی ہے کہ جو آجکل محافل میں ہو رہا ہے اور جتنی خرابیاں جنم لے رہی ہیں کچھ تھوڑا سا لکھا ہے مگر بزرگوں کے حوالے سے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض ہے کہ اللہ تعالی اپنی پاک بارگاہ میں اس کو قبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے اور میرے احباب جو میرے لئے دعائیں کرنے والے ہیں سب کو اللہ تعالی دارین کی بھلائیاں نصیب فرمائے اللہ تعالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بہرہ ور فرمائے

بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مختصر حالات حضرت علامہ امام شمس الدین ابوعبد اللہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ

اسم شریف: شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی

ولادت باسعادت: شام کے ایک شہر دمشق کے ایک قصبہ صالحیہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

علم کے سمندر تھے

کان عالما صالحا مفتنّا فی العلوم،

ترجمہ حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی طبقات شریف میں نقل فرمایا وہ ایک متقی اور پاکباز عالم دین تھے وہ علوم کے بحرِ ذخار تھے

السیرۃ النبویۃ جیسی کوئی کتاب نہیں

وألف السیرة النبویة التی جمعها من ألف کتاب، وأقبل الناس علی کتابتها، ومشی فیها علی أنموذج لم یسبقه إلیه أحد.

انہوں نے السیرۃ النبویۃ کو ایک ہزار کتب سے مرتب فرمایا لوگوں نے اس کتاب کی طرف خصوصی توجہ دی انہوں نے اس کتاب میں ایسا طریقہ اختیار کیا جو پہلے کہیں نظر نہیں آتا

نکاح نہ کیا

وکان عزبا لم یتزوج قط.

ساری عمر یوں ہی رہے شادی نہیں کی

مہمان نوازی

وإذا قدم عليه الضيف يعلق القدر ويطبخ له.

اگر کوئی مہمان آجاتا تو خود اس کی خدمت میں کمر بستہ ہوجاتے

حسنِ خلق

وكان حلو المنطق مهيب النّظر

انتہائی میٹھی گفتار کے مالک تھے

صائم الدہر وشب زندہ دار

كثير الصّيام والقيام،

بہت زیادہ روزے رکھتے تھے اور بہت زیادہ نماز ادا کرتے تھے راتیں جاگ کر گزارتے

بتّ عنده الليالي فما كنت أراه ينام إلّا قليلا

میں نے ان کے ہاں کئی راتیں قیام کیا وہ رات کو بہت کم سوتے تھے

علماء کی اولاد کی خدمت کرتے

وكان إذا مات أحد من طلبة العلم وخلف أولادا قاصرين، وله وظائف، يذهب إلى القاضي ويتقرّر فيها ويباشرها ويعطي معلومها للأيتام حتى يصلحوا للمباشرة.

اور جب آپ کو علم ہوتا کہ فلاں عالم کا وصال ہوگیا ہے اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوتے تو آپ قاضی کے پاس جاتے اپنے وظائف میں سے ان عالم کے یتیم بچوں کے لئے ماہانہ وظیفہ مقرر فرماتے تھے یہ وظیفہ ان بچوں کو ملتا رہتا یہاں تک کہ وہ جوان ہوجاتے

حکمرانوں کا تحفہ قبول نہ کرتے

وكان لا يقبل من مال الولاة وأعوانهم شيئا، ولا يأكل من طعامهم

آپ حکومتی ملازموں سے کچھ بھی قبول نہ کرتے اور نہ ہی ان کے ہاں کھانا کھاتے تھے

سبل الهدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۹

آپ کا عقیدہ

سچے اہلِ سنت تھے وہی عقائد ان کے تھے جو امام اہلِ سنت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اور یہی عقائد علماء سلف صالح کے تھے

اساتذہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شیوخ میں

{۱} حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور امام شامی رحمۃ اللہ علیہ حافظ سیوطی اجلہ شاگردوں میں سے ہیں

{۲} امام شہاب قسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ

{۳} الشیخ شاہین بن عبداللہ الخلوتی المصری

{۴} شیخ شجاع الدین بن عمر بن عبداللہ الخلوتی رحمۃ اللہ علیہ

العلماء العزاب ص ۱۸۸

آپ کا عمامہ شریف

وكانت عمامته نحو سبعة أذرع على عرقية

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عمامہ شریف سات ہاتھ لمبا ہوتا تھا اور عرقیہ پر پہنتے تھے اور ہمیشہ پہنے رکھتے سفر میں ہوں یا گھر میں ہوں

{عرقیۃ عمامہ کے نیچے اور سر کے اوپر ایسا کپڑا پہننا جو پسینے کو چوستا ہے}

العلماء العزاب ص ۱۹۰

آپ کی تصانیف

الآيات الباهرة في معراج سيد أهل الدنيا والآخرة.

الإتحاف بتمييز ما تبع فيه البيضاوي صاحب الكشاف.

إتحاف الراغب الولي في ترجمة الأوزاعي.

إتحاف الأريب بخلاصة الأعاريب.

تفضيل الاستفادة من بيان كلمتي الشهادة.

الجامع الوجيز الخادم للغات القرآن العزيز.

الجواهر النفائس في تحبير كتاب العرائس.

رفع القدر ومجمع الفتوة في شرح الصدر وخاتم النبوة.

سبل الهدى والرشاد في سير خير العباد. وهو الذي نحن بصدد تحقيقه.

شرح الأجرومية.

عقود الجمان في مناقب أبي حنيفة النعمان.

عين الإصابة في معرفة الصحابة.

الفتح الرحماني في شرح أبيات الجرجاني في الكلام.

الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة.

كشف اللبس في رد الشمس.

مختصره المسمّى بالآيات البينات.

مرشد السالك إلى ألفية ابن مالك.

النكت على الألفية.

النكت المهمات من الكلام على الأبناء والبنين والبنات.

وجوب فتح همزة «إن» وكسرها وجواز الأمرين.

سبل الهدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۰

وصال شریف

توفى المصنف رحمه الله سنة 942

مصنف رحمۃ اللہ علیہ صالحیہ سے برقوقیہ آگئے تھے جو قاہرہ کے علاقہ میں صحراء میں ہے تادم وصال یہیں رہے اور آپ کا وصال ۹۴۲ ہجری کو یہیں ہوا

محمد ماہ و گردش چار اختر

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

ضروری گزارش

میلاد شریف کی رات میں فضول کام کر کے ان قیمتی لمحات کو ضائع نہیں کرنا چاہئے اس رات اللہ تعالی کی عبادت کر کے اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر درود شریف پڑھ کر گزارنا چاہئے

بیان المیلاد من السبل الھدی والرشاد

حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نکاح مبارک

عن العباس بن عبد المطلب عن أبيه قال: قدمنا اليمن فی رحلة الشتاء فنزلت علی حبر من اليهود فقال لی رجل من أهل الزّبور، يعنی الكتاب: ممن الرجل؟ قلت من قريش. قال من أيهم؟ قلت: من بنی هاشم. قال:أتأذن لی أن أنظر إلی بعضك؟ قلت: نعم، ما لم يكن عورة. قال ففتح إحدی منخرىّ فنظر فيه ثم نظر فی الآخر فقال: أشهد أن فی إحدی يديك ملكاً وفی الأخری نبوة وإنا نجد ذلك فی بنی زهرة فكيف ذلك. قلت: لا أدری قال هل لك من شاعة قلت: وما الشاعة؟ قال الزوجة. قلت، أما اليوم فلا. فقال: إذا رجعت فتزوج منهم فلما رجع عبد المطلب إلی مكة تزوج هالة بنت أهيب بن عبد مناف وزوج ابنة عبد الله آمنة بنت وهب فولدت له رسول الله صلی الله عليه وسلم .فقالت قريش: فلج عبد الله علی أبيه.

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک باریمن گئے میں ایک یہودی کے عالم پاس ٹھہرا مجھے اہل کتاب میں سے ایک شخص نے کہا آپ کا تعلق

کس قبیلہ کے ساتھ ہے؟ میں نے کہا قریش کے ساتھ اس نے پوچھا کہ کس خاندان کے ساتھ ؟ میں نے کہا بنو ہاشم کے ساتھ اس نے کہا کیا آپ کے کچھ اعضاء دیکھ لوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں شرم گاہ نہیں دیکھنے دوں گا باقی جسم دیکھ سکتے ہو اس نے میری ناک کو ایک طرف دیکھا پھر دوسری طرف دیکھا تو بول اٹھا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی ناک کے ایک طرف سلطنت ہے اور دوسری طرف نبوت ہے ہم یہ سب کچھ بنو زہرہ میں دیکھتے ہیں

اس نے کہا جانتے ہو کیسے؟ میں نے نہیں تو اس نے کہا کیا بنو زہرہ میں سے تمھاری کوئی بیوی ہے میں نے کہا کہ نہیں اس نے کہا کہ واپس جا کر بنو زہرہ میں نکاح کرو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ہالہ بنت اہیب سے اپنا نکاح کیا اور حضرت عبداللہ کا نکاح حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کر دیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہوگئی

قریش کہنے لگے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد پر فتح پا گئے ہیں۔

سبل الھدی والرشاد جلد اص ۳۲۵

حمل مبارک

وروی ابن سعد، عن يزيد بن عبد الله بن وهب بن زمعة عن عمه، والبيهقی عن ابن إسحاق رحمهما الله تعالی قال: كنا نسمع إن رسول الله صلی الله عليه وسلم لما حملت به آمنة كانت تقول:

ما شعرت أنی حملت به ولا وجدت ثقله كما تجد النساء إلا أننی أنكرت رفع حيضتی وربما ترفعنی وتعود وأتانی آتٍ وأنا بين النائم واليقظان فقال لی هل شعرت أنك

حملت؟ فأقول: ما أدري فقال: إنك حملت بسيد هذه الأمة ونبيها وذلك يوم الاثنين وآية ذلك أنه يخرج معه نور يملأ قصور بصرى من أرض الشام، فإذا وضع فسمّيه محمداً. قالت: فكان ذلك مما يقّن عندى الحمل، ثم أمهلني حتى إذا دنت ولادتي أتاني ذلك فقال قولي:

أعيذه بالواحد... من شر كل حاسد

قالت: فكنت أقول ذلك فذكرته لنسائي فقلن: تعلّقي عليك حديداً وفي عضديك وفي عنقك. ففعلت فلم يكن يترك عليّ إلا أياما فأجده قد قطع، فكنت لا أتعلّقه

ترجمہ ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ سنا کرتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہما کے شکم اقدس میں تشریف لایا تو وہ فرماتی ہیں کہ مجھے احساس تک نہیں ہوا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملہ ہوں نہ ہی مجھے بوجھ کا احساس ہو جیسے خواتین محسوس کرتی ہیں سوائے اس کے کہ میری ماہواری رک گئی میں ایک دن نینداور بیداری کے درمیان تھی ایک آنے والا آیا میرے پاس اس نے مجھے کہا جانتی ہو کہ آپ حاملہ ہو؟ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ میں نہیں جانتی اس نے کہا آپ اس امت کے سردار سے حاملہ ہیں وہ اس امت کے نبی ہیں وہ جب اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو دن پیر کا ہوگا اس کی نشانی یہ ہے کہ ان کے ساتھ ایک نور کا ظہور ہوگا جو سرزمین شام وبصرہ کے محلات کو روشن کردے گا جب وہ اس دنیا میں تشریف لائیں تو ان کا نام نامی اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے یقین ہو گیا کہ میں حاملہ ہوں پھر کچھ مدت وہ میرے پاس نہ آیا جب آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھے کہا یوں کہو

،،میں اس خدائے یکتا کی پناہ میں دیتی ہوں ہر حسد کرنے والے کے شر سے ،،

میں اسے پڑھتی تھی میں نے یہ واقعہ عورتوں سے بیان کیا تو انہوں نے کہا اپنی کلائیوں میں لوہے کی کوئی چیز پہن لو میں نے اسی طرح کیا کچھ دنوں بعد دیکھا کہ وہ ٹوٹ گیا ہے پھر میں نے اسے نہیں پہنا

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۲۸

اُن کا نام محمد یا احمد رکھنا

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: رأت آمنة وهي حامل برسول الله صلى الله عليه وسلم فقيل لها: إنك حبلى بخير البرية وسيد العالمين، فإذا ولدتيه فسميه أحمد أو محمداً أو علقي عليه هذه. فانتبهت وعند رأسها صحيفة من ذهب مكتوب عليها:

أعيذه بالواحد... من شر كل حاسد

وكلّ خلقٍ زائد... من قائمٍ وقاصد

عن السّبيل حائد... على الفساد جاهد

من نافثٍ أو عاقد... وكلّ خلقٍ مارد

يأخذ بالمراصد... في طرق الموارد

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما نے اس وقت خواب دیکھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بطن مبارک میں تھے انہیں کہا گیا آپ کے پیٹ مبارک میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جب ان کی ولادت باسعادت ہو تو ان کا نام نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا اور ان کی گردن مبارک میں یہ لٹکا دینا جب میں بیدار ہوئی تو میرے پاس ایک کاغذ

پڑا تھا جس پر یہ لکھا تھا

میں اس خدائے یکتا کی پناہ میں دیتی ہوں ہر حسد کرنے والے کے شر سے
میں کھڑے ہونے والے اور پیغام لانے والے مخلوق میں سے زائد کے شر سے
راہ راست سے ہٹنے والے کے شر سے فساد کے لئے کوشش کرنے والے کے شر سے
پھونک مارنے والے اور گرہ لگانے والے کے شر سے اور ہر سرکش مخلوق کے شر سے
وہ انہیں کمیں گاہوں سے پکڑ لیتا ہے سارے گھاٹوں کے رستوں سے

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۲۸

اس کا اثر کیا ہوا؟

أنهاهم عنه بالله الأعلى، وأحوطه منهم باليد العليا والكنف الذى لا يرى، يد الله فوق أيديهم وحجاب الله دون عاديهم، لا يطردونه ولا يضرّونه فى مقعد ولا منام ولا سير ولا مقام. أول الليل وآخر الأيام.

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں برتر وعظیم رب تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز سے محفوظ رکھا اس کا دستِ قدرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر تھا ایسی پناہ دی جسے دیکھا نہیں جا سکتا رب تعالی کا ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان نہیں دے سکتے تھے نہ ہی بیٹھے ہوئے اور نہ ہی سوئے ہوئے نہ ہی اٹھنے میں نقصان دے سکے اور نہ ہی دن کی ابتدا میں اور نہ ہی دن کے آخر میں

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۲۹

میں ابراہیم علیہ السلام کی دُعا ہوں

عن خالد بن معدان عن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أنهم قالوا: يارسول الله أخبرنا عن نفسك. قال: »أنا دعوة أبى إبراهيم وبشرى عيسى، ورأت أمى حين حملت بى كأنه خرج منها نور أضاءت له قصور بصرى من أرض الشام «

ترجمہ: حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے بارے میں بتائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت ہوں جب میری والدہ مجھ سے حاملہ ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ نور نکلا جس سے سرزمین شام میں ان کے لئے بصری کے محلات روشن ہو گئے

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۲۹

حضرت عبداللہ والد ماجد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف

وروى ابن سعد عن محمد بن كعب، وعن أيوب بن عبد الرحمن بن أبى صعصعة رحمهما الله تعالى قالا: خرج عبد الله إلى الشام إلى غزة فى عير من عيرات قريش يحملون تجارات، ففرغوا من تجاراتهم، ثم انصرفوا فمروا بالمدينة وعبد الله يومئذ مريض، فقال: أتخلف عند أخوالى بنى عدى بن النجار. فأقام عندهم مريضاً شهراً ومضى أصحابه فقدموا مكة فسألهم عبد المطلب عن

ابنه فقالوا: خلّفناه عند أخواله بني عدي بن النجار مريضاً، فبعث عبد المطلب أكبر ولده الحارث فوجده قد توفي ودفن في دار النابغة فرجع فأخبره فوجد عليه عبد المطلب وعماته. وإخوته وأخواته وجداً شديداً. ورسول الله صلى الله عليه وسلم حمل، ولعبد الله بن عبد المطلب يوم توفي خمس وعشرون سنة.

قال الواقديّ: وهذا أثبت الأقاويل في وفاة عبد الله وسنّه.

ابن سعد محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ قریش کے ایک قافلہ کے ساتھ شام گئے

جب اپنی تجارت سے فارغ ہو کر واپس آئے مدینہ منورہ میں بیمار ہو گئے انہوں نے کہا میں ننہال رک جاتا ہوں تو وہ وہاں رک گئے

مدینہ منورہ میں ایک ماہ تک علیل رہے ان کے ساتھی مکہ مکرمہ آ گئے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا انہوں نے ان کے مرض اور ان کے ننہال رکنے کی خبر دی تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حارث کو روانہ کیا انہوں جب دیکھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا اور دار النابغہ میں ان کی تدفین بھی کی جا چکی ہے حارث نے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی جسے سن کر ان کو بہت صدمہ ہوا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے چچاؤں اور بھائیوں اور بہنوں کو سخت غم لاحق ہو گیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ بطن اطہر میں تھے اس وقت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک ۲۵ سال تھی

امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے وصال اور آپ کی عمر مبارک کے بارے میں یہ روایت سب سے زیادہ صحیح ہے

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۳۱

نکتہ: لطيفة: نقل أبو حيان في بحره وغيره عن جعفر الصادق رضي الله تعالى عنه قال: إنما يتم رسول الله صلى الله عليه وسلم لئلا يكون عليه حقّ لمخلوق.

وقال ابن العماد في كشف الأسرار: إنما ربّاه يتيماً لأن أساس كل كبير صغير وعقبى كل حقير خطير. وأيضاً لينظر صلى الله عليه وسلم إذا وصل إلى مدارج عزّه إلى أوائل أمره ليعلم أن العزيز من أعزّه الله تعالى وإن قوّته ليست من الآباء والأمهات ولا من المال بل قوّته من الله تعالى. وأيضاً ليرحم الفقير والأيتام.

ابوحیان نے بحر میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن میں اس لئے ہوا تا کہ مخلوق میں سے کسی کا حق آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ہو

ابن عماد نے کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد شریفہ سے پہلے اس لئے ہوا کہ ہر کبیر کی بنیاد صغیر ہوتی ہے نیز یہ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عمر کی ابتدا میں بلند درجات پر فائز ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہو جائے کہ معزز وہ ہوتا ہے جسے رب تعالیٰ عزت عطا فرمائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم غریبوں اور یتیموں پر رحم کریں

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۳۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی تاریخ اور جگہ دن پیر کا

روی الإمام أحمد ومسلم وأبو داود عن أبي قتادة رضي الله عنه إن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن يوم الاثنين فقال: »ذاك يوم ولدت فيه. أو قال أنزل علي فيه «

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر شریف کے بارے میں سوال کیا گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اسی دن پیدا ہوا یا فرمایا کہ اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی

أخرج مسلم ،819 /2 كتاب الصيام((162 -197 وأحمد في المسند.200 /2 سبل الهدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۳۳

حضرت امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

الصواب: أنه صلى الله عليه وسلم ولد يوم الاثنين.

درست بات یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک پیر شریف کے دن ہوئی

سبل الهدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۳۳

نور پیر داویلا

عن معروف بن خرّبوذ رحمه الله تعالى قال: ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين حين طلع الفجر.

حضرت معروف بن خربوذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف پیر شریف کے دن طلوع فجر کے وقت ہوئی۔

سبل الهدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۳۳

امام ابن دحیہ کا اعتراض

قال ابن دحية رحمه الله تعالى: وأما ما روى من تدلّي النجوم فضعيف، لاقتضائه أن الولادة كانت ليلا.

امام ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ ستاروں کے قریب آنے والی روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کا تقاضہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمدرات کے وقت ہو

امام زرکشی کا جواب

قال الزركشي: وهذا لا يصلح أن يكون تعليلاً فإن زمان النبوة صالح للخوارق، ويجوز أن تسقط النجوم نهاراً.

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام ابن دحیہ کا یہ کہنا درست نہیں کیونکہ نبوت کا زمانہ معجزات کا زمانہ ہوتا ہے ممکن ہے کہ اس وقت ستارے گرے ہوں یعنی زمین کے قریب آ گئے ہوں۔

سبل الهدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۳۴

مہینہ ربیع النور

قال ابن كثير والحافظ وغيرهما: ثم إن الجمهور على أن ذلك كان في شهر ربيع الأول.

حافظ ابن کثیر اور حافظ نے کہا کہ جمہور اسی بات پر متفق ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد شریف ربیع النور میں ہوئی تھی۔

سبل الهدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۳۴

تاریخ بارہ ربیع النور

قال ابن إسحاق رحمه الله تعالى: لاثنتي عشرة ليلة

[خلت] منه ورواه ابن أبي شيبة في المصنف

امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت بارہ ربیع النور کو ہوئی

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی روایت کیا ہے۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۳۴

فی قلوبھم مرض کے مصداق لوگ ربیع النور آتے ہی بولنا شروع کر دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت تو بارہ کو ہوئی نہیں تم کیوں بارہ کو خوشی مناتے ہو؟

اب یہ ثابت ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو عظیم صحابہ کے بیان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت بارہ ربیع النور کو ہوئی ہمارا کام بتانا ہے منوانا نہیں اللہ تعالی سب کو ھدایت دے

شمسی ماہ کی تاریخ

قال السهيلي رحمه الله تعالى: أهل الحساب يقولون وافق مولده من الشهور الشمسية نيسان، وكان لعشرين مضت منه.

ترجمہ: حضرت امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد شریف شمسی ماہ کے حساب سے ۲۰ اپریل کو ہوئی

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۳۶

اگر کوئی اعتراض کرے تو؟

قال أبو عبد الله بن الحاج رحمه الله تعالى في المدخل:

فإن قال قائل: ما الحكمة في كونه صلى الله عليه وسلم

خص مولده بشهر ربيع وبيوم الاثنين على الصحيح المشهور عند أكثر العلماء، ولم يكن في شهر رمضان الذي أنزل فيه القرآن وفيه ليلة القدر، واختص بفضائل عدة، ولا في الأشهر الحرم التي جعل الله لها الحرمة يوم خلق السموات والأرض، ولا في ليلة النصف من شعبان، ولا في يوم الجمعة ولا في ليلتها؟

ترجمہ

اگر کوئی اعتراض کرنے والا اعتراض کرے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک ربیع النور میں ہوئی اور پیر شریف کے دن ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں پیدا نہ ہوئے جس میں قرآن نازل کیا گیا جس میں شب قدر ہے جو کئی فضائل کے ساتھ خاص ہے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت حرمت والے مہینوں میں ہوئی جن کو اللہ تعالی نے حرمت والا بنایا جس دن اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمینوں کو بنایا اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف ۱۵ شعبان کو ہوئی اور نہ جمعہ المبارک کو؟

پہلا جواب

الأول: ما ورد في الحديث من أن الله تعالى خلق الشجر يوم الاثنين ا (وفي ذلك تنبيه عظيم وهو أن خلق الأقوات والأرزاق والفواكه والخيرات التي يمتدّ بها بنو آدم ويحيون ويتداوون وتنشرح صدورهم لرؤيتها وتطيب بها نفوسهم وتسكن خواطرهم عند رؤيتها لاطمئنان نفوسهم لتحصيل ما يبقى حياتهم، على ما

جرت به حكمة الحكيم سبحانه وتعالى.

فوجوده صلى الله عليه وسلم فى هذا الشهر فى هذا اليوم قرّة عين بسبب ما وجد من الخير العظيم والبركة الشاملة لأمة محمد صلّى الله عليه وسلم.

ترجمہ:

حدیث مبارک میں ہے کہ اللہ تعالی نے درختوں کو پیر کے دن پیدا فرمایا یہ بہت بڑی تنبیہ ہے وہ یہ کہ اللہ تعالی نے غذائیں اور رزق اور پھل جن سے انسان نفع اٹھاتے ہیں حیات نو پاتے ہیں ان سے دوابناتے ہیں انہیں دیکھ کر ان کے سینے کھل جاتے ہیں نفوس خوش ہوجاتے ہیں انہیں دیکھ کر ان نفوس مطمئن ہوجاتے ہیں کیونکہ ان کو وہ چیز حاصل ہوتی ہے جس پر ان کی زندگی کا دارومدار ہے جس طرح رب حکیم کی حکمت ہے اس ماہِ مبارک اور مبارک دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا یہ آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا باعث ہے کیونکہ اس طرح عظیم بھلائی نصیب ہوئی اور وہ برکت ملی جو ساری امت محمدیہ کو نصیب ہوئی

دوسرا جواب

الوجه الثانى: أن ظهوره صلى الله عليه وسلم فى شهر ربيع فيه إشارة ظاهرة لمن تفطّن لها بالنسبة إلى اشتقاق لفظة ربيع إذ أن فيه تفاؤلاً حسناً وبشارة ((لأمته صلى الله عليه وسلّم.

وقد قال الشيخ الإمام أبو عبد الرحمن الصّقلى رحمه الله تعالى: لكل إنسان من اسمه نصيب. هذا فى الأشخاص و كذلك فى غيرها، وإذا كان كذلك ففصل

الربيع فيه تنشقّ الأرض عمّا فى باطنها من نعم المولى سبحانه وتعالى وأرزاقه التى بها قوام العباد وحياتهم ومعايشهم وصلاح أحوالهم. فتنفلق الحبة والنوى وأنواع النبات والأقوات المقدرة فيها. فتبهج الناظر عند رؤيتها وتبشّره بلسان حالها بقدوم ينعها. وفى ذلك إشارة عظيمة إلى الاستبشار بابتداء نعم المولى سبحانه وتعالى، ألا ترى أنك إذا دخلت إلى البستان فى مثل هذه الأيام تنظر إليه كأنه يضحك لك، وتجد زهرة كأن لسان حاله يخبرك بما لك من الأرزاق المدّخرة والفواكه. و كذلك الأرض إذا أبهج نوّارها كأنه يحدثك بلسان حاله كذلك أيضاً.

فمولده صلى الله عليه وسلم فى شهر ربيع فيه من الإشارات ما تقدّم ذكر بعضه. وذلك إشارة ظاهرة من المولى تبارك وتعالى إلى التنويه بعظيم قدر هذا النبى الكريم صلى الله عليه وسلم، وإنه رحمة للعالمين. وبشرى للمؤمنين. وحماية لهم من المهالك والمخاوف فى الدارين وحماية للكافرين بتأخير العذاب عنهم لأجله صلّى الله عليه وسلم. قال الله تعالى: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ فوقعت البركات وإدرار الأرزاق والأقوات. ومن أعظمها منّته على عباده لهدايته عليه الصلاة والسلام لهم إلى صراط الله المستقيم.

ترجمہ

ربیع الاول کے مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد اس شخص کے لئے بہت بڑا اشارہ ہے جو ربیع کے لفظ کے مادہ اشتقاق میں غور کرے گا اس میں عمدہ فال اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے بشارت ہے امام شیخ عبدالرحمن الصقلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہر انسان کا اسکے نام میں حصہ ہوتا ہے اور یہ امر چیزوں میں اور انسانوں میں مشترک ہوتا ہے

اگر اس طرح ہے تو موسم بہار میں زمین شق ہو جاتی ہے اللہ تعالی کے نعمتوں کی وجہ سے اس سے وہ رزق ملتے ہیں جو بندوں کا سہارا بنتے ہیں ان پر ان کی زندگی ، ان کی معیشت اور احوال کی اصلاح کا دارومدار ہے دانہ ، گٹھلی، طرح طرح کی نباتات اور غزائیں نکلتی ہیں دیکھنے والے کو یہ منظر دلکش دکھائی دیتا ہے وہ چیزیں زبانِ حال سے اپنے لگنے کی بشارت دیتی ہیں اس میں رب تعالی کی نعمتوں کی ابتدا بہت بڑی بشارت ہے

تم دیکھتے نہیں کہ اگر تم ان دنوں میں باغ میں داخل ہو جاؤ تو آپ کو یوں لگے گا گویا کہ وہ آپ کے لئے مسکرا رہے ہیں اس کی زیب وزینت تجھے زبانِ حال سے تجھے بتا رہی ہوگی اس میں کون کون سے رزق اور پھل مخفی ہیں اسی طرح زمین کی کیفیت ہوتی ہے جب اس کی کلیاں کھلتی ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ربیع الاول میں ہونے میں یہ ساری بشارات ہیں یہ رب تعالی کا اس طرف اشارہ ہے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شان کے مالک ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہانوں کے لئے رحمت ہوں گے اور مومنین کے لئے بشارت ہوں گے وہ دونوں جہانوں میں ان کی ہلاکت اور ہر طرح کے خوف کے لئے مومنین کے لئے پناہ گاہ ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے کافروں سے بھی عذاب دور ہو گا اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو

اسطرح بہت زیادہ برکات رزق اور غذاؤں کا نزول ہوا سب سے بڑی نعمت یہ کہ اللہ تعالی نے بندوں کو صرا مستقیم کی طرف ھدایت دی

تیسرا جواب

الوجه الثالث: ما فی شریعته صلی الله علیه وسلم من شبه الحال، ألا تری أن فصل الربیع أعدل الفصول وأحسنها إذ لیس فیه برد مزعج ولا حرّ مقلق، ولیس فی لیله ولا نهاره طول خارق، بل کله معتدل وفصله سالم من العلل والأمراض والعوارض التی یتوقعها الناس فی أبدانهم فی زمان الخریف، بل الناس فیه تنتعش قواهم وتنصلح أمزجتهم وتنشرح صدورهم لأن الأبدان یدرکها فیه من أمداد القوة ما یدرك النبات حین خروجه، إذ منها خلقوا، فیطیب لیلهم للقیام ونهارهم للصیام، لما تقدم من اعتداله فی الطول والقصر والحر والبرد، فکان فی ذلك شبه الحال بالشریعة السمحة التی جاء بها صلوات الله وسلامه علیه من رفع الإصر والأغلال التی کانت علی من قبلنا.

ترجمہ:

اس موسم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مبارک کے ساتھ مشابہت ہے کیا تم دیکھتے نہیں موسم بہار سارے موسموں سے معتدل ہوتا ہے سب سے زیادہ حسین ہوتا

ہے نہ اس میں زیادہ سردی اور نہ اس میں زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ ہی دن اور راتیں طویل ہوتے ہیں بلکہ سارے امور معتدل ہوتے ہیں یہ موسم بہار بیماریوں اور امراض سے محفوظ ہوتا ہے جن میں انسان موسم خزاں میں مبتلا ہوتا ہے بلکہ اسمیں انسانوں کے اعضاء کو نئی زندگی مل جاتی ہے مزاج درست ہوتے ہیں سینے کھل اٹھتے ہیں کیونکہ جسم بھی اسی طرح قوت پاتے ہیں جس طرح نباتات باہر نکلتے وقت قوت پاتی ہیں کیونکہ انسان کی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے موسم بہار دن کے روزہ کے لئے اور رات کی عبادت کے لئے عمدہ ہوتا ہے کیونکہ ان کی طوالت، گرمی اور سردی میں اعتدال پایا جاتا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مبارکہ کے ساتھ مشابہت ہے جس کو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وہ بوجھ اتار دیا جو ہم سے پہلے لوگوں پر تھا

چوتھا جواب

الوجه الرابع: أنه قد شاء الحكيم سبحانه وتعالى أنه صلى الله عليه وسلم تتشرف به الأزمنة والأمكنة لا هو يتشرف بها، بل يحصل للزمان أو المكان الذي يباشره عليه الصلاة والسلام الفضيلة العظمى والمزيّة على ما سواه من جنسه إلا ما استثنى من ذلك لأجل زيادة الأعمال فيها وغير ذلك. فلو ولد صلى الله عليه وسلم في الأوقات المتقدم ذكرها لكان قد يتوهم أنه يتشرف بها فجعل الحكيم جل جلاله مولده صلى الله عليه وسلم في غيرها ليظهر عظيم عنايته سبحانه وتعالى وكرامته عليه.

ترجمہ

رب حکیم عزوجل نے چاہا کہ زمان ومکان کو عزت ملے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی وجہ سے نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرف ہوں زمان ومکان کی وجہ سے جو زمان ومکان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل جائے اس کو عزت مل جائے اور اسکی فضیلت اور رتبے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے اضافہ ہو البتہ جو زمان ومکان اعمال کی وجہ سے اس سے مستثنیٰ ہیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ان اوقات میں ہوتی جن کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے تو یہ وہم ہو سکتا تھا کہ ان کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف ملا ہے اللہ تعالیٰ نے ان اوقات کے علاوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت رکھی تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمۃ وشان کا اظہار ہو سکے

سبل الھدیٰ والرشاد جلد ا ص ۳۳۷

وہ مکان جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہوئی

في الدار التي في الزقاق المعروف بزقاق المولد في شعب مشهور بشعب بني هاشم. وكانت بيد عقيل. قال ابن الأثير رحمه الله تعالى: قيل إن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهبها عقيل بن أبي طالب فلم تزل بيده حتى توفي عنها

ترجمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں جلوہ افروز ہوئے جو زقاق المولد میں ہے جو گھاٹی میں ہے جو شعب بنی ہاشم کے نام سے معروف ہے وہ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کے پاس تھی ابن اثیر نے لکھا ہے کہ یہ گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کو ہبہ کر دیا تھا تا دم وصال ان کے پاس رہا۔

سبل الھدیٰ والرشاد جلد ا ص ۳۳۸

میلاد کی رات یہودی کا چیخنا

عن حسان بن ثابت رضي الله تعالى عنه قال: إني لغلام

یفعة ابن سبع سنین أو ثمان أعقل ما رأیت وسمعت إذا
یهودی یصرخ ذات غداة علی أطمه: یا معشر یهود.
فاجتمعوا إلیه وأنا أسمع. قالوا: ویلك ما بك؟ قال: طلع
نجم أحمد الذی ولد به فی هذه اللیلة

ترجمہ:

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سات آٹھ سال کا بچہ تھا جو دیکھ لیتا یا سن لیتا یاد کر لیتا تھا ایک صبح بلند قلعے پر ایک یہودی کو چیختے ہوئے سنا اسنے کہا اے گروہِ یہود سارے یہودی جمع ہو گئے میں سن رہا تھا انہوں نے کہا تیری ہلاکت ہو تم کو کیا ہوا؟ اس نے کہا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ستارہ آج طلوع ہو گیا جس کی وجہ سے آپ آج رات پیدا ہو گئے ہیں۔

سبل الھدیٰ والرشاد جلد ا ص ۳۳۹

یہودیوں کو حسد لے ڈوبا

عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: کانت یهود قریظة والنّضیر وفدك وخیبر یجدون صفة رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل أن یبعث وأن دار هجرته المدینة، فلما ولد قالت أحبار یهود ولد اللیلة أحمد، هذا الکوکب قد طلع. فلما تنبأ قالوا تنبأ أحمد. کانوا یعرفون ذلك ویقرّون به ویصفونه إلا الحسد والبغی

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بنو قریظہ، بنو نضیر، فدک، اور خیبر کے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کی صفات جانتے تھے وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کریں گے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو یہود کے علماء نے کہا آج رات احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں ان کا ستارہ طلوع ہو گیا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کیا تو انہوں نے کہا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے وہ یہ سب کچھ جانتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرتے تھے
مگر حسد اور سرکشی کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے تھے۔

سبل الھدیٰ والرشاد جلد ا ص ۳۳۹

تم خوش ہو جاؤ

عن عائشة رضی الله عنها قالت: کان یهودی قد سکن مکة یتجر بها، فلما کانت تلك اللیلة التی ولد فیها رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فی مجلس من قریش: یا معشر قریش، هل ولد فیکم اللیلة مولود؟ فقال القوم: والله ما نعلمه. قال: احفظوا ما أقول لکم: ولد هذه اللیلة نبی هذه الأمة الأخیرة، بین کتفیه علامة فیها شعرات متواترات کأنهن عرف فرس، لا یرضع لیلتین. فتصدّع القوم من مجلسهم وهم یتعجبون من قوله: فلما صاروا إلی منازلهم أخبر کلّ إنسان منهم أهله فقالوا:
لقد ولد اللیلة لعبد الله بن عبد المطلب غلام سموه محمداً.
فالتقی القوم حتی جاءوا الیهودیّ فأخبروه الخبر. قال: اذهبوا معی حتی أنظر إلیه فخرجوا حتی أدخلوه علی آمنة

فقالوا:

أخرجي إلينا ابنك. فأخرجته و كشفوا له عن ظهره فرأى تلك الشامة، فوقع مغشياً عليه فلما أفاق قالوا: ويلك ما لك؟ قال: والله ذهبت النبوة من بني إسرائيل، أفرحتم به يا معشر قريش والله ليسطونّ بكم سطوةً يخرج خبرها من المشرق إلى المغرب.

ترجمہ:

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک یہودی مکہ مکرمہ میں رہتا تھا اور وہ تجارت کیا کرتا تھا جب وہ رات آئی جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہوئی اس نے قریش کی محفل میں کہا اے قریش کے گروہ کیا آج رات تم میں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ قوم نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے اس یہودی نے کہا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ اچھی طرح یاد رکھو اس رات آخری امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں ان کے کندھوں کے درمیان علامت ہوگی وہاں لگا تار بال ہوں گے گویا کہ وہ گھوڑے کی گردن کے بال ہیں وہ دو راتیں دودھ نوش نہیں فرمائیں گے قریش محفل سے اٹھ کر گھروں کو گئے وہ یہودی اس بات پر تعجب کر رہے تھے ان لوگوں نے اپنے اپنے گھر والوں سے بات کی تو گھر والوں نے بتایا آج عبد اللہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے وہ لوگ اس یہودی کے پاس آئے اسے بتایا تو اس نے کہا کہ مجھے ساتھ لے چلو تا کہ میں اس کو دیکھوں جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ آپ اپنا نور نظر ہم کو دیکھا دیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے دیکھا تو اس یہودی نے کپڑا اٹھایا کمر مبارک پر مہر نبوت دیکھی تو بے ہوش کر گر پڑا جب اسے افاقہ ہوا تو قریش نے سوال کیا تو ہلاک ہو جائے تجھے کیا ہوا؟

اس نے کہا اللہ کی قسم آج بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی اے گروہِ قریش تم جاؤ اور خوشی مناؤ اب تمھاری سطوت کا بول بالا ہوگا اسکی شہرت مشرق و مغرب میں پھیل جائے گی۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۳۹

نور کا ظہور

عن أبي العجفاء رحمه الله تعالى مرسلا قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: »رأت أمي حين وضعتني سطع منها نورٌ فضاءت له قصور بصرى

ترجمہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری والدہ ماجدہ نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا ہے جس سے شام کے محلات ان کے لئے روشن ہو گئے۔

رواه ابن سعد ورجاله ثقات.

ابن سعد بیان کرتے ہیں کہ اس کے سارے راوی ثقہ ہیں۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۳۹

اس طرف جو نور ہے تو اس طرف بھی نور ہے

وعن عثمان بن أبي العاص رضي الله تعالى عنه قال: حدثتني أمي أنها شهدت ولادة آمنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة ولدته قالت: فما شيء أنظر إليه من البيت إلا نوراً وإني لأنظر إلى النجوم تدنو حتى إني لأقول: ليقعن عليّ، فلما وضعته خرج منها نور أضاء له الدار والبيت حتى جعلت لا أرى إلا نوراً.

ترجمہ:

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میری والدہ نے بتایا کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہوئی میں اس وقت وہاں موجود تھی مجھے گھر کی ہر چیز میں نور ہی نور نظر آیا میں نے ستارے دیکھے وہ قریب آ گئے تھے مجھے یوں لگا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ کے نور سے سارا گھر روشن روشن ہو گیا مجھے ہر طرف نور ہی نور نظر آنے لگا

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۱

آمد بھی بے مثال

وروى ابن حبان عن حليمه رضى الله تعالى عنها عن آمنة أم رسول الله صلى الله عليه وسلم إنها قالت: إن لابنى هذا لشأناً أنى حملت به فلم أجد حملاً قط كان أخفّ علىّ ولا أعظم بركة منه. ثم رأيت نوراً كأنه شهاب خرج منى حين وضعته أضاءت لى أعناق الإبل ببصرى، ثم وضعته فما وقع كما تقع الصبيان، وقع واضعاً يديه بالأرض رافعاً رأسه إلى السماء.

ترجمہ:

امام ابن حبان بیان فرماتے ہیں کہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا میرے اس نور نظر کی عجیب شان ہے جب میرے بطن مبارک میں تھے تو میں نے کسی قسم کا کوئی بوجھ محسوس نہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی ہلکے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت بہت زیادہ تھی پھر میں نے ایک نور دیکھا گویا کہ مجھ سے شہاب نکلا ہو جس سے میرے لئے بصری میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو گئیں

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک ہوئی تو اس طرح نہ تشریف لائے جس طرح دوسرے بچے پیدا ہوتے ہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک زمین پر تھے اور سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا ہوا تھا

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۱

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

وعن العرباض بن سارية رضى الله تعالى عنه إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: »إنى عند الله لخاتم النبيين« الحديث وفيه رؤيا أمى التى رأت و كذلك أمهات النبيين يرين، وإن أم رسول الله صلى الله عليه وسلم رأت حين وضعته نوراً أضاءت له قصور الشام.

ترجمہ:

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں رب تعالی کے ہاں خاتم النبیین تھا میری والدہ ماجدہ نے خواب دیکھا انبیاء کرام کی مائیں ایسا خواب دیکھتی ہیں ولادت کے وقت امی جان نے ایک ایسا نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے

رواه الإمام أحمد والبزار والحاكم وابن حبان وصححاه.

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل وامام بزار ور امام حاکم اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا

أخرجه أبو نعيم فى الدلائل 9، 1/ والطبرى فى التفسير 57، 28/ والبغوى فى التفسير 7/ 111. سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۱

مشرق ومغرب روشن ہو گئے

وروى ابن سعد عن محمد بن عمر الأسلمى بأسانيد له

متعددة عن آمنة أنها قالت: لما وضعته خرج معه نور أضاء له ما بين المشرق والمغرب، ثم وقع جاثياً على ركبتيه معتمداً على الأرض بيديه، ثم أخذ قبضة من تراب وقبضها ورفع رأسه إلى السماء، وأضاءت له قصور الشام وأسواقها، حتى رأيت أعناق الإبل ببصرى وإنما أضاءت قصور بصری بالنور الذی خرج منه

ترجمہ:

محمد بن عمر الاسلمی نے متعدد اسناد کے ساتھ کے روایت کیا کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ کے ساتھ ایک نور نکلا جس سے مشرق ومغرب روشن ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھٹنوں کے بل زمین پر آئے دست مبارک زمین پر رکھے ہوئے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹھی بھر مٹی اٹھائی آپ نے اس مٹی کو قابو کر لیا ورا پنا سر مبارک آسمان کی جانب اٹھایا آپ کے لئے شام کے محلات اور بازار روشن ہو گئے یہاں تک کہ انہوں نے بصری کے مقام پر اونٹوں کی گردنیں دیکھ لیں اس نور مبارک سے بصری کے محلات روشن ہو گئے

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۲

شام کے محلات چمکنے کی پہلی وجہ

إشارة إلى ما خصّ الشام من نبوته صلى الله عليه وسلم، فإنها دار مجده وملكه كما ذكره كعب أن في الكتب السابقة: محمد رسول الله مولده بمكة ومهاجره بيثرب وملكه بالشام.

ترجمہ

امام صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں اشارہ ہے کہ یہ ملک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور سلطنت کا گھر ہے جیسے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوں گے اور یثرب ہجرت فرمائیں گے آپ کا ملک شام ہوگا۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۲

شام کے محلات چمکنے کی دوسری وجہ

وهی أنها أول موضع من بلاد الشام دخلها ذلك النور المحمدی، و كذلك هی أول ما افتتح من بلاد الشام.

علامہ صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں بصری کو خاص کرنے میں نکتہ یہ ہے کہ شام کے شہروں میں پہلا شہر تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک داخل ہوا شام کے شہروں میں سب سے پہلے یہی شہر فتح ہوا۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۱

شام کے محلات چمکنے کی تیسری وجہ

أضاءت قصور بصری إشارة إلى أنه صلى الله عليه وسلم.

ينوّر البصائر ويحيى القلوب الميتة.

بعض علماء فرماتے ہیں بصری کے محلات روشن ہونے میں ایک اشارہ یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بصیرت کو نور عطا فرمائیں گے اور مردہ دلوں کو نئی زندگی عطا فرمائیں گے

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۱

شام کے محلات چمکنے کی چوتھی وجہ

وفی خروج هذا النور معه صلّی الله علیه وسلم حین وضعته إشارة إلی ما یجیء به من النور الذی اهتدی به أهل الأرض وزال به ظلمة الشرك منها. كما قال الله تعالی: قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ يَهْدِي بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

ترجمہ:

اس نور مبارک کے ظہور میں اس طرف بھی اشارہ ہے جو نور مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے جس کے ساتھ اہلِ زمین کو ہدایت ملی اور شرک کی تاریکی دور ہوئی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾

اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے اُسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے راستے اور انہیں اندھیریوں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

سبل الهدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۱

یہ واقعہ بہت مشہور تھا

قال الإمام أبو شامة رحمه الله تعالی: وقد كان هذا النور الذی ظهر وقت ولادته صلی الله علیه وسلم قد

اشتهر فی قریش و کثر ذکره فیهم،

امام ابوشامہ فرماتے ہیں کہ یہ نور کے ظہور والا واقعہ قریش میں بہت مشہور تھا اور کثرت کے ساتھ ان میں اس کا ذکر ہوتا تھا

سبل الهدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۲

ساری زمین پر غالب آجائیں گے

وروی ابن سعد عن موسی بن عبیدة رحمه الله تعالی عن أخیه قال: لما ولد رسول الله صلی الله علیه وسلم فوقع علی الأرض وقع علی یدیه رافعاً رأسه إلی السماء وقبض قبضة من تراب، فبلغ ذلك رجلاً من لهب فقال لصاحبه: انجه لئن صدق الفأل لیغلبنّ هذا المولود أهل الأرض.

ترجمہ:

ابن سعد ابوموسی بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو آپ نے ہاتھ مبارک زمین پر رکھے سر مبارک آسمان کی طرف بلند کیا اور مٹھی مبارک کو مٹی سے بھر لیا بنولہب کے ایک شخص تک یہ بات پہنچی تو کہنے لگا اگر یہ بات سچ ہے تو یہ بچہ ساری زمین پر غالب آجائے گا۔

سبل الهدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۳

شہادت کی انگلی سے اشارہ

وروی ابن سعد وأبو نعیم بسند قوی عن حسان بن عطیة -رحمه الله تعالی: -ورضی عنه- أن رسول الله صلی الله علیه وسلم لما ولد وقع علی كفیه وركبتیه شاخصاً

ببصره إلى السماء. بها.

ترجمہ:

ابن سعد اور ابونعیم سند قوی کے ساتھ حسان بن عطیہ سے بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو آپ اپنی ہتھیلیوں اور گھٹنوں کے بل زمین پر تشریف لائے آپ کی نظر آسمان کی طرف تھی

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۴۳

تسبیح پڑھتے ہوئے تشریف لائے

زاد السّهيلي: مقبوضة أصابع يده مشيراً بالسبّابة كالمسبّح

امام سہیلی نے یہ اضافہ کیا آپ کے ہاتھ مبارک کی انگلیاں بند تھیں صرف سبابہ سے آپ نے یوں اشارہ کیا ہوا تھا گویا کہ آپ تسبیح بیان کر رہے ہوں

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۴۳

نظر مبارک آسمان کی طرف اٹھانے کی وجہ

قال الشيخ الإمام العلامة شمس الدين الجوجريّ رحمه الله تعالى: وفي رفع بصره صلى الله عليه وسلم في تلك الحال إشارة وإيماء إلى ارتفاع شأنه وعلوّ قدره وأنه يسود الخلق أجمعين، وكان هذا من آياته صلى الله عليه وسلم، وهو أنه أول فعل وجد منه في أوّل ولادته

علامہ شمس الدین جوجری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس حالت میں نگاہ مبارک آسمان کی طرف اٹھانا اس میں اشارہ اس بات کی طرف ہے آپ کی شان وقدر بہت بلند ہوگی آپ ساری مخلوق کے سردار ہیں یہ آپ کے معجزات میں سے ہے یہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت سب سے پہلا کام تھا جو آپ نے کیا۔

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۴۳

نظر مبارک آسمان کی طرف اٹھانے کی دوسری وجہ

، وفيه إشارة وإيماء لمن له تأمّل إلى إن جميع ما يقع له من حين يولد إلى حين يقبض صلى الله عليه وسلّم ما يدل عليه العقل فإنه صلى الله عليه وسلم لا يزال متزايد الرفعة في كل وقت وحين، عليّ الشأن على المخلوقات. وفي رفعه صلى الله عليه وسلم رأسه إشارة وإيماء إلى كل سؤدد وأنه لا يتوجه قصده إلاّ إلى جهات العلوّ دون غيرها مما لا يناسب قصده.

علامہ شمس الدین جوجری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ اس میں اس کے لئے اشارہ ہے جو غور وفکر کرتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولادت کے وقت سے لیکر مٹی پر قبضہ جمانے تک جو کچھ بھی کیا تو عقل کا اشارہ اسی طرف ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر لحہ اور ہر آن رفعت میں اضافہ ہوتا رہے گا مخلوق پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بلند ہوتی رہے گی۔

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۴۳

نظر مبارک آسمان کی طرف اٹھانے کی تیسری وجہ

. وفي رفعه صلى الله عليه وسلم رأسه إشارة وإيماء إلى كل سؤدد وأنه لا يتوجه قصده إلاّ إلى جهات العلوّ دون غيرها مما لا يناسب قصده.

علامہ شمس الدین جوجری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ اس میں اس کے لئے اشارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سرداری کی طرف ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی

طرف نظر مبارک اٹھا کر رفعت کا قصد فرمایا۔

سبل الهدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۳

آتے ہی سجدہ کیا

وروى ابن الجوزي في «الوفا» عن أبي الحسين بن البراء- مرسلاً- رحمه الله تعالى قال: قالت آمنة وجدته جاثياً على ركبتيه ينظر إلى السماء، ثم قبض قبضةً من الأرض وأهوى ساجداً.

ترجمہ:

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے الوفا میں لکھا حضرت ابوالحسین بن براء سے روایت کیا گیا کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے آپ کو دیکھا آپ گھٹنوں کے بل تھے آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے پھر مٹھی بھر مٹی پر قبضہ کیا پھر سجدہ کیا

سبل الهدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۳

سجدہ کرنے کی پہلی وجہ

قال بعض أهل الإشارات: لما ولد عيسى صلى الله عليه وسلم قال: إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا فأخبر عن نفسه بالعبودية والرسالة، ونبينا صلّى الله عليه وسلم وضع ساجداً وخرج معه نور أضاء له ما بين المشرق والمغرب، وقبض قبضة من تراب ورفع رأسه إلى السماء فكانت عبودية عيسى المقال، وعبودية محمد صلى الله عليه وسلم الفعال، ورسالة عيسى بالإخبار، ورسالة محمد صلى الله عليه وسلم بظهور الأنوار.

ترجمہ:

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے الوفا میں لکھا بعض اہلِ اشارات نے کہا ہے جب عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو انہوں فرمایا۔

إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا:

بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے

انہوں نے اپنے بارے میں عبودیت اور رسالت کی خبر دی جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر سجدہ میں رکھ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نور نکلا جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور سر مبارک آسمان کی طرف بلند کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبودیت زبانی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبودیت فعلی تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت خبر دینے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت انوار کی ساتھ تعلق رکھتی ہے

سبل الهدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۴

سجدہ کرنے کی دوسری وجہ

وفي سجوده صلى الله عليه وسلم عند وضعه إشارة إلى أن مبدأ أمره على القرب، قال الله تعالى: وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ وقال صلى الله عليه وسلم: «أقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد» فحال عيسى عليه الصلاة والسلام يشير إلى مقام العبودية، وحال محمد صلى الله عليه وسلم يشير إلى مقام القرب من الحضرة الإلهية

ترجمہ

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے الوفا میں لکھا کہ سجدہ میں اشارہ اس طرف بھی تھا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کی ابتداء قرب پر ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن میں فرمایا

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ

اے پیارے سجدہ کیجئے اور ہم سے اور قریب ہو جایئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتا ہے حضرت عیسی علیہ السلام کی حالت مقامِ عبودیت کی طرف اشارہ کرتی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت مقام قرب کی طرف اشارہ کرتی ہے

سبل الهدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۴

روم دیکھ لیا

وروى أبو نعيم عن عبد الرحمن بن عوف رضي الله تعالى عنه عن أمه الشفّاء بنت عمرو بن عوف رضي الله تعالى عنها قالت: لما ولدت آمنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقع على يدي فاستهلّ، فسمعت قائلا يقول: رحمك الله أو رحمك ربك فأضاء ما بين المشرق والمغرب حتى إني نظرت إلى بعض قصور الروم. قالت: ثم ألبسته وأضجعته فلم أنشب أن غشيتني ظلمة ورعب وقشعريرة عن يميني فسمعت قائلا يقول: أين ذهبت به. قال: إلى المغرب وأسفر عني ذلك. ثم عاودني ذلك الرعب والقشعريرة عن يساري فسمعت قائلا يقول: أين ذهبت به؟ قال: إلى المشرق. قالت: فلم يزل الحديث مني على بال حتى بعثه الله تعالى.

ترجمہ:

امام ابونعیم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت شفاء

رضی اللہ عنہا سے روایت کیا فرماتی ہیں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک ہوئی تو میرے ہاتھوں پر جلوہ گر ہوئے آپ نے ایک آواز نکالی میں نے سنا آپ نے فرمایا اللہ آپ رحم فرمائے مشرق سے مغرب تک سب کچھ روشن ہو گیا میں نے روم کے محلات کو دیکھ لیا پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس پہنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لٹا دیا جلد ہی مجھ پر تاریکی چھا گئی مجھ پر رعب طاری ہو گیا میں نے اپنی دائیں طرف سنا کوئی کہہ رہا ہے تم ان کو کہاں لے گئے تھے؟ اس نے جواب دیا مغرب کی طرف پھر تاریکی چھٹ گئی پھر رعب طاری ہو گیا میں نے اپنی بائیں جانب دیکھا تو کسی کو فرماتے ہوئے سنا تم ان کو کہاں لے گئے تھے؟ تو اس نے کہا کہ مشرق کی طرف یہ بات ہمیشہ میرے ذہن میں رہی یہاں تک کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلان نبوت کا حکم دیا۔

سبل الهدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۴

پتھر کی ہنڈیا ٹوٹ گئی

وروى البيهقي عن أبي الحسن التنوخي رحمه الله تعالى قال: كان المولود إذا ولد في قريش دفعوه إلى نسوة من قريش إلى الصبح فكفأن عليه برمة. فلما ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم دفع إلى نسوة فكفأن عليه برمة. فلما أصبحن أتين فوجدت البرمة قد انفلقت عنه باثنتين، فوجدنه مفتوح العين شاخصاً ببصره إلى السماء فأتاهن عبد المطلب فقلن: ما رأينا مولوداً مثله ووجدناه قد انفلقت عنه البرمة ووجدناه مفتوحاً عينه شاخصاً ببصره إلى السماء فقال: احفظنه فإني أرجو أن يصيب خيرا.

وروى ابن الجوزي عن أبي الحسين بن البراء - مرسلاً - رحمه

الله تعالى عن آمنة أنها قالت: وضعت عليه إناء فوجدته
قد انفلق الإناء عنه وهو يمصّ إبهامه يشخب لبناً.

امام بیہقی حضرت ابوالحسن تنوخی سے بیان کرتے ہیں کہ جب قریش کے ہاں کسی
بچے کی پیدائیش ہوتی تو اس کو عورتوں کو دے دیتے تھے وہ اس پر ہنڈیا رکھ دیتی تھیں جب
کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد شریفہ ہوئی تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی
ہنڈیا رکھ دی صبح کے وقت جب انہوں نے دیکھا تو وہ دوحصوں میں ٹوٹ چکی ہے
انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کی نگاہ مبارک آسمان کی طرف اٹھی
ہوئی ہے وہ خواتین حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور عرض کیا ہم
نے ایسا بچہ آج تک نہیں دیکھا ہم نے دیکھا کہ ہنڈیا ٹوٹ گئی ہے اور نگاہ مبارک آسمان کی
طرف بلند ہے حضرت عبدالمطلب نے فرمایا مجھے یقین ہے اسے بھلائی نصیب ہوگی تم اس
بچے کی حفاظت کرو یہ بچہ بڑا مبارک ہے

امام ابن جوزی حضرت ابوالحسین بن براء سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت آمنہ رضی
اللہ عنہما نے فرمایا میں نے آپ پر برتن رکھا میں نے اسے پایا کہ وہ ٹوٹ چکا ہے آپ صلی
اللہ علیہ وسلم انگوٹھا چوس رہے ہیں اور اس سے دودھ نکل رہا ہے

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۴۶

ہنڈیا ٹوٹنے کی وجہ

قال بعض أهل الإشارات في انفلاق البرمة عنه صلى
الله عليه وسلم إشارة إلى ظهور أمره وانتشاره وأنه
يفلق ظلمة الجهل ويزيلها.

ترجمہ:

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہنڈیا کے ٹوٹنے کی وجہ اہل اشارات
نے بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اس میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امر غالب ہوگا اور جہالت کی ظلمت کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ختم کردیں گے

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۴۶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے

عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم: من كرامتي على ربي أني ولدت
مختوناً ولم ير أحد سوأتي

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی کی بارگاہ میں میری یہ عزت ہے کہ میں مختون پیدا ہوا ہوں اور کسی
نے میری شرمگاہ کو نہیں دیکھا

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۴۷

کھلونا نور کا

روى الطبراني والبيهقي عن العباس بن عبد المطلب رضي
الله تعالى عنه قال: قلت يا رسول الله دعاني إلى الدخول في
دينك أمارة لنبوتك، رأيتك في المهد تناغي القمر وتشير
إليه بإصبعك فحيث ما أشرت إليه مال. قال كنت أحدثه
ويحدثني ويلهيني عن البكاء وأسمع وجبته حين يسجد تحت
العرش

ترجمہ:

امام طبرانی اور بیہقی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ

فرماتے ہیں کہ میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی نبوت کی ایک نشانی نے مجھے دینِ اسلام میں داخل کر دیا میں نے آپ کو دیکھا آپ پنگھوڑے میں ہیں چاند سے سرگوشی فرمارہے ہیں آپ اپنی انگلی سے اسے اشارہ فرماتے ہیں وہ اسی طرف جھک جاتا ہے جدھر انگلی کا اشارہ ہوتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے رونے سے روکتا تھا میں اس کی پیشانی سے آواز سنتا تھا جب وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا تھا

سبل الھدیٰ والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۹

فرشتے جھولا جھولاتے تھے

وذكر ابن سبع رحمه الله تعالى فى الخصائص أن مهده صلى الله عليه وسلم كان يتحرك بتحريك الملائكة له

ترجمہ:

امام ابن سبع نے فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھولا فرشتے جھولاتے تھے

سبل الھدیٰ والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۹

سب سے پہلا کلام

وأن أول كلام تكلم به أن قال الله أكبر كبيرا و الحمد لله كثيراً

سب سے پہلا کلام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ یہ تھا

الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيراً

سبل الھدیٰ والرشاد جلد ۱ ص ۳۴۹

شیطان چار بار چیخا

نقل السهيلى وأبو الربيع وغيرهما عن تفسير الحافظ بقى بن مخلد رحمه الله تعالى أن إبليس رنّ أربع رنّات: رنة حين لعن، ورنة حين أهبط، ورنة حين ولد النبى صلى الله عليه وسلم، ورنة حين أنزلت فاتحة الكتاب. الرنّ: صوت بحزن وكآبة.

امام سہیلی اور ابوالربیع نے حافظ بقی بن مخلد کی تفسیر سے نقل کیا کہ چار بار شیطان چیخا

جب اسے ملعون بنایا گیا

جب اسے جنت سے اتارا گیا

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی

جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی

سبل الھدیٰ والرشاد جلد ۱ ۳۵۰

اس سے ثابت ہوا کہ فاتحہ سے اور میلاد شریف سے خاص تکلیف ہوتی ہے شیطان کو

لطیفہ

شیطان کی سوچ بھی بہت عجیب ہے جب محرم کا مہینہ آتا ہے اور چند لوگ گھروں سے باہر آتے ہیں کہ تو ان کو کہتا ہے کہ تم لوگ غم منا رہے ہو حلانکہ غم منانا تو جائز نہیں صرف تین دن منانا چاہئیے جیسے ہی ایک مہینہ صفر والا گزرتا ہے اس کو وہ بات بھول جاتی ہے اور اہل ایمان جب جشن آمد رسول صلی اللہ وسلم مناتے ہیں تو ان کو کہنا شروع کر دیتا ہے کہ بھائی یہ تو دن غم منانے کا تھا تم نے خوشی منانی شروع کر دی واقعی شیطان بڑا عیار ہے و مکار ہے صرف ایک مہینے میں اتنا پاگل ہو جاتا ہے اللہ پاک اس کے شر سے محفوظ رکھے۔

شیطان میلاد کی رات سے ذلیل ہو رہا ہے

وروى ابن أبي حاتم عن عكرمة رحمه الله تعالى قال: قال إبليس لما ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم: لقد ولد الليلة ولد يفسد علينا أمرنا فقال له جنوده: لو ذهبت إليه فخبلته.

فلما دنا من رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث الله جبريل فركضه برجله ركضة فوقع بعدن.

امام ابن ابی حاتم حضرت عکرمہ سے بیان فرماتے ہیں کہ ابلیس نے کہا کہ آج رات وہ ہستی پیدا ہوگئی ہے جو ہمارا معاملہ خراب کردے گی اس کے لشکر نے کہا کہ کاش آپ وہاں جاؤ اور اسے ناخن مارو جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا حضرت جبریل امین علیہ السلام نے اس کو ٹانگ ماری تو عدن میں جا گرا

سبل الہدی والرشاد جلد ۱ ۳۵۰

شیطان پر پابندی

وروى الزبير بن بكار وابن عساكر عن معروف بن خرّبوذ رحمه الله تعالى قال: كان إبليس يخترق السموات السبع. فلما ولد عيسى حجب من ثلاث سموات، وكان يصل إلى أربع فلما ولد النبي صلى الله عليه وسلم حجب من السبع.

حضرت معروف بن خربوذ فرماتے ہیں شیطان سات آسمانوں تک جا سکتا تھا جب حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی تو اسے تین آسمانوں تک روک دیا گیا چار تک جا سکتا تھا

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد شریفہ ہوئی تو سارے آسمانوں سے روک دیا گیا

سبل الہدی والرشاد جلد ۳۵۰

بت منہ کے بل جا گرے

عن عروة بن الزبير رحمه الله تعالى أن نفرا من قريش منهم ورقة بن نوفل وزيد بن عمرو بن نفيل وعبيد الله بن جحش وعثمان بن الحويرث كانوا عند صنم يجتمعون إليه فلما دخلوا يوماً فرأوه مكبوباً على وجهه. فأنكروا ذلك فأخذوه فردوه إلى حاله فلم يلبث أن انقلب انقلاباً عنيفاً فردوه إلى حاله. فانقلب الثالثة فقال عثمان: إن هذا لأمر حدث. وذلك في الليلة التي ولد فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش کے چند افراد جن میں ورقہ بن نوفل، زید بن عمرو، عبداللہ بن جحش اور عثمان بن حویرث تھے وہ ایک بت کے پاس جمع تھے انہوں نے بت کو دیکھا کہ وہ منہ کے بل گرا ہوا ہے انہوں نے اسے عجیب سمجھا اسے پکڑ کر سیدھا کیا پھر گر گیا اسے پکڑ کر سیدھا کیا پھر گر گیا تین بار ایسا ہوا عثمان نے کہا کہ یہ کوئی عجیب معاملہ ہو گیا ہے اسی رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں شریف لائے تھے

سبل الہدی والرشاد جلد ۳۵۰

دریائے دجلہ کا پھٹ جانا ایوانِ کسری کا لرز جانا

ذکر ابن جریر وغیرہ أن کسری أبرویز کان قد سکر دجلة العوراء وأنفق علیها مالاً عظیماً، وکان طاق ملکه قد بناہ بنیاناً عظیماً لما یر مثله، وکان عنده ثلاثمائة رجل من کاهن وساحر ومنجّم، وکان فیهم رجل من العرب اسمه السائب قد بعث به بأذان من الیمن، وکان کسری إذا حزبه أمرٌ جمعهم فقال: انظروا فی هذا الأمر ما هو. فلما ولد رسول الله صلی الله علیه وسلم أصبح کسری وقد انقصم طاق ملکه من غیر ثقل وانخرقت دجلة العوراء فلما رأی ذلك أحزنه فدعا کهانه وسحّارہ ومنجمیه وفیهم السائب فقال لهم: قد انقصم طاق ملکی من غیر ثقل فانظروا فی أمرہ بما تعلمونه من علمکم فأخذت علیهم أقطار السماء وأظلمت الأرض فلم یمض لهم ما رأوہ وبات السائب فی لیلة مظلمة علی ربوة من الأرض ینظر فرأی برقاً من قبل الحجاز قد استطار فبلغ المشرق، فلما أصبح رأی تحت قدمیه روضةً خضراء فقال فیما یعتاف: إن صدق ما أری لیخرجنّ من الحجاز سلطان یبلغ المشرق وتخصب الأرض علیه کأفضل ما أخصبت علی ملك. فلما خلص الکهان والمنجمون بعضهم إلی بعض ورأوا ما أصابهم ورأی السائب ما رأی قال بعضهم لبعض: والله ما حیل بینکم وبین علمکم إلا لأمرٍ جاء من السماء وأنه لنبیّ یبعث أو هو مبعوث یسلب

هذا الملك ملکه ویکسر وإن نعیتم إلی کسری کسر ملکه لیقتلنکم فاتفقوا علی أن یکتموہ الأمر وقالوا له قد نظرنا فوجدنا وضع دجلة العوراء وطاق الملك قد وضع علی النّحوس، فلما اختلف اللیل والنهار فوقعت النحوس مواقعها زال کلّ ما وضع علیها، ونحن نحسب لك حساباً تضع علیه بنیانك فلا یزول. - فحسبوا فأمروہ بالبناء فبنی دجلة العوراء فی ثمانیة أشهر وأنفق علیها أموالاً جلیلة حتی فرغ منها، فلما فرغ قال لهم: أجلس علی سورها؟ قالوا: نعم. فجلس فی أساورته ومرازبته، فبینما هو کذلك انشقّت دجلة وخرج ذلك البنیان من تحته، فلم یخرج إلا بآخر رمق، فلما أخرجوہ جمع کهانه وسحرته ومنجمیه وقتل منهم نحو مائة وقال لهم: أقرّبتکم وأجریت علیکم الأموال ثمّ إنکم تخونوننی؟ فقالوا: أیها الملك أخطأنا کما أخطأ من قبلنا. ثم حسبوا له وأمروہ بالبناء فبناہ وفرغ منه وأمروہ بالجلوس علیه فخاف أن یجلس علیه فرکب وسار علی البناء فبینما هو یسیر إذ انشقت أیضاً.فلم یدرك إلا بآخر رمق. فدعاهم وقال: لأقتلنکم أو لتصدقنّی. فصدقوہ وأخبروہ بالأمر فقال: ویحکم هلا بیّنتم لی ذلك فأری فیه ما أری قالوا: منعنا الخوف. فترکهم.

ترجمہ

ابن جریر نے ذکر کیا ہے کہ پرویز کسری نے دریائے دجلہ کے پر ایک محل بنایا اس

پر بہت زیادہ مال و دولت خرچ کیا اس نے اس عمارت میں بہت بڑا محراب بنایا اس جیسا محراب کہیں بھی نہیں تھا ہر وقت اس کے پاس کاہن جادوگر ستارہ شناس موجود رہتے تھے ان میں ایک عربی شخص تھا اس کا نام سائب تھا باذان نے اسے یمن سے بھیجا تھا جب کسریٰ کو کسی اہم کام کا سامنا ہوتا تو وہ سب کو جمع کرتا اور کہتا کہ اس معاملہ میں غور و فکر کرو کہ یہ کیا ہے؟ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہوئی تو کسریٰ نے دیکھا کہ اس کی عمارت کا محراب کسی ظاہری سبب کے بغیر پھٹ گیا دریائے دجلہ کا بند ہر جگہ سے ٹوٹ گیا یہ معاملہ دیکھ کر وہ غمگین ہو گیا اس نے اپنے کاہنوں کو بلایا جادوگر کاہن نجومی سب جمع ہو گئے ان میں سائب بھی تھا اس نے انہیں کہا کہ میری عمارت کا محراب بغیر کسی ظاہری سبب کے ٹوٹ گیا اور دریا دجلہ جگہ جگہ سے ٹوٹ گیا تم اپنے علم کے مطابق مجھے بیان کرو انہوں نے آسمان میں غور کیا نکے لئے زمین ساری تاریک ہو گئی لیکن ان کو کسی چیز کا علم نہیں ہو سکا سائب اسی رات ایک ٹیلہ پر جاگتا رہا اس نے دیکھا حجاز کی جانب ایک بجلی چمک رہی ہے وہ مشرق و مغرب کو روشن کر رہی ہے صبح کے وقت اس نے اپنے نیچے ایک سرسبز باغ دیکھا اس نے اپنے قیافہ کے بارے میں بتایا کہ جو کچھ وہ جانتا ہے اگر وہ صحیح ہے تو پھر سن لو حجاز سے ایک سلطانِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو گا وہ مشرق تک پہنچیں گے ان کی وجہ سے زمین بہت زیادہ شاداب ہو گی جب کاہن و نجومی ایک دوسرے سے ملے انہوں نے بتایا جو کچھ انہوں نے دیکھا تھا سائب نے بھی بتایا تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا اللہ کی قسم کسی اہم امر کی وجہ سے تمہارے علم اور اس چیز کے درمیان کوئی چیز حائل ہے اور یہ امر آسمان سے آیا ہے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے ہیں یا ہوں گے وہ تم سے تمہارا ملک چھین لیں گے اگر تم نے یہ معاملہ کسریٰ کو بتا دیا تو وہ تم کو قتل کر دے گا انہوں نے باہمی اتفاق کے سبب کسریٰ کو یہ بات نہ بتائی انہوں نے کسریٰ کو بتایا کہ ہم نے غور و فکر کیا ہے ہم نے پایا کہ دجلہ کے بند اور عمارت کا محراب کا آغاز منحوس دن

سے کیا گیا اس لئے وہ ٹوٹ گئے جب شب و روز گزرتے گئے ان پر نحوست اور بڑھتی گئی اور یہ سب کچھ ختم ہو گیا اور ہم آپ کے لئے حساب و کتاب کرتے ہیں اس پر آپ عمارت تعمیر کریں جو کبھی خراب نہیں ہو گی انہوں نے اعداد و شمار کیا بادشاہ کو عمارت بنانے کے لئے کہا انہوں نے دریا دجلہ کا بند آٹھ ماہ میں تعمیر کیا اس پر بڑے بڑے اموال خرچ کئے بادشاہ نے ان کو کہا کیا میں اس پر محفل سجا لوں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں بادشاہ نے وہاں فرش و قالین بچھانے کا حکم دیا وہ اسی حالت پر تھے کہ دریا دجلہ پھر پھٹ گیا وہ عمارت نیچے سے بہہ گئی اس نے اپنے سو کے قریب کاہن جادوگر ستارہ شناس قتل کر دئے اس نے ان کو کہا کہ میں نے تم کو اپنا قرب دیا اتنا مال تم پر خرچ کیا پھر تم نے مجھ سے کیوں خیانت کی؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے اسی طرح خطا کی جس طرح ہم سے پہلے لوگوں نے لغزش کی تھی پھر انہوں نے حساب و کتاب کیا اسے عمارت بنانے کا حکم دیا جب وہ عمارت بن گئی انہوں نے بادشاہ کو اوپر بیٹھنے کو کہا بادشاہ وہاں بیٹھنے سے ڈر گیا وہ سوار ہوا اس پر چلنے لگا تو دوبارہ عمارت بہہ گئی بادشاہ نے ان سب کو بلا کر کہا کہ سب قتل کر دوں گا اگر زندگی چاہتے ہو تو مجھے سب کچھ بتا دو کیا معاملہ ہے انہوں نے سچ بولا اور اسے سارا معاملہ بتا دیا بادشاہ نے کہا تمہارے لئے ہلاکت ہو تم نے مجھے یہ سارا کچھ پہلے کیوں نہیں بتایا انہوں نے کہا کہ ہم کو خوف نے روکا بادشاہ نے ان کو چھوڑ دیا۔

سبل الھدیٰ والرشاد جلد ۳۵۳

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیقہ

عن ابن عباس - رضی اللہ عنهما - قال:

لما ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم عقّ عنده جده بكبش وسماه محمداً. فقيل له: يا أبا الحارث ما حملك على أن تسميه محمداً ولم تسمه باسم آبائه؟ قال: أردت أن

يحمده الله فى السماء ويحمده الناس فى الأرض.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہوئی تو آپ کے دادا جی نے آپ کا عقیقہ کیا ایک مینڈھا ذبح کر کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا آپ سے عرض کی گئی کہا آپ نے آباؤ اجداد کے نام چھوڑ کر اس بچے کا نام محمد کیوں رکھا؟ تو آپ نے فرمایا میرا ارادہ ہے آسمان میں اللہ تعالی اس کی تعریف کرے اور زمین میں
لوگ اس کی تعریف کریں

سبل الھدی والرشاد جلد ۳۶۰

حضرت عبدالمطلب کا خواب

أن عبد المطلب إنما سماه محمداً لرؤيا رآها. زعموا أنه رأى مناماً كأن سلسلة من فضة خرجت من ظهره ولها طرف فى السماء وطرف فى الأرض وطرف فى المشرق وطرف فى المغرب، ثم عادت كأنها شجرة على كل ورقة منها نور، وإذا أهل المشرق والمغرب يتعلّقون بها. فقصّها فعبّرت له بمولود يكون من صلبه يتبعه أهل المشرق والمغرب ويحمده أهل السماء والأرض، فلذلك سماه محمداً ١

ترجمہ

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا گویا کہ چاندی کی ایک زنجیر انکی پشت سے نکلی اس کا ایک سرا آسمان پر تو دوسرا سرا زمین میں ہے پھر ایک درخت کی طرح ہوگئی اس کے ہر ہر پتے پر نور تھا مشرق و مغرب والے اس کے گرد لٹکے ہوئے ہیں انہوں

نے ایک کاہنہ سے پوچھا تو اس نے اس خواب کی تعبیر کی کہ آپ کی صلب سے ایک بچہ پیدا ہوگا آسمان وزمین والے جس کی تعریف کریں گے اس لئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا

سبل الھدی والرشاد جلد ۳۶۰

محفل میلاد شریف کا جواز

امام ابراہیم بن احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

لو أنّ كلّ الخلق ليلة مولد ال ... هادى على الهامات
منهم قاموا شكراً لنعمة ربّهم فيما حبوا ... فيها بعشر عشيرها ما قاموا

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کی رات ساری مخلوق سر کے بل کھڑی رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکرادا کرتی رہے جو رب تعالی کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت ہیں تو اس کے دسویں حصہ کے دسویں حصہ کا شکرادا نہیں کر سکتے

سبل الھدی والرشاد جلد ۳۶۰

سارے مسلمان میلاد مناتے رہے ہیں

لا زال أهل الإسلام فى سائر الأقطار والمدن الكبار يحتفلون فى شهر مولده صلى الله عليه وسلم بعمل الولائم البديعة المشتملة على الأمور البهجة الرفيعة ويتصدقون فى لياليه بأنواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون فى المبرّات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم.

ترجمہ:

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہلِ اسلام ہمیشہ سے سارے شہروں اور اطراف واکناف میں لوگ جمع ہوکر ربیع الاول کے مہینے میں میلاد مناتے رہے ہیں وہ ایسے امور سرانجام دیتے ہیں بہت رونق افروز ہوتے ہیں وہ اس کی راتوں میں قسم وقسم کی خیرات کرتے ہیں وہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں وہ نیک کاموں میں زیادہ رغبت کرتے ہیں وہ میلاد پاک کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں ان پر فضل عام کا اظہار ہوتا ہے۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۳۶۲

میلاد شریف پر کتاب لکھنے پر انعام

قال الحافظ عماد الدين بن كثير - رحمه الله تعالى - في تاريخه: كان يعمل المولد الشريف في ربيع الأول ويحتفل به احتفالاً هائلاً، وكان شهماً شجاعاً بطلاً عاقلاً عادلاً - رحمه الله تعالى - وأكرم مثواه. وقد صنّف الشيخ أبو الخطاب بن دحية - رحمه الله تعالى - كتاباً له في المولد سمّاه: »التنوير في مولد البشير النذير« فأجازه بألف دينار.

حافظ ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں نقل کیا بادشاہ مظفر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف مناتا تھا بہت بڑی محفل کا انعقاد کرتا تھا یہ بادشاہ بہت سمجھ دار ،بہادر دانا، اور مرد میدان تھا

شیخ ابن دحیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک پر ایک کتاب لکھی جس کا نام التنویر فی مولد البشیر والنذیر رکھا بادشاہ نے آپ کو ایک ہزار دینار انعام دیا۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۳۶۲

پہلے دور کے بادشاہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہوتے تھے

قال سبط بن الجوزي - رحمه الله تعالى - في مرآة الزمان: حكى من حضر سماط المظفر في بعض الموالد أنه عدّ في ذلك السّماط خمسة آلاف رأس غنم شويّ وعشرة آلاف دجاجة ومائة ألف قرص ومائة ألف زبديّة أي من طعام، وثلاثين ألف صحن حلوى، قال: وكان يحضر عنده في المولد أعيان العلماء والصوفية فيخلع عليهم ويطلق لهم. وكان يصرف على المولد في كل سنة ثلاثمائة ألف دينار، وكانت له دار ضيافة للوافدين من أي جهة على أي صفة. فكان يصرف على هذه الدار في كل سنة مائة ألف دينار وكان يفتكّ من الفرنج في كل سنة بمائتي ألف دينار، وكان يصرف على الحرمين والمياه بدرب الحجاز في كل سنة ثلاثين ألف دينار، وهذا كله سوى صدقات السرّ.

ترجمہ:

سبط ابن جوزی نے ایک شخص سے اس باشاہ کی محفل میلاد کی تفصیل نقل کی ہے وہ بیان کرتا ہے میں اس محفل میں حاضر تھا اس میں بھونی ہوئی بکریوں کے پانچ ہزار سر تھے دس ہزار مرغیوں کے تھے فرنی کے ایک لاکھ سکورے تھے اور حلوے کے تیس ہزار تھال تھے بہت سے علماء وصوفیاء محفل میلاد میں شرکت کرتے تھے بادشاہ ان کو خلعتیں عطا کرتا انعامات سے نوازتا وہ ہر سال محفل میلاد میں تین لاکھ دینار خرچ

کرتا مہمانوں کے لئے مہمان خانہ ہوتا تھا وہ ہر سال اس گھر میں سالانہ ایک لاکھ دینار صرف کرتا اور دو لاکھ دینار صرف کر کے فرنج سے مسلمان قیدی آزاد کراتا تھا وہ تیس ہزار دینار خرچ کر کے حرمین شریفین کو جانے والے راستے درست کراتا تھا یہ وہ صدقات تھے جو ان کے علاوہ تھے جو وہ پوشیدہ طور پر کرتا تھا

سبل الھدی والرشاد جلد ۳۶۲

شیطان کی ذلت

قال ابن الجوزیؒ: لو لم یکن فی ذلک إلا إرغام الشیطان وإدعام أهل الإیمان.

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میلاد منانا یہ ایسا عمل ہے جو شیطان کو ذلیل کرتا ہے اور اہلِ ایمان کے نورِ یقین میں اضافہ کرتا ہے

سبل الھدی والرشاد جلد ۳۶۳

میلاد منانا عاشقوں کا کام ہے

وقال العلامة ابن ظفر- رحمه الله تعالى-: بل فی الدرّ المنتظم: وقد عمل المحبون للنبی صلى الله علیه وسلم فرحاً بمولده الولائم-

علامہ ابن ظفر نے الدرر المنظم میں لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور محب میلاد کی خوشی میں بہت سی دعوتیں کرتے ہیں

سبل الھدی والرشاد جلد ۳۶۳

جو ہم سے خوش ہم اس سے خوش

أبو موسى الزّرھونیؒ یقول: رأیت النبی صلى الله علیه

وسلم فی النوم فذکرت له ما یقوله الفقهاء فی عمل الولائم فی المولد فقال صلى الله علیه وسلم: من فرح بنا فرحنا به

ترجمہ:

ابو موسی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی میں نے وہ قول جو فقہاء میلاد کی محفل کے بارے میں بیان کرتے ہیں عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو ہم سے خوش ہوتا ہے ہم اس سے خوش ہوتے ہیں۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۳۶۳

رضاعی مائیں

قیل إنهن أرضعنه صلى الله علیه وسلم عشر نسوة.

علامہ صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دس خواتین نے دودھ پلایا

سبل الھدی والرشاد جلد ۳۷۵

پہلی خاتون

الأولى: أمه صلى الله علیه وسلم أرضعته سبعة أیام.

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا ہیں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سات دن دودھ پلایا ہے

سبل الھدی والرشاد جلد ۳۷۵

دوسری خاتون

: ثویبة فأرضعته صلى الله علیه وسلم أیاماً حتى قدمت

حليمة.

ترجمہ ثویبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا حضرت حلیمہ کے آنے تک

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۷۵

ثویبہ نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا تھا

صلہ رحمی

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم وخديجة يكرمان ثويبة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبعث إليها من المدينة بكسوة وصلة حتى ماتت بعد فتح خيبر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ثویبہ کی بہت عزت کرتے تھے اور مدینہ منورہ میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتے تھے اور ان کے لئے کپڑے بھیجتے تھے یہاں تک کہ غزوہ خیبر کے بعد فوت ہوگئیں

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۷۵

تیسری خاتون

امرأة من بني سعد غير حليمة. روى ابن سعد عن ابن أبي مليكة رحمه الله تعالى أن حمزة كان مسترضعاً له عند قوم من بني سعد بن بكر، وكانت أم حمزة قد أرضعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عند أمه حليمة.

ترجمہ

بنوسعد کی ایک خاتون نے جو حلیمہ سعدیہ کے علاوہ ہیں نے بھی یہ سعادت حاصل کی تھی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بنوسعد میں دودھ پیتے تھے ان کی رضاعی ماں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلیمہ سعدیہ

کے ہاں تشریف رکھتے تھے۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۷۵

چوتھی خاتون

حضرت خولہ بنت منذر ہیں

ان کے بارے میں بعض علماء نے لکھا ہے کہ انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا

علامہ شامی فرماتے ہیں یہ وہم ہے بلکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا تھا

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۷۵

پانچویں خاتون

أم أيمن بركة ذكرها القرطبي. والمشهور أنها من الحواضن لا من المراضع.

حضرت ام ایمن برکہ نے بھی یہ سعادت حاصل کی تھی علامہ قرطبی نے اس کا تذکرہ کیا ہے لیکن مشہور موقف یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی کفالت میں تھے انہوں نے اپنا دودھ نہیں پلایا تھا۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۷۸

بنوسلیم کی تین خواتین

قال أبو عمر رحمه الله تعالى: أنه صلى الله عليه وسلم مر به على نسوة ثلاثة من بني سليم فأخرجن ثديّهن فوضعنها في فيه فدرّت عليه. ورضع منهن.

ابوعمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوسلیم کی تین خواتین کا دودھ پیا

آپ کے پاس سے گزریں تو تینوں نے دودھ پیش کیا تو آپ نے پی لیا۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۷۸

نوویں خاتون

التاسعة: أم فروة ذكرها المستغفری.

ام فروہ ہیں ان کا تذکرہ امام مستغفری نے کیا ہے

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۷۸

دسویں خاتون

حلیمہ بنت أبی ذ ؤیب رضی اللہ عنہما ہیں

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۷۸

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

عمه حمزة أسد الله وسيد الشهداء رضى الله تعالى عنه. وحمزة رضى الله تعالى عنه رضيع رسول الله صلى الله عليه وسلم من جهة حليمة. ومن جهة السعدية السابقة.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ جو اللہ تعالیٰ کے شیر ہیں یہ بھی کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی ہیں حضرت امیر حمزہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنوسعد کی ایک خاتون اور حلیمہ سعدیہ کے اعتبار سے رضاعی بھائی ہیں

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۷۹

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ

أبو سلمة عبد الله بن عبد الأسد بن هلال بن عبد الله بن

عمر بن مخزوم من السابقين الأولين إلى الإسلام.

حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عمر بن مخزوم رضی اللہ عنہ جو پہلے پہلے اسلام قبول کرنے والے ہیں ان میں سے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

أرضعتني وأبا سلمة ثويبة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا

أخرجه النسائی 6/ 100، وابن ماجة (،)1938 والطبرانی فی الکبیر 12/ 181، وأحمد فی المسند 1/ 329. سبل الهدى والرشاد جلد ۱ ص ۳۷۹

عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عبد الله بن جحش رضى الله تعالى عنه. قال السهيلي رحمه الله تعالى.

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ ان کا تذکرہ امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے اور یہ صرف امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۷۹

عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ

عبد الله بن الحارث بن عبد العزّى ابن حليمة وهو الذى شرب مع النبى صلى الله عليه وسلم.

عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دودھ پیا تھا

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۸۰

حفص بن حارث

حفص بن الحارث: ذكره الحافظ في الإصابة.

حفص بن حارث بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ شریک بھائی ہیں ان کا تذکرہ حافظ ابن حجر نے الاصابہ میں کیا ہے

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۸۰

أمية بنت الحارث

أمية بنت الحارث ذكرها أبو سعيد النيسابوري في الشرف وأقره الحافظ.

امیہ بن حارث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دودھ پیا ان کا ذکر ابو سعید نیشاپوری نے کیا اور حافظ ابن حجر نے اسے برقرار رکھا

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۸۰

خذامہ

خذامة وهي: الشّيماء وكانت تحضن رسول الله صلى الله عليه وسلم مع أمها إذ كان عندهم.

خذامہ یہ حضرت شیما ہیں یہ اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھ بھال کرتی تھی

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۸۰

حضرت شیما کی لوری

إن الشّيماء كانت ترقّص رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول في ترقيصه هذا الكلام:

يا ربّنا أبق أخي محمّداً ... حتّى أراه يافعاً وأمردا

وأكبت أعاديه معاً والحسّدا ... وأعطه عزّاً يدوم أبداً

ترجمہ:

یا اللہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے سلامت رکھ حتی کہ میں ان کو جوان اور گبھرو دیکھوں مولا ان کے دشمنوں اور حاسدوں کو ذلیل فرما ان کو ایسی عزت دے جو ہمیشہ رہنے والی ہو

هذا أخٌ لي لم تلده أمّي ... وليس من نسل أبي وعمّي

فديته من مخولٍ معمّ ... فأنمه اللهمّ فيما تنمي

یہ میرے بھائی ہیں میری ماں نے ان کو نہیں جنا اور نہ ہی میرے باپ یا چچا کی اولاد سے ہیں لیکن میں ان پر اپنے چچا اور ماموں کو فدا کرتی ہوں مولا ان بچوں میں ان کی بھی پرورش فرما جن کو تو پروان چڑھائے

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۸۱

یہ میری ماں ہے

عن أبي الطفيل رضی الله تعالى عنه قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم لحماً بالجعرانة- وأنا يومئذ غلام أحمل عظم الجزور- إذ أقبلت امرأة حتى دنت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبسط لها رداءه فجلست عليه فقلت: من هذه؟ قالوا هذه أمه صلى الله عليه وسلم التي أرضعته.

ترجمہ

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جعرانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ گوشت تقسیم فرما رہے تھے میں اتنا بڑا تھا کہ اونٹ کی ہڈی اٹھا لیتا تھا ایک خاتون آئی وہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئی تو آپ نے اپنی

چادر مبارک پھیلادی وہ اس کی اوپر بیٹھ گئیں صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کون ہے؟ تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میری ماں ہے جس نے مجھے دودھ پلایا ہے

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۸۲

حضرت حلیمہ سعدیہ کی لئے چادر بچھادی

قال الحافظ أبو الفرج بن الجوزی رحمه الله تعالی فی الحدائق: قدمت حليمة ابنة الحارث علی النبی صلی الله عليه وسلم بعد ما تزوج خديجة فشكت إليه جدب البلاد فكلّم خديجة فأعطتها أربعين شاة وبعيراً. ثم قدمت عليه بعد النبوة فأسلمت وبايعت وأسلم زوجها الحارث. وقال القاضی أبو الفضل عياض رحمه الله تعالی: لما وردت حليمة السعدية علی رسول الله صلی الله عليه وسلم فبسط لها رداءه وقضی حاجتها فلما توفی قدمت علی أبی بكر فصنع لها مثل ذلك.

ترجمہ:

حافظ ابن جوزی فرماتے ہیں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی باگاہ میں حاضر ہوئیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد ان کے علاقہ میں قحط سالی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تو انہوں نے حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو چالیس بکریاں اور کچھ اونٹ دیئے پھر اعلان نبوت کے بعد حاضر ہوئیں تو اسلام قبول کیا بیعت کی اور ان کے خاوند حضرت حارث نے بھی اسلام قبول کیا

قاضی عیاض نے فرمایا کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو آپ نے اپنی چادر ان کے لئے بچھادی اور ان کی ضرورت پوری فرمائی پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں بھی ان کے پاس آئیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو انہوں نے بھی ان کا احترام کیا

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۸۳

اسلام قبول کرنا اور حدیث روایت کرنا

وقال الحافظ أبو محمد المنذریّ فی مختصر سنن أبی داود: حليمة أمه صلی الله عليه وسلم أسلمت وجاءت إليه وروت عنه عليه الصلاة والسلام

حافظ ابو محمد المنذری مختصر سنن ابی داؤد میں فرماتے ہیں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ کی رضاعی امی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور اسلام قبول کیا اور حدیث بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۸۳

جنت جانے تک ہاتھ نہیں چھوڑیں گے

عن إسحاق بن يسار عن رجال من بنی سعد بن بكر قالوا: قدم الحارث بن عبد العزّی أبو رسول الله صلی الله عليه وسلم من الرضاعة علی رسول الله صلی الله عليه وسلم بمكة فقالت له قريش، حين نزل عليه: ألا تسمع يا حارث ما يقول ابنك هذا؟ قال ما يقول: قالوا يزعم أن الناس يبعثون بعد الموت وأن لله داراً من نار يعذّب فيها من عصاه وداراً يكرم فيها من أطاعه، شتّت أمرنا وفرّق جماعتنا. فأتاه فقال: أی بنیّ ما لك ولقومك يشانئونك ويزعمون أنك تقول إن

الناس يبعثون بعد الموت ثم يصيرون إلى جنةٍ ونار. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أنا أزعم ذلك، ولو قد كان ذلك اليوم يا أبت لقد أخذت بيدك حتى أعرفك حديثك اليوم فأسلم الحارث بعد ذلك فحسن إسلامه وكان يقول حين أسلم: لو قد أخذ ابنى بيدى فعرّفنى ما قال لم يرسلنى إن شاء الله تعالى حتى يدخلنى الجنة.

ترجمہ

اسحاق بن یسار بنوسعد کے لوگوں سے بیان کرتے ہیں کہ بنوسعد کے لوگوں نے حضرت حارث کو کہا اے حارث کیا آپ سنتے نہیں کہ آپ کے بیٹے کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ لوگو قیامت کے دن اٹھایا جایا گا اللہ تعالی نے ایک جہنم بنائی ہے اس میں نافرمانوں کو ڈالے گا اور ایک جنت بنائی ہے اس میں نیک لوگوں کو بھیج دے گا اور ان کو عزتیں عطا فرمائے گا اس نے تو ہمارا سارا معاملہ منتشر کردیا ہے ہمارا اتحاد پارہ پارہ کردیا ہے حارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو عرض کیا بیٹا یہ قریش کو کیا ہے آپ سے بغض رکھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ آپ فرماتے ہیں لوگوں کو مرنے کے بعد اٹھایا جائے گا پھر وہ جنت یا دوزخ کی طرف جائیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب وہ دن آئے گا تو میں آپ کا ہاتھ تھام لوں گا یہاں تک کہ جو آج بات ہو رہی ہے میں آپ کو یاد کراؤں گا اس کے بعد حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا اسلام لاتے وقت انہوں نے کہا جب میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ ایک بار پکڑ لیں گے تب تک چھوڑیں گے نہیں جب تک مجھے جنت نہ لے جائیں

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۸۴

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہ کی مکہ مکرمہ آمد

عن زيد بن أسلم - رضى الله عنهم - أن حليمة قالت:

قدمت على أتان لى قمراء قد أزمّت بالرّكب حتى شقّ ذلك عليهم ضعفاً وعجفاً ومعى صبىّ لنا وشارف لنا والله ما تبضّ بقطرة، وما ننام ليلنا أجمع من صبيّنا ذاك لا يجد فى شارفنا ما يكفيه ولا فى ثديي ما يغنيه فقدمنا مكة.

ترجمہ

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں سبز مائل گدھی پر مکہ مکرمہ آئی جس نے قافلہ کو تھکا دیا یہاں تک کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے کاروان پر شاق گزرنے لگی میرے ساتھ میرا ایک بچہ بھی تھا ایک اونٹنی بھی تھی اللہ کی قسم اسکے تھنوں میں دودھ کا ایک قطرہ نہ تھا بخدا ہم ساری رات سو نہیں سکے میرے بچے کے لئے نہ تو میرے پاس تھا اور نہ ہی اونٹنی کے پاس یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۸۶

یہ بہت مبارک ہیں

فقالت آمنة: يا حليمة قيل لى ثلاث ليال: استرضعى ابنك فى بنى سعد بن بكر ثم فى آل أبى ذؤيب. قالت حليمة: فإنّ زوجى أبو ذؤيب. وإنها أخبرتها بما رأت فى حمله صلى الله عليه وسلم وحين وضعته. قالت حليمة: فلما وضعته فى حجرى أقبل عليه ثدياى. بما شاء الله من لبن، فشرب حتى روى ثم شرب أخوه حتى روى ثم ناما. وقام زوجى إلى شارفنا فإذا إنها لحافل، فحلب فشرب وشربت حتى انتهينا، وبتنا بخير ليلة. فقال

صاحبی: تعلّمی یا حلیمة والله إنی لأراك قد أخذت نسمةً
مبارکة ألم تری إلی ما بتنا فیه اللیلة من الخیر والبرکة حین
أخذناه؟ قلت: والله إنی لأرجو ذلك.

ترجمہ

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حلیمہ سعدیہ کو فرمایا کہ مجھے تین راتوں سے یہ
کہا جارہا ہے تم اپنے نورِ نظر کے لئے بنوسعد پھر آلِ ذویب میں دودھ پلانے والی تلاش کرو
حضرت حلیمہ نے عرض کیا ابوذیب میرے خاوند ہیں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو
حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حمل کے اور ولادت کے سارے واقعات بیان کئے
حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آغوش میں لیا اور دودھ پیش کیا
تو آپ نے سیر ہو کر پیا پھر میں نے اپنے بیٹے کو دودھ دیا تو وہ بھی سیر ہو گیا پھر وہ
دونوں سو گئے ہم نے بھی خیریت سے رات گزاری مجھے میرے خاوند نے کہا میرا خیال
ہے یہ بچہ بہت مبارک ہے کیا تم نے دیکھا نہیں یہ خوبصورت بچہ جب سے لیا ہے ہم نے بھی
خیریت سے رات گزاری ہے میں نے کہا مجھے بھی یہی امید ہے

سبل الهدی والرشاد جلد ا ص ۳۸۷

حضور آپ آئے تو بہار آئی

قالت حلیمه قدمنا أرض بنی سعد، وما أعلم أرضاً من
أرض الله تعالی أجدب منها، فکانت غنمی تسرح ثم تروح
شباعاً لبّناً فنحلب ونشرب وما یحلب إنسانٌ قطرة لبن ولا
یجدها فی ضرع. إن کان الحاضر من قومنا لیقولون لرعاتهم:
ویحکم انظروا حیث تسرح غنم حلیمة فاسرحوا معهم.
فیسرحون مع غنمی حیث تسرح فتروح أغنامهم جیاعاً ما

فیها قطرة لبن وتروح غنمی شباعاً لبّناً. قالت: ولما دخلت به
إلی منزلی لم یبق منزل من منازل بنی سعد إلا شممنا منه ریح
المسك وألقیت محبته صلی الله علیه وسلم فی قلوب الناس
حتی إنّ أحدهم کان إذا نزل به أذی فی جسده أخذ کفه صلی
الله علیه وسلم فیضعها علی موضع الأذی فیبرأ سریعاً بإذن
الله تعالی. وکانوا إذا اعتلّ لهم بعیر أو شاة فعلوا ذلك.

ترجمہ

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم بنوسعد میں آگئے بخدا ہماری زمین
ساری روئے زمین سے زیادہ قحط والی تھی ہماری بکریاں چرتی تھیں جب وہ شام کے وقت
واپس آتیں تو پیٹ بھرے ہوتے تھے ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوتے تھے ہم ان کا
دودھ نکالتے تھے پھر ان کو پی لیتے تھے کسی اور انسان کو دودھ کا ایک قطرہ نہیں ملتا تھا ہماری
قوم اپنے چرواہوں کو کہتی تھی تمھارے لئے ہلاکت ہو اس جگہ کیوں نہیں لے جاتے بکریاں
جہاں حلیمہ سعدیہ کی بکریاں چرتی ہیں وہ میری بکریوں کے ساتھ بھیجتے ان کی بکریاں بھوکی
آتی تھیں اور ایک قطرہ بھی دودھ کا نہیں نکلتا تھا جب میری بکریاں واپس آتیں تو پیٹ بھر
ے ہوئے اور دودھ بھی بہت زیادہ ہوتا تھا جب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر لیکر
آئی تو بنوسعد کے ہر گھر میں خشبو پھیل گئی آپ کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دی گئی
یہاں تک کہ اگر کوئی بیمار ہو جاتا تو وہ آپ کا ہاتھ پکڑ کر اس مرض کی جگہ لگاتے تو وہ مریض
اللہ تعالی کے کرم سے ٹھیک ہو جاتا ان کا کوئی اونٹ یا بکری بھی بیمار ہو جاتا تو اسی طرح
کرتے تھے اللہ تعالی ان کو بھی شفادے دیتا تھا

سبل الهدی والرشاد جلد ا ص ۳۸۷

بکریاں کیا کھاتی تھیں؟

وروی أبو نعیم عن بعض من کان یرعی غنم حلیمة أنھم کانوا یرون غنمھا ما ترفع برؤوسھا وتری الخضر فی أفواھھا وأبعارھا، وما تزید غنمنا علی أن تربض ما تجد عوداً تأکلہ.

ابونعیم نے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی بکریاں چرانے والے شخص سے روایت کیا وہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی بکریوں کو دیکھتا تھا وہ اپنے سرنہیں اٹھاتی تھیں مگر ان کے منہ میں سبزہ نظر آتا تھا ان کی مینگنیوں میں بھی سبزہ نظر آتا تھا حالانکہ وہ بکریاں بیٹھ کر اس گھاس کے تنکے کھاتی تھیں جو نظر بھی نہیں آتا تھا

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۸۷

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن

قالت حلیمة: فلم یزل اللہ تعالی یرینا البرکة ونتعرّفھا، حتی بلغ صلی اللہ علیہ وسلم سنتین، فکان یشبّ شباباً لا یشبہ الغلمان.

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اسی طرح اللہ تعالی ہم کو برکتیں دکھاتا رہا ہم اسے دیکھتے رہے حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک دوسال ہوگئی آپ اس انداز سے پروان چڑھے کہ کوئی بچہ بھی اس طرح پروان نہ چڑھا

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۸۷

پہلا کلام

وفی حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما: کان أول کلام تکلم بہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ حین فطمتہ: اللہ أکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرة وأصیلا.

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پینا چھوڑا تو اس وقت آپ کا سب سے پہلا کلام یہ تھا۔

اللہ أکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرة وأصیلا.

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۸۷

وروی أبو نعیم عن بعض رعاة حلیمة قالوا: مکث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتین حین فطم وکأنہ ابن أربع سنین

ترجمہ

امام ابونعیم نے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ایک چرواہے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسال تک رہے آپ اپنی صحت کے اعتبار سے چارسال کے لگتے تھے ۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۸۷

کھیل سے اجتناب

وکان صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فینظر إلی الصبیان یلعبون فیجتنبھم.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو دیکھتے کہ وہ کھیل رہے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اجتناب فرماتے تھے

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۸۹

بچپن میں بھی انصاف

وذکر ابن سبع رحمہ اللہ تعالی أن حلیمة قالت: کنت أعطیہ صلی اللہ علیہ وسلم الثدی فیشرب منہ ثم أحوّلہ إلی الثدی الأیسر فیأبی أن یشرب منہ

امام ابن سبع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دودھ پلاتے ہوئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پستان پیش کرتی تو آپ نوش فرما لیتے تھے جب دوسرا پستان پیش کرتی تو نہ پیتے

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۹۱

انصاف فطرت میں تھا

قال بعضهم: وذلك من عدله صلى الله عليه وسلم لأنه علم أن له شريكاً في الرضاعة. وكان صلى الله عليه وسلم مفطوراً على العدل مجبولاً على جميل المشاركة والفضل صلى الله عليه

بعض علماء اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تھا کہ میرا بھائی اور بھی ہے وہ بھی دودھ پیتا ہے یہ آپ کا عدل تھا اور عدل آپ کی فطرت میں تھا

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۹۱

بادل سایہ کرتے

وفي حديث الزهري عند ابن سعد قال: كانت حليمة لا تدع رسول الله صلى الله عليه وسلم يذهب مكاناً بعيداً، فغفلت عنه يوما فخرج مع أخته الشّيماء في الظهيرة فخرجت حليمة تطلبه حتى وجدته مع أخته فقالت: في هذا الحر؟ فقالت أخته: يا أمّه ما وجد أخي حراراً رأيت غمامة تظلّ عليه إذا وقف وقفت وإذا سار سارت حتى انتهى إلى هذا الموضع. قالت: حقّاً يا بنية؟ قالت: إي

والله. انتهى.

ترجمہ:

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلا کہیں بھی نہیں جانے دیتی تھیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غافل ہو گئیں آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بہن شیما کے ساتھ نکلے وہ وقت دوپہر کا تھا حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا تلاش کرنے نکلیں اچانک دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کے ساتھ ہیں حضرت حلیمہ سعدیہ نے کہا بیٹی اتنی گرمی میں میرے نورِ نظر کو یہاں لے آئی ہو؟ حضرت شیما نے عرض کیا امی جان میرے بھائی کو گرمی نہیں لگتی میں نے دیکھا کہ بادل ان کے سر پر سایہ کئے ہوئے ہے جب یہ رکتے تو وہ بھی رک جاتا جب چلتے تو وہ بھی چل پڑتا حضرت حلیمہ سعدیہ نے کہا اے بیٹی کیا یہ سچ ہے تو شیما نے کہا اللہ کی قسم ایسا ہی ہے

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۸۹

شق صدر

فقال لي يوما: يا أماه مالي لا أرى إخوتي بالنهار. قالت: يرعون بهماً غنملنا فيروحون من الليل إلى الليل. فقال: ابعثيني معهم. فكان صلى الله عليه وسلم يخرج مسروراً ويعود مسروراً. فلما كان يوماً من ذلك خرج. فلما انتصف النهار إذ جاءنا أخوه يشتدّ فقال: يا أبة ويا أمّة إلحقا أخي محمداً فما تلحقانه إلا ميّتاً. قلت: وما قصته قال: بينا نحن قيام إذ أتانا رجل فاختطفه من أوساطنا وعلا به ذروة جبل ونحن ننظر إليه حتى شق من صدره إلى عانته. وعند ابن إسحاق: ورجلان عليهما ثياب بيض فشقّا بطنه فهما يسوطانه

انتهى. وما أدري ما فعل. فأقبلت أنا وأبوه نسعى سعياً فإذا به
قاعداً على ذروة الجبل شاخصاً ببصره إلى السماء فنجده
منتقعاً لونه فأكببت عليه وقبّلت بين عينيه وقلت:
فدتك نفسي ما دهاك؟ قال: خيراً يا أماه بينا أنا الساعة
قائم إذ أتاني رهطٌ ثلاث بيد أحدهم إبريق فضة وفي يد الثاني
طست من زمّردة خضراء ملآن ثلجاً فأخذوني وانطلقوا بي إلى
ذروة الجبل فأضجعوني إضجاعاً لطيفاً. ثم شق أحدهم من
صدري إلى عانتي وأنا أنظر إليه فلم أجد لذلك حساً ولا ألماً
ثم أدخل يده في جوفي فأخرج أحشاء بطني فغسلها بذلك
الثلج فأنعم غسلها ثم أعادها. كذا في حديث ابن عباس
عند البيهقي، وشدّاد بن أوس عند أبي يعلى، وأبي نعيم.

ترجمہ:

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن مجھے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دن کے وقت میرے بھائی کہاں جاتے ہیں حضرت حلیمہ سعدیہ نے عرض کی وہ بکریاں چرانے جاتے ہیں وہ رات تک باہر ہی رہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بھی ان کے ساتھ بھیجا کرو آپ خوشی خوشی ان کے ساتھ جاتے اور خوشی خوشی واپس آتے تھے ایک دن آپ گئے دوپہر کے وقت انکا بھائی روتا ہوا آیا اس نے کہا کہ اے ابوجان اے امی جان میرے بھائی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو کا جا کر پتا کرو تمھارے پہنچنے تک وہ وصال فرما چکے ہوں گے حضرت حلیمہ سعدیہ نے پوچھا کیا ہوا؟ رضاعی بھائی نے کہا کہ ہم ایک جگہ کھڑے تھے اچانک ایک شخص آیا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا اور پہاڑ کی چوٹی پر لے گیا اس نے آپ کا سینہ مبارک کو چاک کیا

ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ وہ شخص تھے دونوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے انہوں نے آپ کے سینہ مبارک کو چاک کیا میں نہیں جانتا تھا کہ آپ نے ان کو کیا کہا؟

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور آپ کا رضاعی بھائی دوڑتے ہوئے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھے ہوئے تھے آپ کی نگاہ مبارک آسمان کی طرف اٹھی ہوئی تھی رنگ مبارک متغیر تھا میں آپ پر جھک پڑی اور چومنے لگی میں نے کہا میری جان تجھ پر قربان آپ کو کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ امی جان خیر ہے تین لوگ میرے پاس آئے ایک کے ہاتھ میں چاندی کا لوٹا تھا دوسرے کے ہاتھ سبز زمرد کا طشت تھا جو برف سے بھرا ہوا تھا انہوں نے مجھے پکڑا اور پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے مجھے آرام کے ساتھ لٹایا میرا سینہ چاک کیا میں ان کو دیکھ رہا تھا مجھے کوئی درد یا کوئی تکلیف نہیں ہوئی پھر اس نے میرے پیٹ میں ہاتھ ڈالا میرے پیٹ سے ایک ٹکڑا نکالا اسے برف سے دھویا اچھی طرح دھو کر اسے واپس اسی جگہ رکھ دیا

سبل الهدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۸۹

آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی کا اظہار

ونحر عبد المطلب عشرين جزوراً وذبح الشّياه والبقر
وأطعم أهل مكة من ذلك

حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے بیس اونٹ ذبح کئے اور گائیں اور بکریاں ذبح کیں اور اہل مکہ کی دعوت کی

سبل الهدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۹۰

محفل میلاد شریف میں کرنے اور نہ کرنے کے کام

محفل میلاد شریف میں اس طرح کے کام ہو تو ثواب

وقال الشيخ الإمام العلامة نصير الدين المبارك

الشهير بابن الطبّاخ في فتوى بخطه: إذا أنفق المنفق تلك الليلة وجمع جمعاً أطعمهم ما يجوز إطعامه وأسمعهم ما يجوز سماعه ودفع للمسمع المشوّق للآخرة ملبوساً، كلّ ذلك سروراً بمولده صلى الله عليه وسلم فجميع ذلك جائز ويثاب فاعله إذ أحسن القصد، ولا يختص ذلك بالفقراء دون الأغنياء، إلا أن يقصد مواساة الأحوج فالفقراء أكثر ثواباً.

ترجمہ

شیخ امام علامہ نصیر الدین المبارک رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوی میں تحریر فرماتے ہیں جب کوئی خرچ کرنے والا اس رات میں خرچ کرتا ہے وہ لوگوں کو جمع کرتا ہے ان کو وہ کچھ کھلاتا ہے جس کا کھانا حلال ہے وہ سناتا ہے جس کا سننا حلال ہے اور لوگوں کو ایسے امور بتاتا ہے جو ان کو آخرت کا شوق دلاتے ہیں وہ سب کچھ اس لئے کرتا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی منا رہا ہے تو سب کچھ جائز ہے اس کو ثواب ملے گا بشرطیکہ اس کی نیت صاف ہو وہ یہ دعوت غریبوں کو چھوڑ کر صرف امیروں کے ساتھ خاص نہ کرے بلکہ وہ غریبوں اور فقیروں کے ساتھ ہمدردی کی نیت سے کرے تو اس کو زیادہ ثواب ملے گا اگر یہ کام ہوں تو وہ اجتماع ناجائز ہے

وقال الشيخ الإمام العلامة نصير الدين المبارك الشهير بابن الطبّاخ في فتوى بخطه نعم إن كان الاجتماع كما يبلغنا عن قرّاء هذا الزمان من أكل الحشيش واجتماع المردان وإبعاد القوّال إن كان بلحية وإنشاد المشوّقات للشهوات الدنيوية وغير ذلك من الخزي

والعياذ بالله تعالى فهذا مجمع آثام.

اگر اجتماع اس طرح کا ہو جس طرح آجکل میلاد پڑھنے والے کرتے ہیں وہ حشیش کھاتے ہیں بے ریش لڑکے وہاں جاتے ہیں ایسے پڑھنے والے کو دور کر دیا جاتا ہے جس کی داڑھی ہوتی ہے ایسے نغمات گائے جاتے ہیں جو دنیوی خواہشات کو ابھارتے ہیں ایسے اجتماع سے اللہ تعالی کی پناہ مانگتے ہیں یہ گناہ کی محفل ہے

سبل الهدی والرشاد جلد ا ص ۳۶۳

محفل میلاد میں نیک لوگوں کو جمع کرنا چاہئے

وقال الإمام العلامة ظهير الدين جعفر التزمنتي-رحمه الله تعالى-: إذا قصد فاعلها جمع الصالحين والصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم وإطعام الطعام للفقراء والمساكين، وهذا القدر يثاب عليه بهذا الشرط في كل وقت.

امام ظہیر الدین جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محفل میلاد اس شرط پر کرنا جائز ہے کہ اس میں نیک لوگوں کو جمع کیا جائے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں ،مساکین وفقراء کو کھانا کھلائیں اس شرط کے ساتھ ہر وقت میلاد شریف کرنا جائز ہے اس طرح اس کو ثواب بھی ملے گا

سبل الهدی والرشاد جلد ا ص ۳۶۳

ایسا عمل تو بزرگوں نے نہیں کیا

وأما جمع الرعاع وعمل السّماع والرقص وخلع الثياب على القوّال بمرو ديّته وحسن صوته فلا يندب بل يقارب أن يذمّ، ولا خير فيما لم يعمله السلف الصالح، فقد

امام ظہیر الدین جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محفل میلاد شریف میں صرف عوام کو جمع کرنا سماع ورقص کرنا اور قوال پر کپڑے پھینکنا اس کی آواز وصورت کی تعریف کرنا جائز نہیں بلکہ اس عمل کی مذمت کرنا بہتر ہے اس میں کوئی بھلائی نہیں سلف وصالحین نے ایسا عمل نہیں کیا

سبل الھدی والرشاد جلد ۱ ص ۳۶۳

{ آجکل یہی حال ہے ان محافل کا جہاں پر صرف عوامی لوگ ہوتے ہیں وہاں پر ایسے ہی نازیبا حرکات کرتے ہیں اور جب محفل شریف سے آئیں گے تو کوئی نعت خواں کے کپڑوں کی تعریف کررہا ہوتا ہے کیونکہ نعت خواں نے ساٹھ ہزار کی تو صرف قمیص پہنی ہوتی ہے اور یہ بھی لوگوں کو اپنا مدح خواں بنانے کے چکر میں ہوتے ہیں اور کبھی نعت خواں کی آواز کی تحسین کررہے ہوتے ہیں یعنی واپس آتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی بجائے نعت خواں کی محبت لیکر آرہے ہوتے ہیں اللہ کرے کوئی ایسا بندہ کھڑا ہو جو ان کو اصلاح کرے کیونکہ لوگ محفل میں آتے ہیں ان کو پتہ ہی نہیں ہوتا ہم یہاں آئے کیوں ہیں؟ محبت کرایہ کی نہیں ہوتی ایک ماں کو اپنے بیٹے سے محبت ہوتی ہے اس کو پیسے نہیں دینے پڑتے کہ پیسے لے لو اور اپنے بیٹے کے ساتھ محبت کا اظہار کروا یا پیسے لیکر بیٹے کے حسن کو بیان کرو اور ماں کبھی بھی یہ نہیں کہتی کہ جب تک پیسے نہیں ہوں گے میں کیسے اپنے بیٹے کی خوبیاں بیان کروں اس سے اگر یہ سوال کیا جائے کہ تو مفت میں اتنا حسن کیوں بیان کرتی ہے؟ تو اس کا جواب یہی ہوگا کہ مجھے اس کے ساتھ محبت ہے تو ثابت ہوا کہ جہاں محبت ہوتی ہے وہاں پیسے لیکر محبوب کے حسن بیان نہیں کئے جاتے کیونکہ محبت مجبور کرتی ہے محب کو وہ پھر کچھ نہیں دیکھتا بس اپنے محبوب کی شان بیان کرتا رہتا ہے کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ جو بغیر پیسوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت نہ پڑھے کیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت ہوسکتی ہے؟ تو پیارے بھائی غور کر دنیا کی محبت میں کرایہ نہیں

چلتا تو یہاں کیسے مان لیا جاتا ہے ایک شخص ستر ہزار لیکر آرہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرتا ہے اگر محبت ہے تو کرایہ کس چیز کا؟ محبت کا اظہار محبت کی بنا پر ہو نہ کہ کرایہ کے لئے خدا کے لئے کرایہ کے عاشقوں سے بچو }

بیان کیا ہونا چاہئے؟

وقال الشيخ نصير الدين، وإنشاد ما يشوّق إلى الآخرة ويزهد في الدنيا فهذا اجتماع حسن يثاب قاصد ذلك وفاعله عليه.

امام شیخ نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محفل شریف میں ایسے اشعار پڑھے جائیں جن میں آخرت کی فکر دلائی گئی ہو اور آخرت کے عمل کا شوق دلایا گیا ہو اور دنیا سے بے رغبتی کا بیان ہو یہ اجتماع بہت اچھا ہے اس نیت کے ساتھ کرنے والے کو ثواب بھی ہوگا { ایک بات قابل غور ہے وہ یہ کہ کیا آج لوگوں کے سامنے اگر میلاد کی محفل میں آخرت کی فکر پر بیان کیا جائے تو کیا سنیں گے؟ یا کسی اور موضوع پر بیان ہو تو کیا رد عمل ہوگا؟ پورا پورا بیان میلاد منانے کے ثبوت پر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ یا صحابہ کرام کی تعلیمات یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا مسئلہ بیان کیا جائے تو لوگوں کے لئے ضروری نہیں ہے؟ عوام کا مزاج ان لوگوں نے خراب کیا ہے جو لوگوں کا منہ دیکھ کر دین بیان کرتے ہیں

افسوس ناک بات

ایک جگہ ایک اہل سنت کے بہت بڑے عالم گئے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان قرآن وحدیث سے بیان کرنا جب بیان شروع ہوا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر بیان کیا تو دوران بیان ایک پاگل چوہدری کھڑا ہو گیا کہ ہم نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سنانا یہ کیا شروع کر دیا ہے یہ بات کر کے چلا گیا

محفل میں کیا پڑھیں؟

، واجتماع الصّلحاء فقط ليأكلوا ذلك الطعام ويذكروا الله تعالى ويصلّوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم يضاعف لهم القربات والمثوبات.

علامہ شیخ نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محفل میلاد شریف میں نیک لوگ جمع ہوں بس وہی لوگ کھانا کھائیں اور اللہ تعالی کا ذکر کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں اس سے کئی گنا ثواب میں اضافہ ہوگا۔

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۶۴

موجودہ صورتحال

جس طرح ہم نے علامہ صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بیان کیا کہ محفل میلاد شریف میں فکر آخرت اور دنیا سے بے رغبتی اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و آپ کی مدح بیان کی جائے

ماضی قریب کے مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں کو حکم دے رکھا تھا کہ میلاد شریف کی محفل میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر بیان ہونا چاہئے اور ان کے مرید جہاں بھی محفل کرتے اس میں موضوع ختم نبوت کا اور مرزے دجال کی تردید کا ہوتا آجکل بھی اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ ہماری محافل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کا بیان ہوتا کہ لوگوں کے دلوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے لئے لڑنے کا جذبہ پیدا ہو آجکل عوامی مولوی صرف پیسے بٹورنے کے چکر میں سر لگا کر گویے کی طرح پیسے اٹھائے اور چلتے بنے کوئی پیغام نہیں دیا عوام جیسے آئے تھے ویسے ہی گھر چلے گئے صرف کان کا چسکا پورا ہوتا ہے بس اور کچھ بھی نہیں جیسے خالی دامن گئے ویسے ہی آگئے ساری رات جاگنے میں صرف ایک پلیٹ بریانی کی منافع میں ملی بس کاش

کہ ہماری عوام سوچے کیا ہمارا مقصد صرف یہی رہ گیا ہے؟

عوام کا اتنا ذہن خراب کر دیا گیا اسطرح کا موضوع بیان کر دیا جائے تو کہتے ہیں کہا آج دن کونسا تھا آپ نے کیا بیان کر دیا کوئی ان سے پوچھے بھائی مخصوص ایام میں مخصوص ذکر ہی سننے ہیں تو باقی دین کون سنے گا؟ قرآن کے جو تیس پارے اللہ تعالی نے نازل کئے ہیں وہ کون سنے گا؟

احادیث کا اتنا ذخیرہ موجود ہے کون سنے گا؟ وہ کس کو بیان کیا جائے؟

وہ بارہ وسولہ تقریریں ہی دین ہیں بس جو سارا سارا سال سنتے رہتے ہیں اگر کوئی دین کی بات بیان کی جائے تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو آج تک نہیں سنی کہاں سے لے آئے ہو ایسی باتیں ؟

اب ان کا کیا علاج کیا جائے

اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے اللہ تعالی ہماری قوم کو ہدایت دے

بلا وجہ چندہ بھی نہ مانگیں

امام شیخ نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

إلا أن سؤال الناس ما في أيديهم بذلك فقط بدون ضرورة وحاجة سؤال مكروه

محفل میلاد شریف میں لوگوں کا بلاوجہ چندہ مانگنا مکروہ ہے

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۶۴

کب سوال کرنا جائز ہے؟

ولكن لا يجوز له أن يسأل الناس بل إن كان يعلم أو يغلب على ظنه أن نفس المسؤول تطيب بما يعطيه فالسؤال لذلك مباح أرجو أن لا ينتهي إلى الكراهة.

اس مقصد کے لئے یعنی میلاد شریف کے لئے لوگوں سے سوال نہ کرے اگر اس کو ظن غالب ہو کہ جس سے سوال کر رہا ہوں وہ خوش ہوگا تو پھر اس سے مانگنا جائز ہے اس میں پھر کراہت بھی نہیں ہے

یہ تلوار سے مانگنے کی طرح ہے

وقد قال العلماء رحمهم الله تعالى: أخذ المال بالحياء كأخذه بالسيف

علماء فرماتے ہیں کہ حیاء سے مال لینا بھی تلوار سے مال لینے کی طرح ہے

سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۶۹

{اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی بندے سے ایسی موقع پر پیسے مانگنا کہ وہ حیا کی وجہ سے دے دے اگر اکیلے میں مانگا جائے تو نہ دے اس طرح مانگنا جائز نہیں کئی لوگوں کی عادت ہوتی ہے وہ موقع کی تاک میں رہتے ہیں کہ کوئی ایسا موقع بنے تو کسی سے کچھ مانگیں اس کو سمجھنے کے لئے ایک چھوٹی سی مثال پر غور کریں جس طرح گھر میں بچے ہوتے ہیں جب گھر میں مہمان دیکھا تو اپنے والد سے پیسے مانگ لئے اب باپ بھی شرمندگی سے بچنے کے لئے اس کو دے دیتا ہے اس طرح کرنا جائز نہیں}

{اس سے وہ لوگ اپنی اصلاح کریں جو راستوں میں رسے باندھ کر لوگوں سے چندہ مانگتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو کھڑا کر دیتے ہیں کیسے درست ہوسکتا ہے ؟}

ان خرابیوں کا سدِّ باب کون کرے گا؟

وقد ارتكب بعضهم في هذا الزمان ضدّ هذا المعنى، وأنه إذا دخل هذا الشهر الشريف تسارعوا فيه إلى اللهو واللعب بالدّف والشبابة وغيرهما. ويا ليتهم عملوا المغاني ليس إلا، بل يزعم بعضهم أنه يتأدّب فيبدأ المولد بقراءة الكتاب

العزيز وينظرون إلى من هو أكثر معرفة بالتهوّك والطّرق المهيّجة لطرب النفوس، وهذا فيه وجوه من الفساد. ثم إنهم لم يقتصروا على ما ذكر، بل ضمّ بعضهم إلى ذلك الأمر الخطر، وهو أن يكون المغنّي شاباً نظيف الصورة حسن الصوت والكسوة والهيئة، فينشد التغزّل ويتكسّر في صوته وحركاته، فيفتتن بعض من معه من الرجال والنساء، فتقع الفتنة في الفريقين ويثور من الفساد ما لا يحصى. وقد يؤول ذلك في الغالب إلى إفساد حال الزوج وحال الزوجة ويحصل الفراق والنكد العاجل ويتشتّت أمرهم بعد جمعهم وهذه المفاسد مركّبة على فعل المولد إذا عمل بالسماع

بعض لوگ اس ماہ مکرم میں ایسے ایسے امور بجالاتے ہیں جو اس حکم کے بلکل برعکس ہیں جب یہ ماہ مبارک آتا ہے تو لہو ولعب میں مشغول ہوجاتے ہیں وہ آلات موسیقی بجاتے ہیں بلکہ بعض تو گمان کرتے ہیں کہ وہ ادب سیکھ رہے ہیں وہ میلاد شریف کی محفل کا آغاز تلاوت سے کرتے ہیں پھر اس شخص کو ڈھونڈتے ہیں جو زیادہ بول لیتا ہو لوگوں کے نفوس کو ابھارنے کے لئے زیادہ اشتعال انگیز طریقے جانتا ہو

لیکن یہی فساد کی اصل وجوہات ہیں بعض لوگ صرف اسی پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ اسکے ساتھ ایک خطرناک امر کا اضافہ کرتے ہیں وہ یہ کہ نغمہ گو نوجوان ہو اسکی شکل بھی اچھی ہو آواز بھی خوبصورت ہو اچھا لباس پہنتا ہو اچھی ہیئت کا ہو وہ غزل گاتا ہو وہ اپنی آواز وحرکات میں زنانہ پن پیدا کرتا ہو اپنے ساتھ لوگوں کو بھی فتنہ میں مبتلا کرتا ہو اس طرح فریقین میں فتنہ بھڑک اٹھتا ہے اور ایسا فساد رونما ہوتا ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اس طرح میں بیوی کے باہمی معاملات خراب ہوجاتے ہیں ان میں جلدی فراق ہوجاتا ہے

انہیں جلد نحوسے آلیتی ہے سبل الھدی والرشاد جلد ا ص ۳۷۳

{یہی حال آج ہمارے ہاں نقیبانِ محفل کا ہوتا ہے وہ لوگوں کو ہاتھ اٹھا اٹھا کر اتنی دیر نعرے بازی کراتے رہتے ہیں اتنا ٹائم تو نقیب ضائع کر دیتا ہے اور ہوتے جاہل ہیں کیا کیا بکتے رہتے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا اور یہ نقیب محفل کا آدھا وقت برباد کرتے ہیں اور عالم دین کو بیس منٹ دئے جاتے ہیں آپ اس ظلم کا اندازہ خود کر سکتے ہیں جس نے لوگوں کی اصلاح کرنی ہے اس کو بیس منٹ اور جو بیس روپے کی کاپی لیکر آیا ہے فضول بول رہا ہے اس کو تین تین گھنٹے اللہ تعالی ہدایت دے}

پہاڑیاں بنانا کیسا؟

اس رات میں بلکہ سارا دن ہی اسی کام میں نوجوان لگا دیتے ہیں ان میں مقامات مقدسہ کی نقلیں تیار کرتے ہیں اور پھر رات کے وقت اونچی آواز میں گانے لگاتے ہیں پھر عورتوں کی ٹولیاں کی ٹولیاں آتی ہیں پھر عورتوں اور مردوں کا اختلاط ہوتا ہے جب یہ معاملہ ختم ہوا پھر وہی لڑکے جو مقاماتِ مقدسہ کی نقلیں تیار کرنے والے تھے وہی خود ان کو ٹانگیں مار مار کر گرا رہے ہوتے ہیں

کاش ہر علاقہ کے با اثر لوگ اپنے اپنے علاقہ میں ان کاموں کو ختم کراتے تا کہ نوجوان طبقہ ان کاموں کو ترک کر کے اللہ تعالی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی والے کاموں میں لگ کر اپنی آخرت کو سواریں

ایک ضروری اپیل

اس ماہ مکرم میں اور خاص طور پر اس رات کو گناہوں میں نہ گزاریں بلکہ اللہ تعالی کا شکر ادا کر کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر گزاریں اور خواتین بھی عبادات میں وقت گزاریں اس محفل میں شرکت کریں جو علماءِ اہلِ حق کے زیرِ انتظام ہوتی ہیں تا کہ ہر طرح کی گمراہی سے بچا جا سکے اور دینِ حق کی تعلیمات سے آگاہی ہو سکے۔

قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین

السرو فی حدیث النور

ترجمہ

حافظ ضیاء احمد القادری الرضوی

مکتبہ طلع البدر علینا

جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

ولادت باسعادت

۱۲۶ ہجری میں یمن کے شہر صنعاء میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی آپ کا گھر علم وفضل کو گہوارہ تھا آپ کے والد ماجد یمن کے عبادت گزار اولیاء میں سے تھے انہوں نے ساٹھ حج کئے

اسم وکنیت: حافظ الحدیث امام ابوبکر بن ہمام بن نافع الحمیر ی الصنعانی الیمنی

حصول علم: آپ نے شروع میں اپنے والد صاحب امام ہمام بن نافع سے پڑھا اور سات سال تک حضرت معمر بن راشد سے علم حاصل کیا

حجاز مقدس وشام کا سفر

حجاز مقدس وشام کی طرف حصول علم وتجارت کی نیت سے سفر اختیار کیا

اساتذہ کرام

{۱} امام حافظ الحدیث معمر بن راشد آپ کی کنیت ابوعروہ تھی آپ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ میں شریک ہوئے

{۲} حافظ الحدیث امام ابوعبداللہ سفیان بن سعید ثوری کوفی رحمۃ اللہ علیہ ان کے استاذ چھ سو ہیں اور ان کے شاگردوں کی تعداد بیس ہزار ہے

{۳} امام حافظ الحدیث سفیان بن عیینہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ بھی امام عبدالرزاق کے استاد ہیں ان کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے امام سفیان بن عیینہ سے بڑھ کر کوئی عالم ومفتی نہیں دیکھا

{۴} امام ابوعبداللہ مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ بھی امام عبدالرزاق کے استاد ہیں آپ کی ولادت باسعادت اسی سال ہوئی جس سال حضرت انس رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا یعنی ۹۳ ہجری میں اور ۱۷۹ میں آپ کا وصال ہوا اور آپ کا مزار مبارک جنت البقیع شریف

میں ہے

{۵} حافظ الحدیث امام عبداللہ بن مبارک بھی امام عبدالرزاق کے استاد ہیں آپ کا وصال شریف ۱۸۱ میں ہوا فرات کے قریب ھیت مدینہ میں آپ کا مزار شریف ہے

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد

{۱} امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے استاد حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں بغداد سے نکلا تو احمد بن حنبل سے بڑھ کر بڑا عالم اور بڑا فقیہ، بڑا متقی کوئی نہیں تھا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے وصال کے وقت وصیت کی تھی کہ میرے وصال کے بعد میری زبان کے نیچے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک رکھے جائیں جب اُن کا وصال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ان کی زبان کے نیچے رکھے گئے۔

سیر اعلام النبلاء جلد ۱۱ ص ۱۷۷

{۲} امام ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم البغدادی

{۳} امام ابوزکریا یحیی بن معین البغدادی بھی امام عبدالرزاق کے استاد تھے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کی وفات ۲۳۳ ہجری میں ہوئی اور ان کو اس تختے پر غسل دیا گیا جس تختے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا گیا تھا، وصال کے وقت ان کی عمر ۷۷ سال تھی

سیر اعلام لنبلاء جلد ۱۱ ص ۷۱

اُن کے علاوہ بہت سارے شاگرد تھے امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی علمی قابلیت کا جن کے شاگرد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں کتنے بڑے حدیث کے حافظ ہوں گے

وصال امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کا وصال پچاسی سال کی عمر میں ۲۱۱ ہجری میں ہوا

حدیثِ نور شریف کیسے منظرِ عام پر آئی؟

اس حدیث شریف کو حاصل کرنے میں جن علماءِ حق نے کوششیں کی ہیں ان کے اسماء و بیانات نقل کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ علماءِ حق نے کس طرح محنت کے ساتھ یہ حدیث شریف حاصل کی ہے اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ دشمنانِ عظمۃ و شانِ رسالت نے کس طرح کوشش کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان چھپانے کی

{۱} حافظ العصر احمد بن الصدیق الغماری رحمۃ اللہ علیہ

{۲} علامہ شیخ عمر حمدان محدث حجاز رحمۃ اللہ علیہ

{۳} عالمی مبلغ اسلام سید یوسف ہاشم الرفاعی دامت برکاتہم العالیہ

{۴} حضرت سید محمد امین قادری برکاتی دامت برکاتہم العالیہ

{۵} حضرت شرفِ ملت مولانا عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

مصنف عبدالرزاق کا نسخہ ۱۹۷۰ میں بیروت سے ایک دیوبندی عالم حبیب الرحمن اعظمی کی تحقیق کے ساتھ چھپا پھر ۱۹۷۵ کے لگ بھگ کوچہ غوثیہ نواں بازار لاہور کے ایک مکتبہ کے مالک نے یہ کتاب منگوائی اس کتاب کے آنے سے پہلے اس نے کہا تھا یہ جو بریلوی لوگ اس کے حوالے دیتے ہیں اب جھوٹ کھل جائے گا کہ یہ سچے ہیں یا جھوٹے؟ اس کے بعد ایک طبقے کی طرف سے یہ مطالبہ زور پکڑ گیا کہ اس کا حوالہ کیا ہے اور اس کی سند کیا ہے؟

پھر بیروت سے کتاب چھپ کر آئی وہ مکمل نہیں بلکہ ناقص تھی جس کا اعتراف خود محقق نے کیا تھا عالمی مبلغ اسلام سید یوسف ہاشم الرفاعی سے ایک ملاقات میں کہا کہ صنعاء یمن میں ایک شخص کے پاس اس کا مخطوطہ ہے اس سے اگر پتہ کیا جائے تو ہو سکتا ہے مل جائے تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ شخص کسی کو دکھاتا ہی نہیں

خانیوال کے ایک حکیم صاحب نے بتایا کہ میں بغداد شریف سے ایک فوٹو کاپی لایا ہوں تو بار بار کے تقاضوں کے باوجود وہ کاپی نہ ملی بالآخر وہ حکیم صاحب اس دنیا سے رخصت ہو گئے ایک معروف فاضل نے بتایا کہ مدینہ یونیورسٹی کی لائبریری میں اس کا ایک قلمی نسخہ موجود ہے اور اس میں حدیث نور شریف موجود ہے میں اس کی فوٹو کاپی لایا ہوں لیکن کہیں رکھ کر بھول گیا ہوں کچھ عرصے بعد معلوم ہوا کہ وہ عمرہ پر جا رہے ہیں تو میں نے اُن کو فون کیا کہ یاد سے اس کی کاپی لے آنا جب عمرہ سے واپس آئے تو فون پر رابطہ کیا جب پوچھا کہ کیا بنا فوٹو کاپی کا؟ تو انہوں نے بتایا جس دن میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اس دن یونیورسٹی بند تھی اس سے اگلے دن سفر پر روانہ ہو گیا

اللہ تعالی کے عنایت سے مجھے ۱۹۹۴ میں حرمین شریفین کی حاضری کا موقع ملا میں لائبریری کے ڈائریکٹر سے جا ملا اور مصنف عبدالرزاق کا قلمی نسخہ دیکھنے کا کہا

اُنہوں نے سوال کیا کہ آپ اسے کیوں دیکھنا چاہتے ہیں؟ میں نے بتایا کہ مصنف کا نسخہ کا چھپا ہوا نامکمل ہے میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ مکمل ہے یا نامکمل ہے؟ انہوں نے اپنے عملے سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس تو یہ نسخہ نہیں ہے پھر ڈائریکٹر نے مدینہ منورہ کے محدث شیخ حماد انصاری سے فون کر کے پوچھا کہ پاکستان کے کچھ لوگ مصنف کا نسخہ دیکھنا چاہتے ہیں کیا ہمارے پاس ہے تو انہوں نے کہا کہ نہیں ہمارے پاس نہیں ہے

{۶} حاجی محمد رفیق برکاتی کا بیان

فرماتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد حضرت سید امین میاں دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین مارہرہ شریف میرے پاس دبئی تشریف لائے جمعرات کو ہم نے رات کے وقت محفل نعت شریف کا پروگرام بنایا ساتھ ہی ہم نے ڈاکٹر عیسٰی مانع سابق ڈائریکٹر محکمہ اوقاف دبئی کو دعوت دی اللہ تعالی کی قدرت اور اس کریم کی عنایت کا کرشمہ دیکھیں کہ ایک افغانی تاجر

میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ نے مجھے مصنف عبدالرزاق کا مخطوطہ طلب کی تھا میں وہ لیکر آپ کے پاس آیا ہوں میں نے اس سے پوچھا کہ ھدیہ کیا ہے؟ تو کہنے لگا پاکستانی دس لاکھ روپے میں نے کہا یہ تو زیادہ ہیں میں تم کو چار لاکھ دے سکتا ہوں اور وہ بھی کل دوں گا اگر میرے پیر صاحب نے اجازت دی تو وہ کہنے لگا کہ حاجی صاحب اگر فلاں شخص کو دوں تو وہ مجھے کہہ رہا ہے کہ میں چھے لاکھ دوں گا میں نے اس سے حیران ہو کر سوال کیا وہ کیا کرے گا تو اس نے جواب دیا کہ وہ کہہ رہا تھا میں اسکو جلا دوں گا میں نے کہا کہ تم کیوں نہیں لے گئے اس کے پاس تو اس نے کہا کہ میرے ضمیر نے گوارہ نہیں کیا اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ کس طرح ایک سازش کے تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمۃ وشان کو چھپانے کی کوشش کی گئی

ڈاکٹر عیسیٰ مانع سابق ڈائریکٹر محکمہ اوقاف دبئی کی تشریف آوری

حاجی محمد رفیق برکاتی فرماتے ہیں کہ میں نے وہ مخطوطہ لے لیا وہ مصنف کی پہلی دو جلدیں تھیں جو میں نے لا کر سید محمد امین میاں دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں پیش کر دیں انہوں نے دیکھ کر فرمایا کہ ان کو رکھ لو

رات کو ڈاکٹر صاحب بھی آ گئے نعت خوانی کے بعد میں نے وہ مخطوطہ لا کر ڈاکٹر صاحب کو دیا تو انہوں نے فورا کہا کہ مافی یعنی اس میں وہ حدیث نہیں ہوگی تاہم جب انہوں نے شروع سے دو چار صفحات دیکھے تو جھومتے ہوئے سجدے میں چلے گئے اور جب سجدہ غیر معمولی طویل ہوا تو میں نے ان کو پکڑ کر کہا کیا بات ہے؟ وہ اٹھ کر میرے ماتھے کو چومنے لگے کہنے لگے حاجی رفیق مبارک ہو اس وہ حدیث شریف موجود ہے

{۷} ڈاکٹر عیسیٰ مانع سابق ڈائریکٹر محکمہ اوقاف دبئی بیان

آپ نے اس کو حاصل کرنے میں کتنی کوشش کی وہ خود بیان فرماتے ہیں

اس حدیث نور کو تلاش کرنا میرا باقاعدہ مشغلہ بن گیا تھا اس کے ساتھ ساتھ میں بابرکت

دنوں، رحمت وقبولیت اور اللہ تعالی کے نیک بندوں کی موجودگی میں مسلسل دعائیں مانگتا رہا خصوصا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہہ اقدس پر حاضر ہو کر کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالی نے ہندوستان کے ایک نیک بندے اور ہمارے دینی بھائی ڈاکٹر محمد امین قادری حفظہ اللہ تعالی کے ذریعے مصنف عبدالرزاق کا یہ نادر ونایاب نسخہ اور خاص طور پر اس کی پہلی جلد اور دوسری جلد بطور تحفہ عطا فرمادی۔

مصنف عبدالرزاق پر تقدیم

ڈاکٹر عیسیٰ مانع سابق ڈائریکٹر محکمہ اوقاف دبئی نے اس مخطوط پر تحقیقی کام کر کے علوم حدیث میں کمال مہارت کا مظاہرہ کیا ہے

مصنف کے اس نسخہ پر تقریظات

مصر کے ایک بہت بڑے عالم حضرت محدث جلیل ڈاکٹر محمود سعید ممدوح مصری شافعی دامت برکاتہم العالیہ نے اس پر شاندار تقریظ لکھی

دوسری تقریظ

ڈاکٹر شیخ شہاب الدین فرفور الحسنی نے اس پر تقریظ لکھی

پاکستان میں اس پر کام حضور شرف ملت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمہ اللہ تعالی نے بہت محنت سے کیا اور اس کا اردو میں ترجمہ بھی کیا

السرور فی حدیث النور

عبدالرزاق عن معمر عن ابن المنکدر عن جابر

عبدالرزاق حضرت معمر سے وہ ابن المنکدر سے وہ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں

سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک

قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اول شئی خلقه

الله تعالی؟ فقال هو نور نبيك يا جابر خلقه الله

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب پہلے اللہ تعالی نے کس چیز کو پیدا فرمایا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے جابر وہ تیرے نبی کا نور ہے جسے اللہ تعالی نے سب پہلے پیدا کیا

ہر خیر اس میں رکھی

ثم خلق فيه كل خير وخلق بعده كل شئ،

پھر ہر طرح کی خیر اس میں رکھی پھر اس کے بعد اللہ تعالی نے ہر چیز کو پیدا فرمایا

بارہ ہزار سال مقام قرب میں رکھا

وحين خلقه اقامه قدامه من مقام القرب اثنى عشر الف سنة،

جس وقت اللہ تعالی نے اس کو پیدا کیا تو اسے اپنے سامنے مقام قرب میں بارہ ہزار سال میں رکھا

عرش کرسی اور عرش کے حاملین فرشتے اس سے پیدا کئے

ثم جعله اربعة اقسام فخلق العرش والكرسی من قسم وحملة العرش من قسم

پھر اللہ تعالی نے اسے چار قسمیں بنایا پھر ایک قسم سے عرش و کرسی اور ایک قسم سے عرش کے حاملین فرشتے پیدا کئے

بارہ ہزار سال مقام محبت میں رکھا

واقام القسم الرابع فی مقام الحب اثنى عشر الف

اللہ تعالی نے چوتھی قسم کو بارہ ہزار سال مقامِ محبت میں رکھا

لوح و قلم جنت کی تخلیق بھی نور سے

ثم جعله اربعة اقسام فخلق القلم من قسم واللوح من قسم والجنة من قسم

پھر اللہ تعالی نے اسے چار حصوں میں تقسیم کیا، ایک قسم سے قلم، ایک قسم سے لوح کو، ایک قسم جنت کو پیدا فرمایا

بارہ ہزار سال مقام خوف میں رکھا

واقام القسم الرابع فی مقام الخوف اثنى عشر الف سنة

پھر چوتھی قسم کو اللہ تعالی نے بارہ ہزار سال مقامِ خوف میں رکھا

سورج چاند فرشتے، ستارے نور سے پیدا ہوئے

جعله اربعة اجزاء فخلق الملائكة من جزء والشمس من جزء والقمر من جزء والكواكب من جزء

پھر اللہ تعالی نے اس کے چار حصے کئے ایک حصے سے فرشتوں کو، ایک حصے سے سورج کو، ایک حصے سے چاند کو پیدا کیا اور ایک حصے سے ستاروں کو پیدا کیا

اس نور کو بارہ ہزار سال مقام رجا میں رکھا

واقام الجزء الرابع فی مقام الرجاء اثنى عشر الف سنة

پھر اللہ تعالی نے اس نور کو بارہ ہزار سال مقام رجا میں رکھا

عقل و علم و حکمۃ کی تخلیق بھی نور سے

ثم جعله اربعة اجزاء فخلق العقل من جزء والعلم والحكمة والعصمة والتوفيق من جزء

پھر اللہ تعالی نے اسے چار حصے کیا ایک سے عقل کو ایک سے علم و حکمۃ اور عصمۃ

وتوفیق کو پیدا فرمایا

اس نور کو بارہ ہزار سال مقامِ حیا میں رکھا

واقام الجزء الرابع فی مقام الحیاء اثنی عشر الف سنة

اللہ تعالیٰ نے پھر اس چوتھے حصہ کو بارہ ہزار سال مقام حیا میں رکھا

نور کا پسینہ

ثم نظر اللہ عزوجل الیہ فترشح النور عرقا

پھر اللہ تعالیٰ نے اس نور مبارک کی طرف دیکھا تو اس نور مبارک کو پسینہ آگیا

ارواح انبیاء کی تخلیق نور مبارک سے

فقطر منہ مائة الف واربعة وعشرون واربعة آلاف قطرة
من نور فخلق اللہ من کل قطرة روح نبی او روح رسول

اس نور سے نور سے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے ٹپکے اللہ تعالیٰ نے ہر نور کے قطرے سے کسی نبی یا رسول کی روح مبارک کو پیدا فرمایا

ارواح انبیاء کے سانس سے اولیاء کی تخلیق

ثم تنفست ارواح الانبیاء فخلق اللہ من انفاسھم الاولیا
ءوالشھداء والسعداء والمطیعین الی یوم القیامہ

پھر ارواح انبیاء علیہم السلام نے سانس لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے اولیاء وشہداء ، نیک بخت اور اطاعت گزار لوگوں کو پیدا فرمایا

عرش وکرسی کروبیان کی تخلیق نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے

فالعرش والکرسی من نوری والکروبیون من نوری
والروحانیون والملائکة من نوری والجنة ومافیھا من
النعیم من نوری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرش وکرسی میرے نور سے بنے ہیں اور کروبیان میرے نور سے بنے ہیں اور اصحابِ روحانیت میرے نور سے پیدا ہوئے ہیں فرشتے میرے نور سے پیدا ہوئے اور جنت میرے نور سے اور جو کچھ جنت میں نعمتیں ہیں میرے نور سے پیدا ہوئی ہیں۔

آسمان کے سارے فرشتے سوج چاند ستارے نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے

وملائکة السموات السبع من نوری والشمس والقمر
والکواکب من نوری والعقل والتوفیق من نوری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتوں آسمان کے سارے فرشتے سوج چاند ستارے میرے نور مبارک سے پیدا ہوئے ہیں اور عقل وتوفیق میرے نور سے پیدا ہوئے ہیں

انبیاء رسل کی ارواح بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے

وارواح الرسل والانبیاء من نوری والشھداء .
والسعداء والصالحون من نتاج نوری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء اور رسل کی ارواح بھی میرے نور مبارک سے پیدا ہوئے ہیں اور شہدا اور نیک بخت لوگ اور صالحین بھی میرے نور مبارک سے پیدا ہوئے ہیں

بارہ ہزار نور کے حجاب پیدا کئے گئے

ثم خلق اللہ اثنی عشر الف حجاب فاقام اللہ نوری وھو
الجزء الرابع فی کل حجاب الف سنة

پھر اللہ تعالیٰ نے بارہ ہزار حجاب پیدا فرمائے پھر اللہ تعالیٰ نے میرے نور مبارک یعنی اس چوتھے حصے کو ہر حجاب میں ایک ایک ہزار سال رکھا

وہ مقامات کیا تھے؟

وھی مقامات العبودیة والسکینة والصبر والصدق والیقین

وہ عبودیۃ وسکینۃ اور صبر وصدق اور یقین کے مقامات تھے

نور مبارک کو ہر پردے۔۔۔۔۔

فغمس اللہ ذلک النور فی کل حجاب الف سنة

پھر اللہ تعالی نے اس نور مبارک ہر پردے میں ایک ایک ہزار سال تک غوتے دیئے

اس نور مبارک کی تابانیاں

فلما اخرج اللہ النور من الحجب رکبہ اللہ فی الارض فکان یضیئ منہا مابین المشرق والمغرب کالسراج فی اللیل المظلم

پھر اللہ تعالی نے نور مبارک کو پردوں سے نکالا تو اسے زمین پر اتارا، تو جس طرح اندھیری رات میں چراغ سے روشنی ہوتی ہے اسی طرح اس نور مبارک سے مشرق سے مغرب تک کی فضاء معطر ہوگئی۔

انتقال نور مبارک وتخلیق آدم علیہ السلام

ثم خلق اللہ آدم من الارض فرکب فیہ النور فی جبینہ ثم انتقل منہ الی شیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر اللہ تعالی نے زمین سے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو وہ نور مبارک ان کی پیشانی میں رکھ دیا پھر وہ نور مبارک ان سے حضرت شیث علیہ السلام کی طرف منتقل ہوا

سفر نور طاہر سے طیب کی طرف اور طیب سے طاہر کی طرف

وکان ینتقل من طاہر الی طیب ومن طیب الی طاہر الی ان اوصلہ اللہ صلب عبداللہ بن عبدالمطلب ومنہ الی رحم امی آمنة بنت وھب

وہ نور طاہر سے طیب کی طرف اور طیب سے طاہر کی طرف منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالی نے اسے عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پشت تک پہنچادیا اور وہاں سے میری والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی رحم مبارک کی طرف منتقل فرمایا

سید المرسلین بن کر آئے

ثم اخرجنی الی الدنیا فجعلنی سید المرسلین وخاتم النبیین ورحمة العالمین وقائد الغر المحجلین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر اللہ تعالی نے مجھے اس دینا میں جلوہ گر فرمایا اور مجھے رسولوں کا سردار بنایا اور انبیاء کرام کا خاتم بنایا تمام جہانوں کے لئے رحمت بنایا اور روشن اعضاء وضو والوں کا قائد بنایا

اے جابر

وھکذا ابدء خلق نبیک یا جابر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے جابر اس طرح تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتداء تھی

الجزء المفقود من المصنف کتاب الایمان باب فی تخلیق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ص ۶۳ تا ۶۶
الامام الحافظ الکبیر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی الیمنی مطبوعہ موسسة الشرف لاہور پاکستان

السرور فی تخلیق النور

اللہ تعالیٰ نے شجرۃ الیقین کو پیدا فرمایا

عبدالرزاق عن معمر عن الزھری عن السائب بن یزید قال ان اللہ تعالیٰ خلق الشجرۃ ولھا اربعۃ اغصان فسماھا شجرۃ الیقین

امام عبدالرزاق حضرت معمر سے وہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک درخت پیدا فرمایا اس کی چار ٹہنیوں کو پیدا کیا پھر اس کا نام یقین کا درخت رکھا

نورِ مبارک حجاب میں

ثم خلق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی حجاب من درۃ بیضاء مثلہ کمثل الطائوس ووضعہ تلک الشجرۃ

پھر اللہ تعالیٰ نے نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید موتی کے پردے میں پیدا کیا جس کی مثال طاؤس کی سی تھی

اس قندیل کو اللہ تعالیٰ نے اس درخت پر رکھا

نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح

فسبح علیھا مقدار سبعین الف سنۃ

پھر نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت پر ستر ہزار سال اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھی

حسنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ثم خلق مرآۃ الحیاء ووضعھا باستقبالہ فلمانظر الطائوس فیھا رای صورتہ احسن صورۃ وازین ھیئۃ

فاستحی من اللہ فسجد خمس مرات

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک حیا کا آئینہ پیدا کیا اور اس نور مبارک کے سامنے رکھا جب نور مبارک نے اس آئینہ میں دیکھا تو اسے اپنی انتہائی حسین وجمیل صورت نظر آئی تو اس نورِ مبارک نے اللہ تعالیٰ سے شرما کر پانچ بار سجدہ کیا

وہ پانچ سجدے پانچ نمازیں

فصارت علینا تلک السجدات فرضا مؤقتا فامر اللہ تعالیٰ بخمس صلوات علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامتہ

پھر وہ پانچ سجدے ہم پر پانچ نمازوں کی صورت میں فرض ہوگئے پس اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کو پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دے دیا

فرشتے کیسے پیدا ہوئے؟

واللہ تعالیٰ نظر الی ذلک النور فعرق حیاء من اللہ تعالیٰ فمن عرق راسہ خلق اللہ الملائکۃ

اللہ تعالیٰ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کی طرف دیکھا تو اس نور مبارک کو پسینہ آگیا اللہ تعالیٰ سے حیا کی وجہ سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے پسینے سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا فرمایا

چہرہ مبارک کے پسینے سے عرش وکرسی قلم

ومن عرق وجھہ خلق العرش والکرسی والقلم والشمس والقمر والحجاب والکواکب وما کان فی السماء

اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کے چہرہ مبارک سے پسینہ آیا اس سے اللہ تعالیٰ نے عرش وکرسی قلم، حجابات وستارے پیدا کئے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے پیدا کیا

سینہ مبارک کے پسینے سے انبیاء کی تخلیق

ومن عرق صدره خلق الانبياء والرسل والعلما والشهداء و الصالحين

اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے پسینہ آیا اس سے اللہ تعالی نے انبیاء، رسول، شہداء اور صالحین کو پیدا فرمایا

ابروؤں کا پسینہ مبارک اور مومنین کی تخلیق

ومن عرق حاجبيه خلق امة من المومنين والمومنات والمسلمين والمسلمات

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابروؤں کے پسینے سے اللہ تعالی نے مومن مردوں کو اور عورتوں کو اور مسلمان مردوں اور عورتوں کو پیدا فرمایا

کان مبارک کے پسینے سے کون لوگ پیدا ہوئے ؟

ومن عرق اذنيه خلق ارواح اليهود والنصارى والمجوس وما اشبه ذلك

کان مبارک کے پسینے سے اللہ تعالی نے یہودی عیسائی اور مجوسی لوگوں کو اور ان جیسے لوگوں کو پیدا کیا

مشرق و مغرب کی تخلیق

ومن عرق رجليه خلق الارض من المشرق وما فيها

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے پسینے سے اللہ تعالی نے مشرق اور جو کچھ اس میں ہے کو پیدا فرمایا

حق چار یار

ثم امر الله نور محمد صلى الله عليه وسلم انظر الى امامك فنظر نور محمد صلى الله عليه وسلم فراى من امامه نورا وعن وراءه نورا وعن يمينه نورا وعن يساره نورا وهو ابوبكر و عمر و عثمان و على رضى الله عنهم اجمعين

پھر اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کو حکم دیا کہ آگے کی طرف دیکھئے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک نے آگے کی طرف دیکھا تو آگے نور دکھائی دیا اور پیچھے بھی نور دکھائی دیا اور دائیں بھی نور دکھائی دیا اور بائیں بھی نور دکھائی دیا وہ نور مبارک حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کا تھا

نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح

ثم سبح سبعين الف سنة ثم خلق نور الانبياء من نور محمد صلى الله عليه وسلم

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک نے ستر ہزار سال اللہ تعالی کی تسبیح بیان کی پھر اللہ تعالی نے انبیاء علیہم السلام کے انوار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے پیدا فرمایا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ

ثم نظر الى النور فخلق ارواحهم فقالوا لا اله الا الله محمد رسول الله

پھر اللہ تعالی نے اس نور مبارک کی طرف دیکھا تو ان کی روحوں کو پیدا فرمایا تو انہوں نے پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ایک قندیل پیدا کی

فخلق قندیلا من العقیق لاحمر یری من ظاھرہ من باطنہ.

پھر اللہ تعالی نے ایک قندیل پیدا فرمائی سرخ عقیق کی جس کے باطن سے اس کا ظاہر نظر آتا تھا

اس صورت نوں میں جان آکھاں

ثم خلق صورتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کصورتہ فی الدنیا ثم وضع فی ھذہ القندیل قیامہ کقیامہ فی الصلوۃ

پھر اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا کی سی صورت پیدا کی پھر اس کو اس قندیل میں نماز جیسے قیام کی حالت میں رکھا

نور مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف

ثم طافت الارواح حول نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم فسبحوا وھللوا مقدار مائۃ الف سنۃ

پھر روحوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کا ایک لاکھ سال طواف کیا تسبیح وتہلیل پڑھتے ہوئے

نور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا حکم

ثم امر لینظروا الیھا کلھم فینظرون الیھا کلھم

پھر اللہ تعالی نے ان سب روحوں کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مقدسہ کی زیارت کریں

بادشاہ کیسے بنے؟

فمنھم من رای راسہ فصار خلیفۃ وسلطانا بین الخلائق

جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کی زیارت کی وہ خلیفہ و بادشاہ بن گئے

عدل کرنے والے کیسے بنے؟

ومنھم رای وجھہ فصار امیرا عادلا.

جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی زیارت کی وہ عدل کرنے والے بن گئے

حافظ قرآن کیسے بنے؟

ومنھم من رای عینیہ فصار حافظا لکلام اللہ تعالی

اور جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھیں دیکھیں وہ قرآن پاک کے حافظ بن گئے

نیک بخت لوگ کیسے بنے؟

ومنھم من رای حاجبیہ فصار مقبلا،

اور جن لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ابرو دیکھے تو وہ نیک بخت بن گئے

عقل والے کیسے بنے؟

ومنھم من رای خدیہ فصار محسنا وعاقلا

اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک دیکھے وہ احسان کرنے والے اور عقل والے بن گئے

حکیم وعطار کیسے بنے؟

ومنھم من رای انفہ فصار حکیما وعطارا

اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک مبارک دیکھی وہ حکیم طبیب وعطار بن گئے

وزیر کیسے بنے؟

ومنھم من رای شفتیه فصار احسن الوجه ووزیرا

اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹ مبارک دیکھے وہ خوب صورت چہرے والے وزیر بن گئے

روزہ دار کیسے بنے ؟

ومنھم من رای فمه فصار صائما

اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ مبارک دیکھا وہ روزہ دار بن گئے

خوبصورت لوگ کیسے بنے؟

ومنھم من رای سنه فصار احسن الوجه من الرجال والنساء

اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک دیکھے تو وہ خوبصورت چہرے والے مرد وخواتین بن گئے

سفیر کیسے بنے؟

ومنھم من رای لسانه فسار رسولا بین السلاطین

اور جن لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک دیکھی وہ بادشاہوں کے سفیر بن گئے

واعظ وموذن کیسے بنے؟

ومنھم من رای حلقه فصار واعظا وموذنا وناصحا

اور جن لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلق مبارک دیکھا وہ وعظ کرنے والے اور موذن بن گئے اور لوگوں کو نصحت کرنے والے بن گئے

مجاہد کیسے بنے؟

ومنھم من رای لحیته فصار مجاهدا فی سبیل الله

اور جن لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک دیکھی وہ اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنے والا بن گیا

تاجر کیسے بنے؟

ومنھم من رای عنقه فصار تاجرا

اور جن لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت گردن مبارک دیکھی تو تاجر بن گئے

نیزے باز وشمشیر زن کیسے بنے؟

ومنھم من رای عضدیه فصار رماحا وسیافا

اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں بازو دیکھے وہ نیزہ باز وشمشیر زن بن گئے

حجام کیسے بنے؟

ومنھم من رای عضده الیمنی فصار حجاما

اور جن لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دائیاں بازو دیکھا تو وہ حجام بن گئے

جلاد کیسے بنے؟

ومنھم من رای عضده الیسری فصار جلادا وجاهدا

جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بائیاں بازو دیکھا وہ مجاہد وجلاد بن گئے

صراف کیسے بنے؟

ومنهم من رای کفه الیمنی فصار صرافا وطرازا.

اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں ہتھیلی دیکھی وہ صراف ونقش ونگار کرنے والے بن گئے

ناپ تول کرنے والے کیسے بنے؟

ومنهم من رای کفه الیسری فصار کیالا.

اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں ہتھیلی دیکھی وہ غلہ کی ناپ تول کرنے والے بن گئے

سخی ودانا کیسے بنے؟

ومنهم من رای یدیه فصار سخیا و کیاسا.

اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک دیکھے تو وہ سخی ودانا بن گئے۔

رنگساز کیسے بنے؟

ومنهم من رای ظهر کفه الیمنی فصار صباغا

اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں ہاتھ مبارک کی ہتھیلی دیکھی وہ رنگساز بن گئے

لکڑہارے کیسے بنے؟

ومنهم من رای ظهر کفه الیسری فصار حاطبا

اور جن لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں ہتھیلی مبارک دیکھی وہ لکڑ ہارے بن گئے

کاتب کیسے بنے؟

ومنهم من رای انامله فصار کاتبا

اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں کے پورے دیکھے وہ کاتب بن گئے

درزی کیسے بنے؟

ومنهم من رای ظهور اصابعه الیمنی فصار خیاطا

اور جن لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں ہاتھ کی پشت دیکھی وہ درزی بن گئے

لوہار کیسے بنے؟

ومنهم من رای ظهور اصابعه الیسری فصار حدادا

اور جن لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں ہاتھ کی پشت دیکھی تو وہ لوہار بن گئے

عالم ومجتہد کیسے بنے؟

ومنهم من رای صدره فصار عالما وشکورا ومجتهدا

اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک دیکھا وہ عالم وشکر گزار ومجتہد بن گئے

خادم شریعت کیسے بنے؟

ومنهم من رای ظهره فصار متواضعا ومضیعا بامر الشرع

اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک دیکھی وہ عاجزی گزار اور امر شریعۃ کو روشن کرنے والے بن گئے

غازی کیسے بنے؟

ومنهم من رای جبینه فصار غازیا،

اورجن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک دیکھی وہ اللہ تعالی کی راہ جہاد کرنے والے بن گئے

دُنیا سے دوررہنے والے کیسے بنے؟

ومنهم من رای بطنه فصار قانعا وزاهدا،

اورجن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک پیٹ کو دیکھا وہ قناعت کرنے والے اوردنیا سے دوررہنے والے بن گئے

نمازی کیسے بنے؟

ومنهم من رای رکبتیه فصار ساجدا وراکعا،

اورجن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک گھٹنوں کو دیکھا وہ نمازی رکوع وسجدہ کرنے والے بن گئے

شکاری کیسے بنے؟

ومنهم من رای رجلیه فصار صیادا،

اورجن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک پاؤں کو دیکھا وہ شکاری بن گئے

پیدل چلنے والے کیسے بنے؟

ومنهم من رای تحت قدمیه فصار ماشیا،

اورجن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک تلوے دیکھے تو وہ پیدل چلنے والے بن گئے

گانے بجانے والے کیسے بنے؟

ومنهم من رای ظله فصار مغنیا ،وصاحب الطنبور،

اورجن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ مبارک کو دیکھا وہ گانے بجانے والے طنبورے والے بن گئے

اورجن بدبختوں نے نہ دیکھا

ومنهم من لم ینظر فصار مدعیا بربوبیة کالفراعنة وغیرها من الکفار

اورجن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نہیں دیکھا وہ خدائی کا دعوی کرنے والے بن گئے جیسے فرعون وغیرہ اوران کے علاوہ کافر بن گئے

جن بدبختوں کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھا

ومنهم من نظر الیه ولم یره فصار یهودیا ونصرانیا وغیرهم من الکفار

اورجن لوگوں نے تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نہیں دیکھا وہ یہودی وعیسائی اوردوسرے کافر بن گئے

الجزء المفقود من المصنف کتاب الایمان باب فی تخلیق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ص ۵۱ تا ۵۵ الامام الحافظ الکبیر عبدالرزاق بن همام الصنعانی الیمنی مطبوعہ موسسۃ الشرف لاہور پاکستان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کے متعلق

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات شریفہ

انارۃ الدور بمنحۃ النور

مولانا حافظ ضیاء احمد القادری الرضوی

مکتبہ طلع البدر علینا

مختصر تعارف سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ

اسم گرامی: عبدالعزیز

والد گرامی: مسعود بن احمد

آپ کی ولادت سے پہلے آمد کا چرچا

والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں میرے ماموں شیخ فشتالی اکثر یہ پیشین گوئی کیا کرتے تھے کہ تمھارے ہاں ایک بچہ پیدا ہوگا اس کا نام عبدالعزیز رکھنا وہ بہت بڑا ولی ہوگا ایک دن فرمایا کہ خواب میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ نے بشارت دی عنقریب تمھاری بھانجی کے گھر ایک بہت بڑا ولی ہوگا تو میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے باپ کا نام کیا ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا کہ مسعود دباغ یہی وجہ ہے کہ شیخ فشتالی نے اپنی بھانجی کا نکاح حضرت مسعود دباغ کے ساتھ کردیا

کاش کہ وہ میری زندگی میں پیدا ہو؟

شیخ فشتالی رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش تھی کہ سیدی عبدالعزیز ان کی حیات میں پیدا ہوں لیکن ۱۰۹۰ ھجری میں وباء پھیلی اسی وباء میں آپ کا وصال ہوگیا جب شیخ فشتالی کو یہ محسوس ہوا کہ اب میرا انتقال ہوجائے گا تو انہوں نے سیدی عبدالعزیز کی والدین کو بلایا جب وہ آئے تو ان کو فرمایا یہ امانت جو کپڑے اور جوتے پر مشتمل تھی عطا فرمائی میرے والدہ نے لیکر رکھ لی لیکن ان کے ہاں ایک بچی کی ولادت ہوئی پھر کچھ عرصے بعد میں پیدا ہوا جب میں بالغ ہوا تو رمضان المبارک کے مہینے میں میری والدہ کو وہ امانت یاد آگئی وہ مجھے عطا کردی یہ واقعہ ۱۱۰۹ ھجری کا ہے

تاریخ ولادت

آپ کی تاریخ ولادت کے بارے میں کسی نے بھی نہیں لکھا ہاں اتنا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ فشتالی کے وصال کے بعد ان کی ایک بہن پیدا ہوئیں اور پھر ان کی ولادت ہوئی شیخ

فشتالی کا وصال تو ۱۰۹۰ میں ہوا اس حساب سے ۱۰۹۱ یا پھر ۱۰۹۲ میں آپ کی ولادت ہوئی

شیخ کامل کی تلاش

فرماتے ہیں شیخ فشتالی کی امانت جب میں نے پہنچی تو اس کے نتیجے میں مجھے انوار و برکات حاصل ہوئے تو اللہ تعالی نے میرے دل میں یہ القاء فرمایا کہ میں خالص بندگی اختیار کروں تو میں نے شیخ کامل کی تلاش شروع کر دی جب بھی مجھے پتہ چلتا کہ لوگ فلاں کو ولی جانتے ہیں میں ان کے ہاں چلا جاتا اس کے تلقین کردہ وظائف پڑھتا لیکن ہر بار ایسا ہوا کہ کچھ مدت بعد مجھے گھٹن محسوس ہونا شروع ہو جاتی اور معرفت میں کوئی اضافہ نہ ہوتا تو میں اسے چھوڑ کر دوسرے کے پاس چلا جاتا اسے اپنا استاد بنا لیتا وہاں بھی یہی کچھ ہوتا مختصر یہ کہ ۱۱۰۹ سے لیکر ۱۱۲۱ تک میں یوں ہی حیران و پریشان رہا پھر اللہ تعالی نے میرا دامن گوہر مراد سے بھر دیا

قصیدہ بردہ شریف کی برکت سے شیخ کامل کو حصول

آپ فرماتے ہیں کہ جمعرات کی رات مشہور بزرگ حضرت علی بن حرزہم کی مزار پر جا کر قصیدہ بردہ شریف مکمل پڑھا کرتا وہیں پر آپ کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی تو اللہ تعالی نے کرم کر دیا

حضرت خضر علیہ السلام کا وظیفہ

سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں سوچ رہا تھا کہ آپ بھی مجھے وہی وظیفہ دیں گے مشائخ کی تلقین سے جو پڑھتا رہا لیکن حضرت خضر علیہ السلام نے مجھے یہ وظیفہ سات ہزار بار پڑھنے کا حکم دیا

اللھم یاربِّ بجاہِ سیّدِنا محمدِ بنِ عبدِ اللہِ اِجمع بینِی وبینَ سیّدِنا محمدِ بنِ عبدِ اللہِ فِی الدُّنیا قبلَ الآخِرۃِ

ترجمہ: اے اللہ اے میرے رب تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمۃ

وشان کے وسیلے سے آخرت سے پہلے ہی دنیا میں ملا دے

تعلیمات

تعلیمات بیان کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ آج کل صرف کرامات بیان کرنے پر زور ہے جس کی وجہ سے لوگوں کی اصلاح ہوتی نظر نہیں آرہی کیونکہ پیروی تو تعلیمات کی ہوتی ہے نہ کہ کرامات کی، کرامات تو ایمان کی تازگی کا باعث بنتی ہیں اس لئے ہر شخص کو لازم ہے کہ وہ اولیاء اللہ کی تعلیمات کو سنے اور ان پر عمل کی کوشش کرے

اللہ تعالی سے لاتعلقی

سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگوں کے اندر اللہ تعالی سے لاتعلقی کس قدر بڑھ چکی ہے اور ان کے وجود ظلمات سے گھرے ہوئے ہیں اس کا اندازہ تم اس بات سے کر سکتے ہو ایک شخص ۲۰ موزونے لے کر اپنے گھر سے نکلتا ہے اور کسی اللہ والے کی درگاہ پر ڈال آتا ہے تاکہ اس کا ذاتی مقصد حاصل ہو جائے راستے میں اس کو کئی محتاج ملتے ہیں جو اس سے اللہ تعالی کا نام لیکر سوال کرتے ہیں لیکن وہ ان فقیروں کو کچھ نہیں دیتا مگر مزار پر جا کر ساری رقم ڈال آتا ہے یہ نہایت مذموم حرکت ہے کیونکہ اس کی نیت خالصا اللہ تعالی کے لئے ہوتی تو راستے میں جتنے فقیر ملے تھے ان کو کچھ نہ کچھ ضرور دیتا اسلئے اس کی نیت اللہ تعالی کی خوشنودی کے حصول کی نہ تھی لیکن اس کا عمل ذاتی فائدے کے حصول کے لئے تھا اس لئے اس نے خاص مقام کو مخصوص کیا وہ اپنی کم علمی کے سبب یہ سمجھتا تھا اگر راستے میں فقیروں کو دے دیئے تو میرا کام نہیں ہوگا۔

الابریز ص ۳۴۶

{ یہی حال ہمارے ہاں ہے پاس جتنے غریب لوگ ہوں گے ان کو مانگنے پر بھی کچھ نہیں دیتے ہم نے فلاں مزار پر لے جانی ہے حالانکہ بہار شریعت وفتاوی رضویہ میں اور فتاوی شامی میں یہ بڑی صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ اگر کسی نے یہ منت مانی کہ اللہ تعالی

میرا فلاں کام کردے تو میں فلاں اللہ کے ولی کے مزار کے پاس جو فقراء رہتے ہیں ان کو کھانا کھلاؤں گا اب یہ ضروری نہیں کہ اسی جگہ لے جاؤ گے تو منت پوری ہوگی بلکہ آپ اپنے پاس کے فقراء ہیں ان کو کھلا دو آپ کی منت پوری ہوجائے گی مگر لوگوں کے نظریات ایسے ایسے بن چکے ہیں اللہ کی پناہ اور یہ آجکل جتنا چندہ مزارات پر جاتا ہے کیا کسی کو علم ہے کہاں جاتا ہے؟ اتنا پیسہ اگر مدارس پر خرچ کیا جائے تو اتنا علماء پیدا ہوں اگر انہیں پیسوں سے ہم دینی کتب چھاپیں تو کتنا کام ہوسکتا ہے؟ اگر یہی پیسہ علماء کو دیں وہ کتنا دینی کام کر سکتے ہیں؟ یہ سارے کا سارا پیسہ حکومت کے قبضے میں جاتا ہے عوام گھر بیٹھ کر ان کو گالیاں دیتی ہے پھر اپنا سارا پیسہ اٹھا کر ان کو دے آتی ہے اس سے ان لوگوں کو بھی تنخواہیں جاتی ہیں جن کے نزدیک بزرگوں کے ایصال ثواب کا لنگر حرام ہے ، خدا کے لئے ہوش کے ناخن لیں اپنا پیسہ ضائع ہونے بچائیں}

اللہ تعالیٰ سے دوری کے اسباب

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دوری کے ۱۳۶۶ اسباب ہیں

امام احمد بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی حضور کچھ بیان فرمادیں تو آپ نے فرمایا

{۱} اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے بجائے اپنے ذاتی مفاد کے لئے اولیاء اللہ کی بارگاہ میں نذرانہ پیش کرنا یہ کام بندے کو اللہ تعالیٰ سے دور کردیتا ہے

{۲} اپنے ذاتی مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کا وسیلہ پیش کرنا مثلا یہ کہنا یا حضرت اللہ کے واسطے میرا یہ کام کردیں

یہ بھی اللہ تعالیٰ سے دوری کا سبب ہے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بزرگ کے وسیلے سے دعا کرنی چاہئیے تھی

{۳} فرائض کے واجب الاداء ہونے کے باوجود صرف اولیاء اللہ کی زیارت کو کافی سمجھ لینا مثال کے طور پر کسی بندے پر نمازیں ادا کرنی باقی ہیں جو اس نے ادا نہیں کیں ان کی قضاء لازم ہے جو اللہ تعالیٰ کا حق ہے جو اس کے ذمہ لازم ہے اس نے ادا کرنا ہے اور جس کی بدولت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہونی ہے اس کو چھوڑ کر وہ اللہ والے کے مزار شریف پر چلا جاتا ہے جو اس کی ذات میں ظلمت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دوری کا سبب ہے { یہی آجکل ہورہا ہے مزارات پر حاضری ضروری ہے مگر نہیں ضروری تو نماز ضروری نہیں پاکپتن شریف جا کر دیکھیں تو آپ کو اندازہ ہوگا نماز کے وقت میں نماز ترک کر کے جنتی دروازہ گزر کر جنتی بننے کی خواہش میں کھڑے ہوتے ہیں مزارات پر چلے جائیں عین نماز کے وقت ادھر جماعت قائم ہے مگر وہ لوگ مزار کے ساتھ چمٹے کھڑے ہوتے ہیں کیا اسطرح اللہ تعالیٰ راضی ہوجائے گا پیارے بھائی اس طرح تو وہ اللہ تعالیٰ کا ولی راضی نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ کس طرح راضی ہوگا؟ ایک پیر صاحب کے بارے کسی نے بتایا کہ وہ بڑے اللہ والے ہیں ہم کئی بار گئے تو ان کی خدمت میں دو بھائی رہتے تھے وہ نماز نہیں پڑھتے تھے جب ہم نے ان کو نماز کا کہا تو جواب یہ آیا کہ ہم تو یار کی نماز میں رہتے ہیں ہر وقت تم تو صرف پانچ پڑھتے ہو اب آپ بتائیں یہ گمراہی کہاں سے آئی؟}

{۴} کسی شخص کا عبادت اس لئے کرنا کہ میرا فلاں کام ہوجائے یہ خرابی بہت لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے دور کئے ہوئے ہے مگر لوگوں کو علم نہیں کیونکہ اس کا مقصد کام کا پورا ہونا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہیں

{ یہی وجہ ہے لوگ آجکل اللہ اللہ بھی کرتے ہیں تو اپنے ذاتی مفاد کے لئے اللہ اللہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے نہیں کرتے جب امتحان ہونے کو ہوتا ہے تو لڑکے نماز پڑھنا شرع کردیتے ہیں رزلٹ آنے تک جیسے ہی رزلٹ آیا نماز کی چھٹی اگر کوئی فیل ہوجائے تو کہتے ہیں کہ نمازیں پڑھنے کا بھی فائدہ نہیں ہوا آپ خود اندازہ

لگائیں ہماری نمازیں کس کام کی ہیں؟}

{۵} گناہ کو گناہ جانتے ہوئے اس کو ترک نہ کرنا قیامت کے دن جن لوگوں کو شدید ترین عذاب ہوگا یہ لوگ بھی ان میں شامل ہوں گے یہ عمل بھی اللہ تعالی سے دوری کا سبب ہے

الابریز ص ۳۴۷

{۶} خلفاء اربعہ کے درمیان تفریق کرنا بھی اللہ تعالی سے دور کردیتا ہے تفریق کا مطلب یہ ہے ان چاروں حضرات میں سے کسی ایک کے ساتھ محبت رکھنا اور دوسروں کے ساتھ بغض رکھنا یہ اللہ تعالی سے دوری کا سبب ہے کیونکہ ان چاروں میں ہر ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی نہ کسی خوبی کا وارث ہے تو اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی وارث کے ساتھ بغض رکھنا تو بلا اسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغض رکھنا ہے جو اللہ تعالی کی بارگاہ سے دوری کا سبب ہے

الابریز ص ۳۵۰

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کون سی خوبی کے وارث ہیں؟

سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی پر ایمان لانے کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خاص کیفیت تھی جو اگر روئے زمین پر بسنے والے تمام لوگ خواہ صحابہ کرام ہی کیوں نہ ہوں تقسیم کردی جاتی تو سب ہلاک ہوجاتے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی طاقت کے مطابق اس میں سے تھوڑی سی کیفیت عطا کی گئی اس کے باوجود پوری امت میں کوئی ایسا بندہ نہیں جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جو کیفیت دی گئی اس میں سے یا اس کی قریبی کیفیت کو برداشت کرسکے اور اس میں تمام صحابہ اور جملہ غوث وقطب نیز وہ لوگ بھی شامل ہیں جن کو فتح کبیر حاصل ہوئی ہے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کس خوبی کے وارث ہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی خیر خواہی، شفقت ان کے لئے ایثار، عسکری امور کی نگرانی اور عام فلاح بہبود کے کاموں کی نگرانی یہ کیفیت عطا کی گئی یہ در حقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبی ہے جس میں سے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ان کی طاقت کے مطابق حصہ ملا ہے

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کس خوبی کے وارث ہیں؟

آپ کو مہربانی، صلہ رحمی، اور شفقت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے تھیں کا حصہ ملا

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کو کس خوبی سے حصہ ملا؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے شجاعت و بہادری میں حصہ ملا

الابریز ص ۳۵۱

والدین کی نافرمانی کے چار نقصانات

{۱} دنیا اس سے دور ہوجاتی ہے یہاں تک کہ لوگ اس سے اس طرح نفرت کرتے ہیں جس طرح بندہ مومن جہنم سے کرتا ہے

{۲} ایسا شخص اگر لوگوں میں بیٹھ کر گفتگو کرتا ہے تو اللہ تعالی سامعین کی توجہ اس سے ہٹا دیتا ہے اور اس کی گفتگو سے نور و برکت نکال دیتا ہے اور لوگ اس شخص کی گفتگو سن کر اس کو ناپسند کرنے لگتے ہیں

{۳} دیوان الصالحین کے اراکین ایسے شخص کی طرف مہربانی اور شفقت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے یہاں تک کہ اس کو مصیبت میں مبتلاء دیکھ کر بھی اس پر ترس نہیں کھاتے {دیوان

الصالحین یہ اولیاء اللہ کی ایک خاص نشست گاہ ہے جہاں وہ جماعت بیٹھتی ہے}

{۴} ایسے شخص کا نور ایمان دن بدن کم ہوتا چلا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ جس کو تباہ کرنا چاہے اس کے ایمان کا نور مکمل ختم کر دیتا ہے اور ایسے شخص کی موت کفر پر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہم کو اس آفت سے بچائے البتہ جس کو اللہ تعالیٰ مکمل تباہ نہ کرنا چاہے تو ناقص ایمان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے

الابریز ص ۳۵۰

ایمان میں اضافے کے چھ اسباب

{۱} قبروں کی زیارت کرنا

{۲} صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے صدقہ کرنا

{۳} جھوٹی قسم کھانے سے بچنا

{۴} جن اعضاء کے پردے کا حکم دیا گیا ان کو دیکھنے سے بچنا

{۵} لوگوں کے گناہوں سے پردہ پوشی کرنا

{۶} علماء کرام کی تعظیم کرنا اس کے سبب اللہ تعالیٰ ایمان میں اضافہ فرما دیتا ہے

علماء کو کندھوں پر اٹھائیں

سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو علماء کی شان کا علم ہو جائے تو یہ ان کو کندھوں پر اٹھائے رکھیں اور ہر علاقہ کے لوگ باریاں مقرر کریں ان کو اٹھانے کے لئے ان کے قدم بھی زمین پر نہ لگنے دیں

الابریز ص ۳۵۲

حدیث صحیح و موضوع کا علم

ایک دیوبندی عالم علامہ احمد رضا جو کہ شاگرد ہیں علامہ انور شاہ کشمیری کے یہ کتاب انوار الباری علامہ کشمیری کی بخاری کی تقریروں کو جمع کیا گیا ہے اس میں علامہ کشمیری

کا قول نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں

سیدی عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ باوجود اس کے کہ آپ امی تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا روشن دماغ عطا کیا ہوا تھا وہ عام احادیث اور احادیث قدسیہ میں فرق کر لیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ان دونوں احادیث کے انوار الگ الگ ہوتے ہیں اور فرماتے کہ موضوع حدیث میں نور نہیں ہوتا

انوار الباری جلد ا ص ۳۸

لوگ امتحان لیتے

بعض لوگ آپ کے پاس آتے موضوع حدیث کا کچھ حصہ صحیح حدیث میں ملا کر پوچھتے تھے تو آپ فرماتے کہ یہ حصہ صحیح ہے اور یہ حصہ صحیح نہیں جب آپ سے پوچھا جاتا تو فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں نور ہوتا ہے اور اس کلام میں نور نہیں اس لئے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے

انوار الباری جلد ا ص ۳۸

براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے

جب بھی کوئی مشکل مسئلہ قرآن کا یا حدیث شریف کا پیش آتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک سے رجوع کر کے عرض کرتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شافی جواب عطا فرماتے تھے

انوار الباری جلد ا ص ۳۸

کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کا علم نہیں ہے؟

سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کا علم تھا اگر تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیوں فرمایا کہ اس کو مختلف راتوں میں تلاش کرو۔

یہ سن کر سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ کو جلال آ گیا آپ نے سخت ناراضگی کے عالم میں فرمایا کہ سبحان اللہ اگر لیلۃ القدر میرے فوت ہونے کے بعد آئے میری لاش پھول چکی ہو تب بھی مجھے لیلۃ القدر کا علم ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا علم مخفی رہ سکتا ہے؟

الابریز ص ۳۳۴

انارۃ الدور بمنحۃ النور

ہر چیز کا تعلق نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے

حضرت احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ مبارک اچانک روٹی کی حقیقت کی طرف مبذول ہوئی تو ان کو نور کا ایک ڈورا نظر آیا جب انہوں نے اس نور کا تعاقب کیا تو یہ نور اس نور کے ڈورے سے ملا ہوا تھا جس کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کے ساتھ تھا پھر انہوں نے دیکھا کہ نور کے اس ڈورے کی بہت سی شاخیں ہیں اور ہر شاخ کا اختتام کسی نہ کسی نعمت پر ہوتا ہے

الابریز ص ۲۷۲

ایمان کا تعلق نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک بار ایک بدبخت نے یہ کہہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایمان کی طرف رہنمائی کی ہے لیکن ایمان کا نور مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اللہ تعالی سے ملا ہے تو ایک بزرگ نے فرمایا اگر تم کو یہ منظور ہو تو میں تیرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کے درمیان جو تعلق ہے اس کو ختم کردوں اور صرف اس ھدایت کو رہنے دوں جس کا تم نے ذکر کیا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں اس نے ابھی کہا ہی تھا کہ فوراً اٹھا اور جا کر صلیب کو سجدہ کر دیا اللہ تعالی اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا اور فوراً کفر کی حالت میں مر گیا

الابریز ص ۲۷۲

انبیاء کرام علیہم السلام کو نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم عطا کیا گیا

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انبیاء کرام علیہم السلام کو نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیراب کیا گیا

جب حضرت عیسی علیہ السلام کو نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیراب کیا گیا تو انہیں مقامِ غربت نصیب ہوا جس کا مالک کسی مقام پر ٹھہرنے کی بجائے ہر وقت سیاحت میں مصروف رہتا ہے

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سیراب کیا گیا تو آپ کو کامل مشاہدے کے ہمراہ رحمت و تواضع کا مقام حاصل ہوا یہی وجہ ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کسی سے مخاطب ہوتے ہیں تو لہجے میں نرمی ہوتی ہے اور انداز انکساری والا ہوتا ہے ایسے لگتا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام اس کے سامنے تواضع کا اظہار کر رہے ہوں لیکن آپ حقیقت میں اپنے مشاہدہ کی وجہ سے ہر وقت اللہ تعالی کی بارگاہ میں متواضع رہتے ہیں

حضرت موسی علیہ السلام کو جب نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیراب کیا گیا تو ان کو مقام مشاہدہ پر فائز کیا گیا جہاں آپ اللہ تعالی کی تمام ترنعمتوں، مہربانیوں جن کی کوئی حد نہیں ہے کے ہمراہ مشاہدہ حق میں مشغول رہتے ہیں

الابریز ص ۵۱۹

انبیاء کو فیض نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہے

سیدی دباغ فرماتے ہیں حضرت ذکریا علیہ السلام کو جو عظمت حاصل ہے وہ سب نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض کے حصول کے باعث ہے

اسی طرح سورۃ مریم میں جن انبیاء علیہم السلام کا ذکر مبارک ہے مثلاً حضرت یحیی علیہ

السلام ،حضرت ابراہیم علیہ السلام ،سیدہ مریم ،حضرت اسماعیل علیہ السلام ،حضرت موسیٰ علیہ السلام ،حضرت ہارون علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام ،حضرت نوح علیہ السلام ، بلکہ ہر نبی کو جو بھی مرتبہ حاصل ہے وہ سب نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ہے

الابریز ص ۲۷۲

درود پڑھنے کی وجہ سے جنت کیوں وسیع ہوتی ہے؟

امام احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ سے میں نے سوال کیا درود شریف پڑھنے کی وجہ سے جنت میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے حالانکہ دوسرے اذکار پڑھنے سے ایسا نہیں ہوتا اسکی کیا وجہ ہے؟

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت کی اصل نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس لئے کہ ہر چیز اپنی اصل کی مشتاق ہوتی ہے اور جنت بھی اسی طرح نور مبارک کی مشتاق ہے جیسے کوئی بچہ اپنے والد کا مشتاق ہوتا ہے اس لئے جنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک سن کر اسکی طرف لپکتی ہے کیونکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی فیض حاصل کرتی ہے پھر سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ اس کو ایک مثال سے سمجھایا اگر کسی جانور کی خوراک گھاس ہو اور وہ سخت بھوکا ہو تو جیسے ہی اس کے سامنے آپ گھاس لائیں گے وہ اس کی طرف لپکے گا اگر آپ گھاس پیچھے کریں گے تو وہ جانور آگے آئے گا اور اس وقت تک آگے بڑھتا رہے گا جب تک اس کو وہ گھاس مل نہیں جاتا۔

جنت کے اطراف ودروازوں پر جو فرشتے متعین ہیں ان کی کیفیت یہی ہے وہ ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے رہتے ہیں اس لئے جنت ہر طرف پھیلتی رہتی ہے

الابریز ص ۶۳۲

درود کا نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے۔۔۔۔

امام احمد بن مبارک رحمۃ اللہ فرماتے ہیں میں نے ایک دن عرض کیا سیدی عبدالعزیز دباغ کی بارگاہ میں کہ حضور ہم جو درود پڑھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا اس کا نفع آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا ہے؟ کیونکہ اس میں علماء کا اختلاف ہے

الجواب

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم کو درود پڑھنے کا حکم اس لئے نہیں دیا کہ اس کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نفع ہو بلکہ یہ حکم تو اللہ تعالیٰ نے خالصتاً ہمارے نفع کے لئے دیا ہے پھر سیدی دباغ رحمۃ اللہ نے اس مسئلہ کو ایک مثال کے ذریعے سمجھایا۔

مثال کے طور پر ایک شخص بہت سے غلاموں کا مالک ہے وہ اپنے غلاموں پر مہربانی کرتے ہوئے اپنی زمین میں سے سب سے اچھی زمین میں بہترین پیداوار والا حصہ ان غلاموں کو دے دیتا ہے وہ غلام اس حصے کی پیداوار سے فائدہ حاصل کریں البتہ وہ زمین کا اصل مالک وہی رہے گا جو آقا ہے

بالکل یہی حال ہمارے درود شریف کا ہے کہ اس کا تمام اجر وثواب ہم کو حاصل ہوتا ہے تاہم اگر کبھی درود شریف کا نور مزید چمک کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کے ساتھ مل جائے تو یہ سمجھنا چاہئے کہ کوئی چیز اپنی اصل سے جا ملی وہ اسلئے کہ تمام اہلِ ایمان کو ایمان کی وجہ سے ثواب ملتا ہے اور جبکہ ہمارا ایمان نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا پرتو ہے اس لئے ہم کو ملنے والا تمام تر اجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہی ہوگا

اس کی مثال یہ بیان فرمائی

جیسے بارش کا پانی سمندر میں چلا جائے کیونکہ بارش کا پانی دراصل سمندری پانی ہے اس لئے جب وہ دوبارہ سمندر میں گرے گا تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کی وجہ سے سمندر کے

پانی میں کوئی اضافہ ہوا ہے
الابریز ص ۳۴۲

حور وغلمان تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نور سے پیدا ہوئے ہیں

امام احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ درود پڑھنے کا نفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوگا اس کی دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ جب جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جائیں گے تو اس وقت آپ کی خدمت میں انواع واقسام کی نعمتیں پیش کی جائیں گی تو آپ ان سے لطف اندوز ہوں گے حور وغلمان کی خدمت سے لطف اندوز ہوں گے اس کا جواب کیا ہے؟

سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا تم نے یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ یہ حور وغلمان آئے کہاں سے ہیں؟ ان کا وجود نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی مرہون منت ہے کیونکہ ساری کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے پیدا ہوئی ہے جن علماء کا تم ذکر کررہے ہو ان کی بات تب درست ہوسکتی تھی جب حور وغلمان کا وجود یا ہمارا ایمان کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے مرہون منت نہ ہوتا

الابریز ص ۳۴۲

جنت دنیا میں آجاتی

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ نے جنت کو منع فرمادیا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے منع نہ کیا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ میں یہ زمین پر آجاتی اور ہر جگہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتی جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جاتے یہ ساتھ ساتھ جاتی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کے مخصوص مقام تک رہنے کا حکم دیا اس لئے یہ پابند ہے تاکہ اہلِ ایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان پر یقین کرتے ہوئے ایمان بالغیب کے طور پر جنت جائیں

الابریز ص ۶۳۲

روضہ مبارک کے انوار

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک سے نور کا ایک ستون نکل کر برزخ میں اس مقام کی طرف جاتا ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارکہ قیام کرتی ہے فرشتے گروہوں کی شکل میں آکر اس نور مبارک کا طواف کرتے ہیں اور برکت کے حصول کے لئے اس نور مبارک کے قریب ہوتے ہیں اور اس طرح اس نور مبارک کی طرف لپکتے ہیں جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کی طرف لپکتی ہیں اگر کسی فرشتے کو اللہ تعالیٰ کے کسی حکم یا سرّ کو برداشت کرنے میں دقت محسوس ہوتی ہو یا کوئی اور دقت ہو تو وہ فوراً آکر اس نور مبارک کا طواف کرتے ہیں جس کے نتیجے میں اس کی قوت میں اضافہ ہوجاتا ہے اس نور مبارک کے گرد فرشتوں کا طواف ہر وقت جاری رہتا ہے

الابریز ۶۲۳

جبریل علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلم کہنے والے کو جواب

امام احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ کسی نے یہ کہا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے عالم ہیں اس کا کیا جواب ہے؟

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر جبریل امین لاکھوں سال بھی زندہ رہیں تو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ومعرفت کے چوتھائی حصے کے برابر علم یا معرفت حاصل نہیں کرسکتے حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عالم کیسے ہوسکتے ہیں حالانکہ خود جبریل امین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے پیدا ہوئے ہیں

الابریز ۵۳۲

قلم کی تخلیق نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قلم جو ایک بہت بڑی مخلوق ہے اس کی تخلیق بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے ہوئی ہے اگر قلم کا نور زمین پر ڈال دیا جائے تو زمین ریزہ ریزہ ہوجائے اس قلم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے سات بار سیراب کیا گیا اور پانی کو سات بار سیراب کیا گیا نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے البتہ قلم کی بنسبت پانی کی سیرابی کی کیفیت کم مرتبہ کی مالک تھی

الابریز ۵۱۴

اگر نورِ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتا تو۔۔۔

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک نہ ہوتا تو کوئی بھی شخص دنیا کی کسی چیز سے نفع نہ اٹھا سکتا یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے تمام مخلوقات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے فیض حاصل کرتی ہے

الابریز ص ۵۱۷

سیدنا آدم علیہ السلام کی آمد سے پہلے۔۔۔

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب سیدنا آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو اس وقت درختوں سے پھل نکل کر فوراً گر جاتے تھے پھر اللہ تعالی نے پھلوں کے باقی رکھنے کے ارادے سے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے سیراب کیا جس کے باعث درختوں پر پھل پکنے کے بعد درختوں پر ہی رہنے لگے

الابریز ص ۵۱۷

آٹھ بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے سیرابی

پہلی بار

عالم ارواح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے سیراب کیا گیا جب

ارواح کا نور پیدا کیا گیا

دوسری بار

اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے سیراب کیا گیا جب ارواح کو شکل وصورت عطا کی گئی

تیسری بار

اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے سیراب کیا گیا جب اللہ تعالی نے ارواح سے سوال کیا کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟

چوتھی بار

اس وقت نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے سیراب کیا جاتا ہے جب ماں کے پیٹ میں بچے کی شکل وصورت بنتی ہے اس کی ہڈیوں کو ترتیب دیا جاتا ہے اور اسے بصارت عطا کی جاتی ہے تاکہ اس کی ہڈیاں نرم ہوجائیں اور اسے سماعت و بصارت حاصل ہوجائے اگر ایسا نہ ہو تو بچے کے جوڑ کبھی نرم نہ ہوں

پانچویں بار

اس وقت نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیراب کیا جاتا ہے جب بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے اس طرح اس کے اندر کچھ کھانے کی جبلت پیدا ہوتی ہے

چھٹی بار

اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک دیا جاتا ہے جب وہ پہلی بار ماں کا دودھ پیتا ہے

ساتویں بار

اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک دیا جاتا ہے جب اسکے جسم

میں روح پھونکی جاتی ہے کیونکہ اگر یہ نور نہ تو روح کبھی بھی اس کے جسم میں داخل نہ ہو سکے اسکے باوجود بھی بڑی مشکل سے وہ روح جسم میں داخل ہوتی ہے اور اسے جسم میں داخل کرنے میں بڑی دقت پیش آتی ہے اگر اللہ تعالی کا حکم نہ ہو تو فرشتے اسے کبھی بھی جسم میں داخل نہ کر سکیں

آٹھویں بار

اس وقت مومن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے سیراب کیا جائے گا جب قیامت کے دن اس کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا تا کہ اس کا وجود برقرار رہے

الابریز ص ۵۱۵_۵۱۶

کافر منکر بھی ہے نور کا مگر زندہ بھی اسی نور کے سبب ہے

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کفار کو ماں کے پیٹ میں اور شکل بنتے وقت اور روح پھونکتے وقت، ماں کے پیٹ سے باہر آتے وقت، پہلی بار دودھ پیتے وقت نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیراب نہ کیا جائے تو جہنم خود ان کے پاس آکر انہیں ہڑپ کرلے اور جب تک آخرت میں بھی ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نور نکالا نہیں جائے گا اس وقت دوزخ ان کو جلا نہیں سکے گی۔

الابریز ص ۵۱۵_۵۱۶

خوش نصیب کون؟ بد نصیب کون؟

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کی پہچان ہو جائے وہ بہت خوش نصیب ہوتا ہے

الابریز ص ۵۱۷

اللہ تعالی ہمارا نورِ ایمان سلامت رکھے اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی غلامی نصیب فرمائے

رسالہ مبارکہ

الکشف عن بعض ما وقع من عام ولادته صلی اللہ علیہ وسلم من الحوادث إلی عام وفاته صلی اللہ علیہ وسلم

مولف

العلامہ الشیخ حسن بن محمد المشاط

محدث مکہ ومدرس مسجد الحرام

ترجمہ بنام

حیات مبارکہ ایک نظر میں

میلاد شریف سے وصال شریف تک

مترجم

حافظ ضیاء احمد القادری الرضوی

مختصر تعارف

العلامہ الشیخ حسن بن محمد المشاط محدث مکہ و مدرس مسجد الحرام

ولادت باسعادت

آپ کی ولادت باسعادت (1317) مکہ مکرمہ کے ایک علمی خانوادے میں ہوئی

حصولِ علم

مکہ مکرمہ کی مشہور علمی درسگاہ مدرسہ صولتیہ اور مسجد الحرام میں اکابر سے کسبِ فیض کیا دوران طالب علمی آپ نے معادن مدرس کے طور پر مسجد الحرام میں مبتدی طلبہ کو پڑھانا شروع کردیا

فقہی مذہب

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فقہی تعلق مذہب مالکیہ سے تھا اور مذہب مالکی کے محدث کبیر بہت بڑے فقیہ تھے

مسلک

آپ رحمۃ اللہ علیہ سلف وصالحین کے عقائد کے حامل تھے اور ان کے مبلغ بھی آپ کی ایک کتاب انارۃ الدجی فی مغازی خیر الوری اس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جگہ جگہ اہل سنت کے عقائد کا دفاع کیا ہے علم غیب واختیارات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم وتوسل کے موضوع پر بہت زبردست گفتگو فرمائی ہے

بطور قاضی خدمات

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ مکرمہ میں بطور قاضی ۱۳۶۱ سے لیکر ۱۳۷۵ تک خدمات سرانجام دیں آپ کے فیصلے نہایت عادلانہ ہوتے تھے جن پر تاریخ گواہ ہے اور آپ نے بہت سے تاریخی فیصلے کئے

تدریس

آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد الحرام، ومدرسہ صولتیہ، کے علاوہ اور جگہوں پر بھی تدریس

فرماتے رہے

حرم مکہ میں درس

آپ کا درس مغرب سے عشاء ہوتا تھا اور آپ نے اس وقت کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا پہلے وقت میں آپ مذہب مالکی کا درس دیتے تھے جن میں مذہب مالکی کی ابتدائی کتب پڑھاتے تھے جیسے متن الاخضری، منظومہ ابن عاشر، متن الرسالۃ، متن خلیل المالکی یہ کتب ابتداء سے انتہاء تک پڑھاتے تھے

نصف ثانی کو آپ نے خاص کیا ہوا تھا جس میں درسِ عام ہوتا تھا اس میں عام وخاص لوگ شامل ہوتے تھے جس میں صحاح ستہ کا درس ہوتا تھا اور ان میں کئی کتب کئی بار پڑھائیں

رات دن کے درس کا خلاصہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درس کا خلاصہ یہی ہوتا کہ اللہ تعالی اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ سچی محبت کی جائے

وصال مبارک

دوران طالب علمی سے پڑھانا شروع کیا جوانی سے لیکر بڑھاپا آنے تک اور پھر وصال تک یہی مشغلہ رہا بالآخر یہ علم وفضل کا چراغ اپنا نور بانٹتا بانٹتا ۱۳۹۹ ہجری میں اپنے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا

نوٹ:

آپ کے حالات مبارک الجواھر الثمینۃ سے لئے گئے ہیں۔

ایک ضروری وضاحت

اس کتاب کے اندر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسلسل تاریخ کے حساب سے بیان نہیں کیا بلکہ آپ نے واقعات کے سالوں کا ذکر کیا ہے اس لئے کئی کئی سالوں کا نام نہیں آیا اسی

لئے میلاد شریف کے چوتھے سال کا ذکر کیا ہے

میلاد شریف سے وصال شریف تک

چوتھا سال میلاد شریف کا

شق صدر

وفي السنة الرّابعة من مولده صلى الله عليه وسلم: شقّ صدره الشريف، عند ظئره حليمة السّعدية رضي الله عنها.

چوتھے سال میں شق صدر ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ولادت

وفيها: ولد أبو بكر الصدّيق رضي الله عنه.

اسی سال میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی

میلاد شریف کا چھٹا سال

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا وصال شریف

وفي السنة السادسة: ماتت أمه آمنة بنت وهب، ودفنت بالأبواء، وتوفي أبوه عبد الله وهو حمل بالمدينة المنوّرة، ونشأ عليه الصّلاة والسّلام يتيما على أحسن الأخلاق وأكملها، ولعلّ السر في ذلك أن تظهر عناية الله به، ولئلّا يكون عليه حق سوى خالقه، وليتجلّى فيه معنى قوله صلى الله عليه وسلم أدّبني ربّي فأحسن تأديبي

اس سال میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا وصال شریف ہوا اور مقام ابواء پر آپ کا

مزار شریف بنا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ سے بھی پہلے ہو چکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پرورش پائی ایسی حالت میں جب والد ماجد کا وصال بھی ہو چکا اور امی جان رضی اللہ عنہما بھی وصال فرما چکیں پھر حسن اخلاق اور وہ بھی کمال اس میں بھی راز یہی تھا جو اللہ تعالیٰ کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عنایت تھی اس کا اظہار ہوا اور یہ بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی کا احسان نہ ہو سوائے اللہ تعالیٰ کے اس سے اس حدیث کے معنی بھی آشکارا ہو گئے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے میرے رب تعالیٰ نے ادب سکھایا اور بہت اچھا سکھایا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ولادت

وفيها: ولد عثمان رضي الله عنه.

اسی سال ہی حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی ولادت شریف ہوئی

میلاد شریف کا ساتواں سال

دادا جی کی کفالت میں

وفي السنة السّابعة: استقلّ بكفالته جده عبد المطلب سيد قريش.

اس سال میں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جان تھے اور قریش کے سردار تھے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت اپنے ذمہ لے لی

میلاد شریف کا آٹھواں سال

وفي السنة الثّامنة: كانت وفاة جده عبد المطلب،

و كفله عمه أبو طالب.

اس سال میں حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ہوااور جناب ابوطالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کفالت میں لے لیا

میلاد شریف کانواں سال

وفی السنة التّاسعة: سافر به عمه أبو طالب إلى بصرى بضم الباء-من أرض الشام.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا جناب ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر کیا

میلاد شریف کادسواں سال

وفی السنة العاشرة: كانت حرب الفجار الأولى

اس سال میں پہلی حرب الفجار ہوئی

میلاد شریف کاگیارہواں سال

دوسری بار شق صدر شریف

وفی السنة الحادية عشرة: شق صدره الشريف للمرة الثانية.

اس سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسری بار شق صدر شریف ہوا

میلاد شریف کابارہواں سال

سفر شام

وفی الثّانية عشرة: كانت حرب الفجار الثانية، وسافر به صلى الله عليه وسلم عمه أبو طالب إلى بصرى عند الأكثر.

اس سال میں دوسری بار حرب الفجار ہوئی اور اکثر ائمہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کے علاقہ بصری کا سفر کیا جناب ابوطالب کے ساتھ

میلاد شریف کا تیرہواں سال

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ولادت

وفی الثّالثة عشرة: ولد عمر بن الخطاب رضى الله عنه.

اس سال میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی

میلاد شریف کا چودھواں سال

وفی الرّابعة عشرة: كانت حرب الفجار الثّالثة.

اس سال حرب الفجار تیسری بار ہوئی

میلاد شریف کا سترہواں سال

سفر تجارت

وفی السّابعة عشرة: كان سفر عميه: الزّبير والعبّاس ابنى عبد المطلب لليمن للتجارة، وصحبهما النّبىّ صلى الله عليه وسلم.

اس سال میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا زبیر اور ابوطالب کے ساتھ سفر کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے ساتھ رہے

میلاد کا پچیسواں سال

سفر تجارت

وفی السنة الخامسة والعشرين: سافر صلى الله عليه وسلم مع ميسرة غلام أمّنا خديجة بنت خويلد رضى الله عنها،

حضرت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام میسرہ کے ساتھ سفر تجارت فرمایا

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح

وتزوج صلی الله علیه وسلم بخدیجة بنت خویلد حین خطبته لنفسها

جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکاح کا پیغام بھیجا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ساتھ نکاح فرمایا

میلاد شریف کا تیسواں سال

مولا علی رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت

وفی سنة ثلاثین: ولد علی بن أبی طالب فی الکعبة، رضی الله عنه.

مولا علی رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت اسی سال کعبہ مشرفہ میں ہوئی

میلاد شریف کا چونتیسواں سال

وفی سنة أربع وثلاثین: ولد معاویة بن أبی سفیان، ومعاذ بن جبل، رضی الله عنهما.

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی

میلاد شریف کا پینتیسواں سال

تعمیر کعبہ

وفی سنة خمس وثلاثین: هدمت قریش الکعبة وبنتها، وحکموه صلی الله علیه وسلم فیمن یضع الحجر الأسود

محله، فحکم فیهم بالرضا والعدل.

اس سال کعبہ شریف کو شہید کیا قریش نے اور پھر نئے سرے سے تعمیر کیا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حاکم مانا اس بات پر کہ حجر اسود کون رکھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فیصلہ فرمایا کہ سب راضی ہو گئے

میلاد شریف کا سینتیسواں سال

وفی سنة سبع وثلاثین: کانت الإرهاصات، وهی مقدمة النبوّة، فکان یری الضوء والنور، ویسمع الأصوات، وکانت تظله الغمامة من الشمس، ونبئ وعمره أربعون سنة، بنزول:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ * خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ * اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ * الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ * عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ.

یہ سال ارہاصات کا سال ہے اعلان نبوت سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روشنی اور نور دیکھتے اور آوازیں سنتے تھے اور بادل سورج کی گرمی سے بچانے لئے سایہ کرتے تھے جب اعلان نبوت کا حکم دیا گیا تو آپ کی عمر مبارک چالیس سال تھی

یہ آیات مبارکہ نازل ہوئیں

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ * خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ * اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ * الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ * عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ.

اعلان نبوت کا تیسرا سال

وفی السنة الثّالثة من النبوّة: توفّی ورقة بن نوفل.

اس میں ورقہ بن نوفل کی وفات ہوئی

اعلان نبوت کا چوتھا سال

دعوت الی اللہ

وفی السنة الرّابعة من النبوة: كان إظهار الدعوة إلى الله تعالى بعد أن كانت سرًّا.

اس سال دعوت الی اللہ علانیہ دینے کا حکم ہوا اس سے پہلے دعوت الی اللہ خفیہ طور پر ہوتی تھی

اعلان نبوت کا پانچواں سال

ام المومنین کی ولادت باسعادت

وفی السنة الخامسة من النبوّة: ولدت عائشة رضی الله عنها، وكانت الهجرة الأولى إلى أرض الحبشة.

اس سال میں حضرۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وِلادت باسعادت ہوئی اور حبشہ کی طرف پہلی ہجرت ہوئی

اسلام کی پہلی شہیدہ

وفیها: ماتت سميّة أم عمّار بن ياسر، رضی الله عنهم، وهی أوّل شهيدة فی الإسلام.

اس سال میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ جو اسلام کی پہلی شہیدہ ہیں حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کی شہادت ہوئی

اعلانِ نبوت کا چھٹا سال

حضرت امیر حمزہ اور عمر فاروق کا اسلام لانا

وفی السّادسة من النبوة: أسلم حمزة بن عبد المطلب،

ثمّ عمر بن الخطاب رضی الله عنهما بثلاثة أيام بعده.

اس سال میں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور ان کے تین دن بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا

اعلان نبوت کا ساتواں سال

وفی السنة السّابعة: تقاسمت قريش على معاداة بنی هاشم وبنی المطلب، وكتبوا بذلك صحيفة علقوها بجوف الكعبة

اس سال قریش نے بنو ہاشم وبنو مطلب کے ساتھ دشمنی کرنے پر قسمیں کھائیں اور ان کا بائیکاٹ کیا اور اس معاہدہ کے صحیفہ کو کعبہ کے اندر لٹکا دیا

اعلان نبوت کا نواں سال

چاند قدموں میں حاضر ہوگیا

وفی التّاسعة من النبوة: كان انشقاق القمر له صلى الله عليه وسلم، وهی معجزة سماوية، لم تكن لغيره من إخوانه المرسلين.

اس سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو ٹکڑے کیا اور یہ ایسا معجزہ ہے جو پہلے کسی نبی ورسول کو حاصل نہیں ہوا

اعلان نبوت کا دسواں سال

وفی السنة العاشرة: مات أبو طالب وخديجة رضی الله عنها، وكان صلى الله عليه وسلم يسمى هذا العام عام الحزن لذلك.

اس سال میں جناب ابوطالب کی وفات ہوئی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کا نام غم کا سال رکھا

حضرت عائشہ وسودہ کے ساتھ نکاح

وفيها: تزوج صلى الله عليه وسلم سودة بنت زمعة رضى الله عنها، ودخل عليها بمكة، وعقد على عائشة رضى الله عنها، ولكنه صلى الله عليه وسلم لم يدخل بها إلّا فى المدينة.

اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح فرمایا اور انکو اپنے گھر لے آئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح فرمایا اور ان کو اپنے گھر تب لے کر آئے جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے

اعلان نبوت کا گیارھواں سال

وفى السنة الحادية عشرة من النبوّة: كان ابتداء إسلام الأنصار رضى الله عنهم.

اس سال میں انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسلام لانے کی ابتداء ہوئی

اعلانِ نبوت کا بارھواں سال

معراج شریف پانچ نمازیں فرض ہوئیں

وفى السنة الثّانية عشرة من النبوّة: كان الإسراء والمعراج، وفرض الصلوات الخمس، وبيعة العقبة الأولى.

معراج شریف بھی اسی سال ہوئی اور پانچ نمازیں فرض ہوئیں اور بیعۃ عقبہ پہلی بھی اسی سال ہوئی

اعلان نبوت کا تیرھواں سال

وفى السنة الثّالثة عشرة من النبوّة: العقبة الثّانية.

اس سال بیعۃ عقبہ ثانیہ ہوئی

اعلان نبوۃ کا چودھواں سال اور ہجرت کا پہلا سال

ہجرت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف

وفى السنة الرّابعة عشرة من النبوّة، وهى السنة الأولى من الهجرة: هاجر صلى الله عليه وسلم إلى المدينة المنورة، وفى صحبته أبو بكر الصدّيق.

یہ ہجرت کا پہلا سال ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ساتھ تھے

مسجد قباء و مسجد نبوی شریف کی تعمیر

وفيها: بناء مسجد قباء، وبناء المسجد الأنور ومساكنه صلى الله عليه وسلم، والمؤاخاة بين المهاجرين والأنصار، واستخدام أم أنس ولدها عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وعمره عشر سنين.

اسی سال مسجد قباء شریف اور مسجد نبوی شریف کی تعمیر ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانات تعمیر ہوئے اور مہاجرین وانصار کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے مقرر ہوئے تب ان کی عمر دس سال تھی ان کی والدہ نے انکا ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں دیا تھا

نماز کی دو رکعتیں زائد ہوئیں

وفيها: جعلت صلاة الحضر أربع ركعات، وكانت ركعتين، بعد مقدمه المدينة بشهر.

اسی سال میں حضر نماز کی دو رکعتیں زیادہ ہوئیں مدینہ منورہ آنے کے ایک مہینہ بعد بھی دو رکعت فرض پڑھتے تھے

جمعہ قائم فرمایا

فیھا: صلّی الجمعة ببنی سالم فی طریقه من قباء إلی المدینة،

وھی أول جمعة جمعت، وأول خطبة خطبھا فی الإسلام.

اسی سال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ آ رہے تھے جب بنی سلمہ پہنچے جو قباء کے راستے میں ایک جگہ تھی وہیں جمعہ قائم فرمایا اور یہیں پر اسلام کا پہلا خطبہ دیا گیا

اذان کی ابتداء

وفیھا: بدأ الأذان.

اسی سال اذان کی ابتداء ہوئی

عبداللہ بن سلام کا اسلام لانا

وفیھا: أسلم عبد الله بن سلام.

اسی سال عبداللہ بن سلام نے اسلام قبول کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نقیبوں کا فوت ہونا

وفیھا: مات النقیبان: أسعد بن زرارة، والبراء بن معرور

اسی سال دو نقیب اسعد بن زرارہ و براء بن معرور فوت ہوئے

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھیجنا

فیھا: بعث حمزة رضی الله عنه فی ثلاثین من المھاجرین یعترضون عیر قریش، وبعث ابن عمه عبیدة بن الحارث رضی الله عنه علی مئتین من المھاجرین لیس فیھم

أنصاری، وھو أول بعث فی الإسلام.

اسی سال حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو تیس مہاجرین کے ساتھ قریش کے تجارتی قافلہ کو روکنے کے لئے روانہ فرمایا اور اپنے چچازاد حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کو دو سو مہاجرین کے ساتھ ان میں کوئی بھی انصاری صحابی نہیں تھے روانہ فرمایا اسلام میں یہ پہلی بار بھیجا گیا تھا

ہجرت کا دوسرا سال

تحویل قبلہ

وفی السنة الثّانیة من الھجرة: حولت القبلة إلی البیت الحرام، وذلك فی النصف من شعبان.

اس سال نصف شعبان کو قبلہ بیت المقدس کی بجائے کعبہ مشرفہ کو بنایا گیا

رمضان المبارک کے روزے

وفیھا فرض صوم رمضان.

رمضان المبارک کے روزے اسی سال فرض ہوئے

زکوۃ کی فرضیت

وفیھا: فرض زکاة الفطر، وزکاة المال، ومشروعیة العید.

فطرانہ اور مال کی زکوۃ بھی اسی سال واجب ہوئی اور عید کی نماز بھی اسی سال لازم ہوئی

غزوہ بدر کبری

وفی سابع عشر یوم الجمعة من رمضان: کانت غزوة بدر الکبری.

اسی سال رمضان المبارک کے سترہ تاریخ کو غزوہ بدر ہوا

مولا علی رضی اللہ عنہ وسیدہ کائنات کی شادی

وفيها: تزوج علي بن أبي طالب رضى الله عنه بفاطمة رضى الله عنها، وسنها خمس عشرة سنة.

اسی سال حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی حضرت سیدہ کائنات سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی ہوئی اور اس وقت سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک پندرہ سال تھی۔

غزوات

وغزوة بواط والعشيرة، وسرية عبد الله بن جحش رضى الله عنه إلى بطن نخلة، وغزوة قرقرة الكدر، وسرية سالم بن عمير رضى الله عنه، وغزوة بني قينقاع، وغزوة السويق.

غزوہ بواط، سریہ عبداللہ بن جحش بطن نخلہ کی طرف روانہ کیا گیا غزوہ قرقرۃ الکدر، سریہ سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ غزوہ بنی قینقاع اور غزوہ السویق بھی اسی سال ہوا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وصال

وفيها: موت عثمان بن مظعون رضى الله عنه، وهو أوّل من مات من المهاجرين بالمدينة المنوّرة، وكان ذلك بعد رجوعه من بدر، وهو أول من دفن ببقيع الغرقد، وقبله النبيّ صلى الله عليه وسلم وهو ميت بين عينيه، وعيناه تذرفان، ودفن إلى جنبه ولده إبراهيم، وقال: «الحق بسلفنا الصالح عثمان بن مظعون

اسی سال حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا آپ مہاجرین میں سب سے پہلے مدینہ منورہ میں فوت ہونے والے ہیں آپ کا وصال غزوہ بدر سے آنے کے بعد ہوا اور آپ ہی سب سے پہلے بقیع الغرقد میں دفن ہونے والے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ان کی پیشانی چومی تھی اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور انہی کے پہلو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شہزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دفن کیا اور یہ دعا کی اے اللہ ابراہیم کو ہمارے نیک انسان جو ہم سے پہلے چلے گئے عثمان بن مظعون ان کے ساتھ ملادے

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا وصال

وفيها: وفاة رقية بنته عليه الصّلاة والسّلام ورضى الله عنها.

اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں

وفي شوال منها: دخل النبيّ صلى الله عليه وسلم بعائشة رضى الله عنها.

اسی سال حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آئیں

عبداللہ بن زبیر ونعمان بن بشیر کی ولادت

وفيها: ولد عبد الله بن الزّبير، والنعمان بن بشير رضى الله عنهما؛ الأول: أول مولود للمهاجرين، والثّاني: أول مولود للأنصار.

اسی سال حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی آپ پہلے بچے ہیں جو مہاجرین کے گھر پیدا ہوئے اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ آپ سب سے پہلے بچے ہیں جو انصار کے گھر پیدا ہوئے

ہجرت کا تیسرا سال

امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت

وفی السنة الثّالثة من الهجرة: ولد الحسن بن علی رضی الله عنهما.

اس سال امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت باسعادت ہوئی

حضرت حفصہ وزینب رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں

وفی رمضان منها: دخل النّبیّ صلی الله علیه وسلم بحفصة، ودخل بزینب بنت خزیمة العامریة الملقبة بأم المساكين، وعاشت عنده ثلاثة أشهر ثم توفيت.

اسی سال رمضان المبارک حضرت حفصہ و زینب رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آئیں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا لقب ام المساکین تھا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئے ابھی تین مہینے ہوئے تھے کہ آپ کا وصال ہو گیا

حضرت عثمان وام کلثوم رضی اللہ عنہما کا نکاح

وفیها: تزوج عثمان بن عفان أم كلثوم بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم.

اسی سال حضرت عثمان وام کلثوم رضی اللہ عنہما کا نکاح ہوا

شراب حرام ہوئی

وفیها: تحريم الخمر.

اسی سال شراب حرام ہوئی

غزوہ احد

وفی شوال منها: غزوة أحد.

اسی سال غزوہ احد شریف ہوا شوال المکرم میں

حضرت امیر حمزہ کی شہادت

وفیها: استشهد سیدنا حمزة عم النّبیّ صلی الله علیه وسلم، ورضیع النّبیّ صلی الله علیه وسلم هو وأبو سلمة بن عبد الأسد، من ثويبة مولاة أبي لهب، وغزوة حمراء الأسد.

اسی سال حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں انکی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد کی شہادت ہوئی اور غزوہ حمراء الاسد ہوا

بدر الصغری

وفی ذی القعدة منها: بدر الصغری.

اسی سال بدر الصغری ہوا ذوالقعدہ میں

ہجرت کا چوتھا سال

وفی السنة الرّابعة من الهجرة: بعث بئر معونة.

اس سال بئر معونہ کی طرف قافلہ روانہ کیا گیا

غزوہ بنو نضیر

وفی ربیع الأوّل منها: غزوة بني النضير، وارتحلوا إلى خيبر.

اسی سال ربیع الاول میں غزوہ بنو نضیر ہوا اور اسی سال خیبر کی طرف گئے

حضرت زینب کا وصال وامام حسین رضی اللہ عنہما کی ولادت

ووفاة زينب بنت خزيمة، وولادة الحسين بن علي رضي الله عنهما.

اسی سال حضرت زینب کا وصال وامام حسین رضی اللہ عنہما کی ولادت مبارک ہوئی

ام المومنین ام سلمہ کے ساتھ نکاح

وفيها في شوال: تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم أم سلمة رضى الله عنها

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح بھی اسی سال شوال المکرم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہجرت کا پانچواں سال

غزوات

وفي السنة الخامسة من الهجرة: غزوة دومة الجندل، وغزوة ذات الرقاع على قول، وغزوة الخندق والأحزاب على الصحيح، ثمّ غزوة بني قريظة.

اس سال غزوہ دومۃ الجندل اور غزوہ ذات الرقاع ایک قول کے مطابق اور غزوہ خندق وحزاب صحیح قول کے مطابق پھر غزوہ بنوقریظہ ہوئے

سعد بن معاذ کا وصال

وفيها: توفي سيد الأوس سعد بن معاذ رضى الله عنه. واهتزّ لموته عرش الرّحمن.

اسی سال قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ہوا

اور انہیں کے وصال شریف پر عرش ہلنے لگ گیا تھا

سب سے پہلا وفد

ووفد بلال بن الحارث المزني فكان أول وافد مسلم إلى المدينة المنوّرة.

بلال بن حارث المزنی کا وفد آیا یہ سب سے پہلا وفد تھا جو مدینہ منورہ آیا

غزوات

وفيها: غزوة المريسيع والمصطلق،

اسی سال غزوہ المریسیع ہوا اور غزوہ المصطلق ہوا

براۃ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

وقصة الإفك، ونزول القرآن ببراءة عائشة رضي الله عنها، ونزول آية التيمم

اسی سال افک کا واقعہ پیش آیا قرآن کا نزول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی میں اور آیۃ تیمم بھی اسی سال نازل ہوئی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح

،وتزويجه بزينب بنت جحش وجويرية بنت الحارث،

اسی سال حضرت زینب بنت جحش اور جویریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا

پردہ کا حکم وسلمان فارسی کی آزادی

ونزول آية الحجاب، وفك سلمان من الرق رضي الله عنه.

اسی سال حجاب کا حکم نازل ہوا اور اسی سال حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو آزاد

کرایا گیا۔

ہجرت کا چھٹا سال

وفی السنة السّادسة من الهجرة: غزوة الحديبية، وبيعة الرضوان، وغزوة بني لحيان، وغزوة الغابة، وسرية عكاشة، ومحمّد بن مسلمة، وبعث أبي عبيدة، وسرية زيد بن حارثة إلى بني سليم، وسريته إلى العيص، وإلى وادي القرى، وسرية عبد الرّحمن بن عوف إلى دومة الجندل، وسرية علي إلى بني سعد بن بكر، وابن عتيك إلى ابن أبي رافع، وسرية عمرو بن أميّة الضمري وسلمة بن أسلم لقتال أبي سفيان بمكة.

اس سال غزوہ حدیبیہ ہوا اور بیعۃ رضوان ہوئی، غزوہ بنی لحیان ہوا اور غزوہ الغابہ ہوا سریہ عکاشہ سریہ محمد بن مسلمہ روانہ کیا گیا ابوعبیدہ کو بھیجا گیا اور سریہ زید بن حارثہ بنوسلیم کی طرف روانہ کیا گیا اور سریہ عیص وادی القری کی طرف روانہ کیا گیا عبدالرحمن بن عوف کو دومۃ الجندل کی طرف روانہ کیا گیا سریہ علی رضی اللہ عنہ کو بنی سعد بن بکر کی طرف روانہ کیا گیا ابن عتیک کو ابن ابی رافع کی طرف روانہ کیا گیا سریہ عمرو بن امیہ الضمری اور سلمہ بن اسلم کو ابوسفیان سے مکہ مکرمہ قتال کے لئے روانہ کیا گیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بارش کا آنا

وفيها: قحط الناس، فاستسقى لهم الله رسول الله صلى الله عليه وسلم، فسقوا في رمضان

اسی سال لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی سے بارش طلب کی تو اللہ تعالی نے رمضان المبارک میں بارش عطا فرمادی

حج فرض ہوا

وفيها: فرض الحج على الصحيح،

اسی سال حج فرض ہوا

ہجرت کا ساتواں سال

وفي السنة السّابعة: غزوة خيبر. وفيها: تزوج صلى الله عليه وسلم صفية، وميمونة، وأم حبيبة بنت أبي سفيان رضي الله عنهنّ.

اس سال غزوہ خیبر ہوا اور اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ اور میمونہ وام حبیبہ رضی اللہ عنہن کے ساتھ نکاح فرمایا

مہاجرین کی آمد

وفيها: قدم مهاجرة الحبشة رضي الله عنهم.

اسی سال حبشہ کے مہاجرین کی مدینہ منورہ آمد ہوئی

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

وفيها: أسلم أبو هريرة رضي الله عنه.

اسی سال میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا

عمرۃ القضاء

وفيها: عمرة القضاء.

اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے

غزوہ وادی القری

وفيها: غزوة وادي القرى.

اسی سال غزوہ وادی القری ہوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر شریف

وفیها: اتّخذ المنبر، وخطب علیه الصّلاة والسّلام.

اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منبر بنایا گیا اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دیا

ہجرت کا آٹھواں سال

وفی السنة الثّامنة من الهجرة: فی أوّلها إسلام عمرو بن العاصی وخالد بن الولید وعثمان بن طلحة رضی الله عنهم، وغزوة مؤتة، وبها استشهد الأمراء الثلاثة: زید بن حارثة، الذی نوّه القرآن بذکره وقدره، وجعله النّبیّ صلی الله علیه وسلم هو وابنه أسامة کفئا للقرشیات الهاشمیات، ثانیهم: جعفر بن أبی طالب رضی الله عنه الملقب بالطیار، ثالثهم: عبد الله بن رواحة الخزرجی أحد النقباء لیلة العقبة رضی الله عنهم.

اس سال کی ابتداء میں حضرت عمرو بن عاص اور خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ نے اسلام قبول کیا اور غزوہ موتہ ہوا اور اسی غزوہ میں اسکے تین امیر شہید ہوئے سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ جن کا ذکر قرآن میں ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنا بیٹا قرار دیا انکو اور انکے بیٹے کو ہاشمیہ قرشیہ کا کفو قرار دیا ان میں دوسرے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں جن کا لقب شریف طیار ہے اور تیسرے عبداللہ بن رواحہ ہیں

فتح مکہ

وفی رمضان منها: فتح مکة المشرّفة، وغزوة حنین، ثمّ حصار الطائف.

اسی سال فتح مکہ ہوا اور غزوہ حنین ہوا پھر طائف کا محاصرہ ہوا

حج

وفیها: حج عتّاب بن أسید بالناس.

حضرت عتاب بن اسید نے اس سال لوگوں کو حج کرایا

غزوہ ذات السلاسل

وفیها: غزوة ذات السلاسل.

اسی سال غزوہ ذات السلاسل ہوا

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت

وفیها: ولد إبراهیم بن رسول الله صلی الله علیه وسلم.

اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا وصال شریف

وفیها: توفیت ابنته زینب، وهی أکبر أولاده صلی الله علیه وسلم.

اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی بیٹی حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا وصال شریف ہوا

اسلام قبول کیا

وفيها: إسلام العباس بن عبد المطلب، وأبي سفيان بن الحارث، وعبد الله بن أميّة المخزوميّ، وإسلام أبي قحافة والد الصديق الأكبر، رضي الله عنهم

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما اور ابوسفیان بن حارث اور عبد اللہ بن امیہ اور ابو قحافہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے والد نے اسلام قبول کیا

ہجرت کا نواں سال

وفی السنة التّاسعة من الهجرة: غزوة تبوك، وحجّ أبو بكر بالناس.

اس سال غزوہ تبوک ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حج پڑھایا۔

حضرت نجاشی کا وصال

وفيها: مات النجاشي بالحبشة في رجب منها

اسی سال حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا رجب المرجب میں

حضرت ام کلثوم کا وصال شریف

وتوفيت أم كلثوم بنته عليه الصّلاة والسّلام.

اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا

عبد اللہ بن ابی واصل جہنم ہوا

وفيها: مات رئيس المنافقين عبد الله بن أبيّ.

اسی سال عبد اللہ بن ابی واصل جہنم ہوا

عروہ بن مسعود کی شہادت

وفيها: قتل عروة بن مسعود الثقفي رضي الله عنه، قتله قومه أن دعاهم إلى الإسلام.

اسی سال حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے قبیلے کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے آپ کو شہید کر دیا

صحابی کا وصال اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ ادا کرنا

وفيها: توفي سهيل بن بيضاء الفهريّ وصلّى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم في المدينة.

اسی سال حضرت سہیل بن بیضاء الفہری کا وصال شریف ہوا اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا جنازہ پڑھایا

عام الوفود

وفيها: قدوم الوفود على النبيّ صلى الله عليه وسلم، وسمي لذلك: عام الوفود.

اسی سال وفد کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس سال کا نام عام الوفود رکھا گیا۔

ہجرت کا دسواں سال

وفی السنة العاشرة من الهجرة: حجة الوداع، ولم يحج صلى الله عليه وسلم بعد الهجرة سواها.

اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع ادا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے اس کے علاوہ کوئی حج نہیں کیا

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال شریف

وفيها: توفي إبراهيم ابنه عليه الصّلاة والسّلام من مارية القبطية

اسی سال حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ہوا جو ماریہ قبطیہ سے تھے

عدی بن حاتم کی آمد

وفيها: قدوم عدي بن حاتم رضي الله عنه،

عدی بن حاتم اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کیا گیا

وبعث علي بن أبي طالب كرّم الله وجهه إلى اليمن،

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کیا گیا

بنی بجیلہ کے سردا کا قبول اسلام

وإسلام سيد بني بجيلة جرير بن عبد الله البجلي،

بنی بجیلہ کے سردار حضرت سیدنا جریر بن عبداللہ البجلی کا قبول اسلام

ابوعبیدہ بن جراح کو نجران کی طرف روانہ کیا گیا

وفيها: بعث أبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه إلى أهل نجران.

اسی سال ابوعبیدہ بن جراح کو نجران کی طرف روانہ کیا گیا

دجال اسود عنسی کا ظہور

وفيها: ظهور الأسود العنسي المدّعي النبوّة،

اسی سال اسود عنسی مدعی نبوت ظاہر ہوا

ہجرت کا گیارہواں سال

وفد کی آمد

وفي السنة الحادية عشرة: قدوم وفد النّخع، وسرية أسامة بن زيد رضي الله عنهما

النخ کے وفد کی آمد بھی اس سال ہوئی اور سریہ اسامہ بن زید بھی اسی سال روانہ کیا گیا

جھوٹوں کا ظہور

الأسود العنسيّ، ومسيلمة الكذاب، وسجاح،

اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب اور سجاح نامی مدعیان نبوت ظاہر ہوئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض شریف کی ابتداء

وما وقع في ابتداء مرضه صلى الله عليه وسلم،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض شریف کی ابتداء اسی سال میں ہوئی

تکمیل کار وصال یار

وفيها: موته، وغسله، وتكفينه والصّلاة عليه، ودفنه في بيت عائشة رضي الله عنها.

اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں مزار اقدس بنایا گیا۔

افضل مقام کا انتخاب

ودفن عليه الصّلاة والسّلام فى بيت عائشة رضى الله عنها، وقام الإجماع على أنّ هذا الموضع الذى ضمّ أعضاءه الشريفة صلى الله عليه وسلم أفضل بقاع الأرض حتى الكعبة المشرفة، بل أفضل بقاع السماء حتى العرش.

جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار اقدس بنایا گیا پوری امت کا اجماع ہے اس بات پر کہ وہ جگہ جس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ لگے ہوئے ہیں وہ جگہ ساری زمین سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ مشرفہ سے بھی افضل ہے اور آسمانوں سے افضل ہے اور اور عرش خدا سے افضل ہے

انارۃ الدجی فی مغازی خیر الوری ص ۷۵۳ سے ۷۷۲

یہ کتاب بحمدہ تعالی آج ۱۱۶ کتوبر ۲۰۱۶ بروز اتوار مکمل ہوئی اللہ تعالی کے فضل وکرم سے یہ کتاب صرف دس دنوں میں مکمل ہوئی اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم سب کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے سے بہرہ ور فرمائے۔

مولانا حافظ ضیاء احمد قادری کی دیگر کتب

۱۔ وعظ کرنے والی انگوٹھیاں

۲۔ غزوہ تبوک

۳۔ اسلام اور عورت

۴۔ اسلام اور کھیل

۵۔ کیا میلاد اور کرسمس ایک ہے

۶۔ فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہل اسلام کے نام اہم پیغام

۷۔ میلاد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

۸۔ قلم کا ادب

۹۔ اعلیٰ حضرت اور سائنس

۱۰۔ مسجد ضرار اور اسکے نمازی

۱۱۔ اللہ کے نام پر اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو

۱۲۔ اسلامی معیشت

۱۳۔ طلع البدر علینا

۱۴۔ اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ واقعات

۱۵۔ قربانی کے فضائل و مسائل

۱۶۔ کس دور کا مسلمان ترقی یافتہ ''ماضی یا حال کا''

سجاد پبلی کیشنز

رحمن پلازہ مچھلی منڈی اردو بازار لاہور پاکستان

Mob: 0300-7591943

Sajjad.ahmedsajjad@yahoo.com Sajjad.ahmedsajjad@facebook.com

Design by: Shabi 0322-7202212